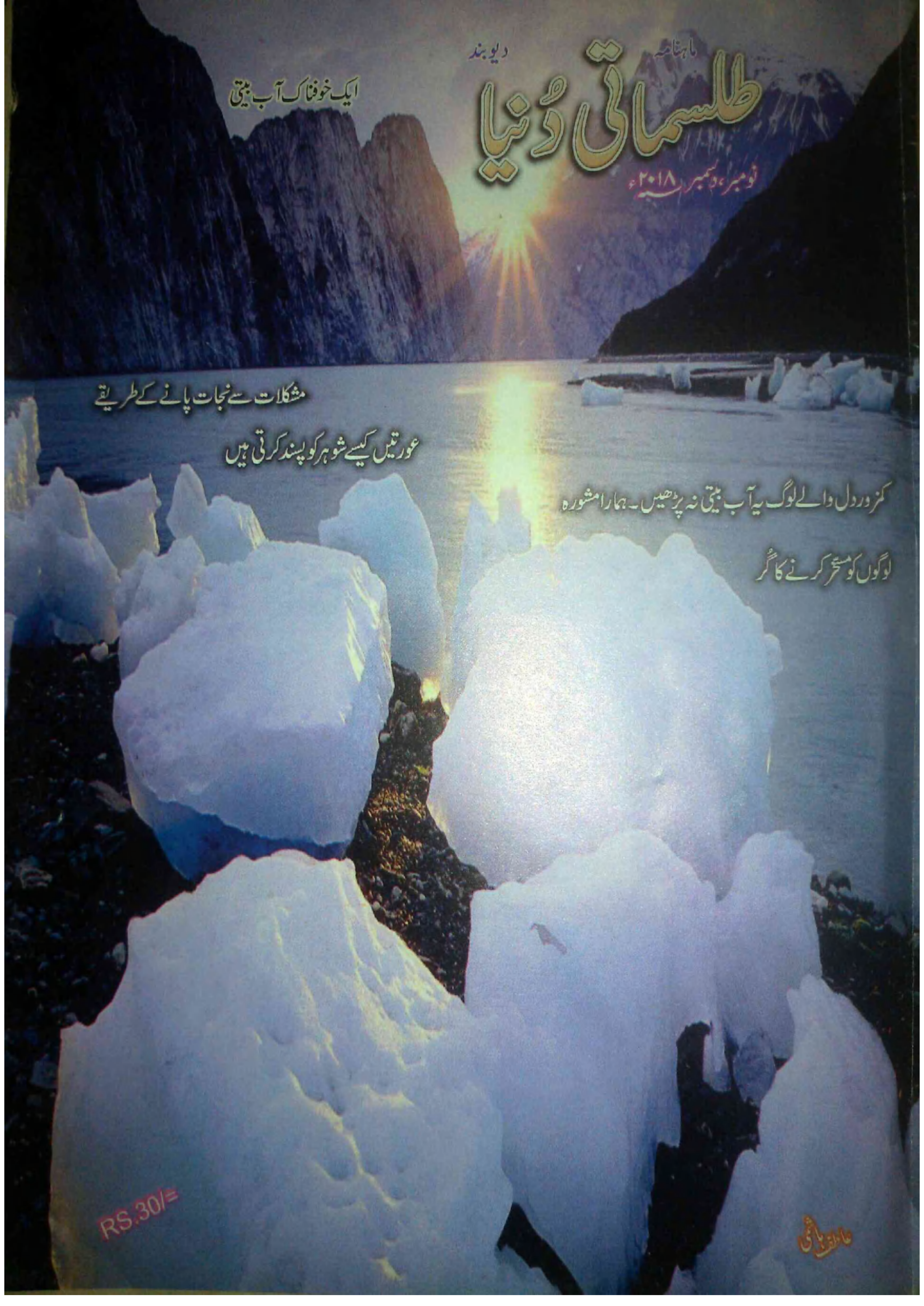

ماہنامہ
دیوبند
طلسماتی دُنیا
نومبر، دسمبر ۲۰۱۸ء
ایک خوفناک آپ بیتی
مشکلات سے نجات پانے کے طریقے
عورتیں کیسے شوہر کو پسند کرتی ہیں
کمزور دل والے لوگ یہ آپ بیتی نہ پڑھیں۔ ہمارا مشورہ
لوگوں کو مسخر کرنے کا گُر
RS.30/=

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
2000 روپے انڈین

اور ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2300 سو روپے انڈین

طلسماتی دنیا

جلد نمبر ۲۵
شمارہ ۱۱-۱۲
نومبر / دسمبر ۲۰۱۸
سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ بیچ سکتا اگر اللہ نہ دے

محمد اجمل مفتاحی

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

موبائل 09756726786

موبائل 09358002992

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 08791792793

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ 'طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا؟ کہاں

☆☆☆

بقلم خاص

ہمارے ملک کی بربادیوں کا سفر

آپ سن بھی رہے ہوں گے اور دیکھ بھی رہے ہوں گے کہ ہمارا ملک اب تیزی کے ساتھ مغربی تہذیب کی طرف بڑھ رہا ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم خود مغربی طور طریقوں کو اختیار کر رہے ہیں اور ان طریقوں کو وقت کی ضرورت اور نئے دور کا تقاضہ سمجھ رہے ہیں اور اپنی تقریبات میں ان طور طریقوں کو اہمیت دے رہے ہیں اور اس حدیث رسول کو یکسر نظر انداز کر چکے ہیں جس قوم نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی اس کا حشر اسی قوم کے ساتھ ہوگا

بیٹھ کر کھانا اور پانی پینا سنت ہے، مسلمانوں کی تقریبات میں بیٹھ کر ہی کھانا کھلایا جاتا تھا، اس کے بعد جب میز کرسیوں پر کھانے کا سلسلہ شروع ہوا تو مسلمانوں کی اکثریت نے اس طریقہ کو پسند نہیں کیا اور عملاً اس کی مخالفت کی اور آج کی صورتِ حال یہ ہے کہ مسلمانوں کی تقریبات میں لوگ کھڑے ہوکر کھانا کھا رہے ہیں اور انہیں قطعاً اس بات کا احساس نہیں ہے کہ یہ طریقہ سنتِ رسولؐ کے سراسر خلاف ہے اور اس میں کھانے کی توہین بھی ہے اور کھانے کی بربادی بھی۔ اس طریقہ میں مہمانوں کی دُرگت بنتی ہے اور انہیں وہ عزت حاصل نہیں ہوتی جس کے وہ بجا طور پر حق دار ہوتے ہیں۔ اس طرح بڑی بڑی تقریبوں میں مہمان خود ہی اپنی پلیٹ اپنے ہاتھ میں اٹھائے ڈشوں میں جھانکتے پھرتے ہیں اور فقیروں کی طرح کھانا وصول کرنے میں لگے رہتے ہیں جو ایک طرح کی بے ادبی ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ اب نازیبا طریقہ نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ علماء اور صلحاء میں بھی رائج ہو گیا ہے۔

ہمارا ملک بہت تیزی کے ساتھ مغربی تہذیب کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جو افعال اخلاقِ عامہ کے خلاف تھے اب انہیں قانونی جواز حاصل ہو رہا ہے، مرد سے مرد کا ناجائز تعلق ایک شرمناک قسم کا گناہ سمجھا جاتا تھا، اسے عملِ قوم لوط سے تعبیر کیا جاتا تھا، اس عمل کی وجہ سے قوم لوط پر زبردست قسم کا عذاب بھی آیا تھا اور پوری قوم زمین میں دھنسا دی گئی تھی۔ یہ طریقہ مغربی ممالک میں برابر زور پکڑ رہا تھا اور اب ہمارے ملک کی کئی عدالتوں نے اس کو جائز قرار دیدیا ہے۔ اب کوئی بھی مرد کسی بھی مرد سے اپنے ازدواجی تعلقات قائم کر سکتا ہے اور دو مرد قانونی طور پر میاں بیوی کی سی زندگی گزار سکتے ہیں اور اس طرح کے ناجائز تعلقات کو قانون کی سرپرستی حاصل ہوگی۔

ابھی حال میں ہندوستان کی ایک بڑی عدالت نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ کسی بھی شادی شدہ عورت کے تعلقات اگر کسی مرد سے ہوں گے تو قانوناً ان پر انگلی اٹھانے کا حق نہیں ہوگا۔ اس طرح کے تعلقات پر تنقید کرنا یا ان کے خلاف کوئی آواز اٹھانا ان کی فطری آزادی میں خلل ڈالنے کے برابر ہوگا۔ اس فیصلے کے بعد اکثر لوگوں میں ناجائز تعلقات کی ریل پیل شروع ہو جائے گی اور اس کے بعد کون محفوظ رہے گا اور جو بچے خاندانوں میں پیدا ہوں گے ان کے بارے میں یہ یقین کیسے ہوگا کہ ان بچوں کا باپ کون ہے؟

ہمارا ملک بھی مغربی ممالک کے اُن طریقوں کو اپنانے کی روش اختیار کر رہا ہے اور آہستہ آہستہ اُس شرم وحیا سے چھٹکارہ حاصل کر رہا ہے جو ہزاروں گناہوں سے انسانوں کو محفوظ رکھتی ہے۔ آگے آگے دیکھئے کیا ہوتا ہے اور تہذیب وترقی کے حمام میں ہمارے تنوں پر کتنا لباس باقی رہ جاتا ہے؟ یہ بات تو اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ اب وہ ہی گناہوں سے بچ سکتا ہے جو گناہ کو گناہ سمجھے اور گناہوں سے اس طرح بھاگے جس طرح انسان زہریلے جانوروں سے دور بھاگتا ہے۔

علماء کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمازیوں کو مسائل سے واقف کرائیں اور انہیں فضائل کی بھول بھلیوں سے نکال کر دین وشریعت کی اُس چوکھٹ تک پہنچائیں جس کی پاسداری علماء حق کر رہے ہیں اور جس کے بغیر دعوتِ حق اور دین اسلام کی تکمیل ممکن نہیں ہے۔ اگر ہم ان ناگفتہ بہ حالات میں بھی غافل رہے اور ہم نے ہوش کے ناخن نہیں لئے تو ہمیں ناقابلِ تلافی نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا اور احتسابِ آخرت سے بچنا بھی ممکن نہیں ہوگا۔

مختلف پھول

(۱) دانائی کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ (جامع صغیر، الحکیم)

(۲) اپنے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ سے تقویٰ حاصل کرو۔

(بخاری شریف، وترمذی)

(۳) سختی اور آسانی دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ سے ہی رجوع کرو۔ (جامع صغیر)

(۴) تم خدا سے ڈرو، آپس میں صلح وصفائی سے رہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان قیامت کے دن صلح صفائی کرائے گا۔

(جامع صغیر، مسند احمد، حاکم)

(۵) جہاں بھی رہو اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرو اور اگر کسی برائی کا ارتکاب ہو جائے تو اس کے بعد اچھائی کردو تا کہ اس کو ختم کردے اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ (ترمذی)

(۶) کھانا کھا کر شکر کرنے والا ایسے اجر کا مستحق ہے جیسا کہ صبر کرنے والا روزے دار۔ (مسند احمد)

(۷) دنیا کی بے رغبتی، دل اور بدن کو آرام اور راحت پہنچاتی ہے اور دنیا کی طلب دل اور بدن کو بے آرامی پہنچاتی ہے۔ (طبرانی، بیہقی)

(۸) آپس میں ایک دوسرے کے لئے یہ الفاظ استعمال نہ کرو، ملعون یا خدا کی لعنت، خدا کا غضب یا خدا کی مار، دوزخی یا جہنمی۔ (ترمذی)

☆ مت چنو ایسا پھول جو خوبصورت ہو مگر اس میں خوشبو نہ ہو۔

☆ دوسروں کے چراغ سے روشنی لینے والے ہمیشہ اندھیرے میں ہی رہتے ہیں۔

☆ راستے کی ویرانی اور جلتی دھوپ سے ڈرنے والے منزل تک نہیں پہنچتے۔

چار باتوں کی فکر

حضرت ابراہیم ادھمؒ سے کسی نے عرض کیا۔ ”اگر آپ کسی وقت تشریف رکھا کریں تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کریں کہ کچھ ارشادات سنیں۔“

انہوں نے فرمایا۔ ”مجھے چار کام اس وقت درپیش ہیں، ان میں مشغول ہوں ان سے فراغت پر یہ ہو سکتا ہے۔

(۱) جب ازل میں عہد لیا گیا تو حق تعالیٰ شانہ نے ایک فریق کے متعلق فرمایا تھا کہ جنتی ہیں اور دوسرے کو فرمایا تھا کہ دوزخی ہیں۔ مجھے ہر وقت یہ فکر رہتی ہے کہ نہ معلوم میں کن میں ہوں۔

(۲) جب بچہ ماں کے پیٹ میں پرورش پانا شروع کرتا ہے تو اس وقت ایک فرشتہ جو اس نطفہ پر مقرر رہتا ہے، حق تعالیٰ شانہ سے پوچھتا ہے کہ اس کو سعید لکھوں یا بد بخت، مجھے ہر وقت یہ فکر رہتی ہے کہ نہ معلوم مجھے کیا لکھا گیا ہے۔

(۳) جب فرشتہ آدمی کی روح قبض کرتا ہے تو پوچھتا ہے کہ اس کی روح کو مسلمانوں کی روح میں رکھوں یا غیر مسلموں کی، نہ معلوم اس فرشتے کو میرے متعلق کیا جواب ملے گا۔

(۴) قیامت میں حکم ہوگا، آج مجرموں کو فرمانبرداروں سے الگ کردو، مجھے یہ فکر رہتی ہے نہ معلوم میرا شمار کس فریق میں ہوگا، جب ان

گل خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

چاروں فکروں سے امن نصیب ہو جائے۔ اس وقت دوستوں سے بے فکری سے باتیں کرنے کا وقت مل سکتا ہے۔ اب تو ہر وقت ان فکروں میں رہتا ہوں۔ کہاں اطمینان سے بیٹھ سکتا ہوں۔

☆ زندگی کے دشوار گزار راستے عورت کی رفاقت کے بغیر تہہ نہیں ہو سکتے۔

☆ انسان آنسوؤں اور مسکراہٹوں کے درمیان لٹکتا ہوا پینڈولم ہے۔

☆ محفل میں اپنی خامیاں بیان مت کیجئے آپ کے جاتے ہی یہ کام ہو جائے گا۔

☆ دوستی تو ایک اعلیٰ وارفع اور پرخلوص جذبہ ہے جو سمیٹے تو دل میں چھپ جائے، پھیلے تو کائنات کی وسعتوں سے بھی باہر نکل جائے۔ دوستی کی روشنی تو بڑی پاکیزہ ہوتی ہے، یہ اجالے تو بڑے مقدس ہوتے ہیں، ان کو مقید نہیں کیا جا سکتا۔

☆ رشتے اپنائیت کے ہوں یا خلوص کے اتنے ہی نازک ہوتے ہیں جتنے کہ آبگینے، ذرا سی ٹھیس لگی تو ٹوٹ گئے بدگمانی نے سر اُبھارا تو چکنا چور ہو گئے، پھر ان پر فخر کیسا، اعتماد کیسا، کیسا مان۔

☆ انسان کا کردار اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس نشے سے خوش ہے۔

☆ بے وقوف اپنے باپ کی صلاح کو حقارت سے دیکھتا ہے لیکن جو نصیحت سنتا ہے عقل مند ہوتا ہے۔

☆ آنکھوں پر رنگین شیشے لگانے سے دنیا رنگین نہیں ہو جاتی۔

☆ پرانی قبر کو کھود کر کیا یہ بتایا جا سکتا ہے کہ اس میں دفن شخص اپنی زندگی میں بادشاہ تھا یا فقیر۔

مہکتے بول

☆ زندگی کا کوئی مقصد بنالو، پھر اپنی ساری طاقت اس کے حصول پر لگا دو تم ضرور کامیاب ہو گے۔

☆ راز کو راز میں رکھنا عقلمندی ہے لیکن یہ امید رکھنا کہ دوسرے بھی اس کو راز میں رکھیں گے، سب سے بڑی بے وقوفی ہے۔

☆ سیدھی اور صاف بات کرنے سے نقصان تھوڑا مگر فائدہ زیادہ ہوتا ہے۔

☆ اپنے دوست کو ایسا تحفہ بھیجیں جس سے دو چیزیں واضح ہوں، ایک خلوص دوسرا آپ کا ذوق۔

☆ کسی پتھر دل سے محبت نہ کرو یہ نہ ہو کہ اس کے موم ہونے تک تم خود پتھر ہو جاؤ۔

☆ ظلم کا احساس اگر دل میں جاگ اٹھے تو ہر سانس عذاب ہو جاتی ہے زندگی زندگی نہیں رہتی درد بن جاتی ہے۔

☆ زندگی ایک ایسا کھیل ہے جس میں آپ جیت نہیں سکتے، پوری طرح ہار بھی نہیں سکتے اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ہم نہیں کھیلتے۔

☆ محبت تاریک جنگل کی طرح ہوتی ہے ایک بار اس کے اندر چلے جاؤ تو پھر یہ باہر آنے نہیں دیتی باہر آ بھی جاؤ تو آنکھیں جنگل کی تاریکی کی اتنی عادی ہو جاتی ہیں کہ روشنی میں کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے وہ بھی نہیں جو بالکل صاف واضح اور روشن ہوتا ہے۔

☆ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔

ں کا ادب اور بچوں پر شفقت کر

ہتے ہو کہ تمہا مرنے کے بعد لوگ تم کو بھول نہ جائیں تو کچھ ۔ ۔ لکھو جو پڑھی جائیں یا ایسا کام کرو جو لکھنے کے قابل ہو۔

☆ برائی سے بچنے کا نام نیکی نہیں بلکہ نیکی یہ ہے کہ برائی کی خواہش ہی دل میں پیدا نہ ہو

☆ جن لوگوں کے ذہن میں اچھے خیالات آباد ہیں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

☆ اگر جدوجہد کرتے ہوئے کامیابی کو صرف خدا کے حوالے کرو گے تو لوگوں سے بے پرواہ ہو جاؤ گے، یہی حقیقی استغفار ہے۔

☆ بہترین کلام وہ ہے جس میں سننے والے کو ملال اور اس پر بوجھ نہ ہو۔

☆ جب کسی احسان کا بدلہ ادا کرنے سے تیرے ہاتھ قاصر ہوں تو زبان سے اس کا شکریہ ضرور ادا کریں۔

☆ اچھے دوست کو کبھی نہ آزماؤ شاید وہ کسی مجبوری کی وجہ سے آپ کی آزمائش پر پورا نہ اتر سکے۔

☆ دوست سو بھی کم جب کہ دشمن ایک بھی زیادہ ہوتا ہے۔

☆ محنت نہ کرنا محتاجی کا باعث ہے۔ (حکیم لقمانؒ)

☆ قرض لینے اور دینے سے پیسہ اور دوست دونوں ضائع ہو جاتے ہیں۔ (شیکسپیئر)

☆ مایوسی ناکام ہونے سے پہلے ہی ناکام کر دیتی ہے۔

☆ دشمنی اگر اچھی مصلحت سے بھی ختم نہ ہو تو پھر اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے جنگ کے لئے ہر وقت تیار رہو۔

☆ زمانہ سے رابطہ ذرا ہوش و حواس قائم کر کے رکھئے گا کل کو اپنی ناکامی کا ذمہ دار زمانہ کو مت ٹھہرایئے گا۔

☆ اس فکر میں وقت ضائع مت کرو کہ کیا ہوگا، بلکہ اس بات کی فکر کرو کیا کیا ہوگا۔

☆ بڑوں کی فرمانبرداری میں ذرا مشکل تو ہے لیکن مقام بہت بڑا ہے۔

☆ علم ایک ایسے جلتے ہوئے چراغ کی مانند ہے جو تند ہواؤں اور طوفانوں کے باوجود جلتا رہتا ہے۔

☆ جو پھول جلدی کھلتے ہیں وہ جلدی مرجھا بھی جاتے ہیں۔

☆ مظلوم کی پکار سے بچو اس لئے کہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے، اللہ کسی صاحب حق کو اس کے حق سے محروم نہیں رکھتا۔

☆ انسان کی سب سے بڑی خوبی کبھی نہ گرنے میں نہیں بلکہ گر کر اٹھنے میں ہے۔

☆ صرف گمراہ انسان ہی اللہ کی رحمت سے مایوس ہوگا، نیک بندے مایوس کن حالات میں بھی پر امید رہتے ہیں۔

☆ جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں، درحقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔

☆ اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرنا اور اپنی اولاد سے اس کی توقع رکھنا۔

☆ بیماری میں بدپرہیزی کے ساتھ تندرستی کی توقع رکھنا۔

☆ جو کام اپنے سے نہ ہو سکے، سب کے لئے ناممکن سمجھنا۔

☆ بے کاری میں آئندہ کے لئے خیالی پلاؤ پکانا اور خوش ہونا۔

☆ تمام انسانوں کو اپنے خیال پر لگانے کی کوشش کرنا۔

☆ اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقل مند اور لائق سمجھنا۔

☆ تمام نوجوانوں کو تجربہ کار خیال کرنا سب سے بڑی غلطیاں ہیں ان سے بچئے۔

☆ زندگی کے ہر قدم پر پھول بکھیرتے جاؤ ایک دن ہرا بھرا باغ تمہیں مل کر رہے گا۔

☆ اچھا دوست قدرت کا بہترین عطیہ ہے۔

ے پر کر چمکتی ہے۔

ق ...... پتھر کو بھی کاٹ سکتا ہے

ن ا...... جاتا ہے، شکل سے نہیں۔

ھ کے ...... ہے۔

واپس نہیں ...... ہیں۔

ے نکلی ہوئی بات اور گزرا ہوا وقت۔

میانہ روی اختیار ...... تے ہیں، کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔

تعالیٰ جب ...... بہترین سے نوازتا ہے تو بدترین سے
ارتا ہے، اسے آزماتا ہے کہ آیا وہ اس قابل بہترین کے قابل ہے۔

ن اس پرندے کا نہیں ہوتا جس کے پر بڑے ہوں، بلکہ
آسمان ...... کا ہوتا ہے جس میں قوت پرواز ہو۔

ایک بار حضرت سلمانؓ بیمار تھے تو حضرت سعدؓ عیادت کے لئے تشریف لائے، ان کو دیکھ کر حضرت سلمانؓ رونے لگے، معلوم کیا۔ ''کیوں ... رہے ہو؟ آپ سے تو آخری وقت تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوش رہے ہیں۔'' حضرت سعدؓ یہ سمجھے کہ شاید موت کے ڈر سے رو رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ''میں موت کے خوف یا دنیا کے لالچ کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو مسافر کی سی زندگی گزارنے کا حکم دیا اور میرے پاس بہت سامان ہے، کل حشر کے دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤں گا۔''
ان کے ایک ٹب کپڑے دھونے کے لئے ایک پیالہ اور ایک لوٹا تھا اور انہیں اتنے سے مال کے ہونے پر کس قدر فکر تھی۔

اللہ اکبر، کیا آج کے اس دور میں اس زہد و تقویٰ کا تصور بھی ممکن ہے؟

☆ چاند کا وجود اس کی چاندنی ہے، پھول کا وجود اس کی خوشبو ہے مگر محبت اپنا وجود آپ ہے، اسے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔

☆ انسان چاہے کسی بھی رنگ اور کسی بھی نسل کا کیوں نہ ہو، اس کے آنسو اور خون کا رنگ ایک جیسا ہوتا ہے۔

☆ آنکھیں اگر ہنستی ہوں تو ساری دنیا معصومیت اپنے اندر جذب کر لیتی ہیں، روتی ہوں تو عرش کو بھی ہلا دیتی ہیں۔

☆ روٹھنا چاہئے مگر اتنا بھی نہیں کہ منانے والا مناتے مناتے خود روٹھ جائے۔

☆ آگے بڑھنے کے جنون میں اتنے بھی آگے نہ بڑھو کہ واپسی پر اپنے ہی گھر کا راستہ بھول جاؤ۔

☆ علم لگن سے حاصل کرو، لگن کی کمی سے علم کھو جاتا ہے۔

☆ بے وجہ دعائیں دینے والی صرف ایک ہستی ہے وہ ہے ماں۔

موت و ہستی کی کشاکش میں کٹی عمر تمام
غم نے جینے نہ دیا عشق نے مرنے نہ دیا

☆

عشق میں رائے بزرگوں سے نہیں لی جاتی
آگ بجھتے ہوئے چولہوں سے نہیں لی جاتی

☆

وہ سورج کی طرح نہاتا ہوا گھر لوٹ جاتا ہے
غزل کی بارشوں میں دھوپ کے آنسو بھی ہوتے ہیں

☆

ہم بڑی سی کار سے اترے سیاست کی طرح
ان کا آنچل میرا دامن دونوں چھوٹے ہوگئے

☆

قدم قدم پہ لہو کے نشاں کیسے ہیں
یہ سرزمین تو مرے آنسوؤں نے دھوئی تھی

☆

میرے ہونٹوں کے پھول سوکھ گئے
تم نے کیا مجھ سے بے وفائی کی

☆

اس کے چاروں طرف سمندر ہے
دل بڑی خوشنما ریاست ہے

حیدرآباد والوں کے لئے خوشخبری

[illegible]

(ایڈیٹر ماھنامہ طلسماتی دنیا)

۱۷/ نومبر ۲۰۱۸ء سے ۲/ دسمبر ۲۰۱۸ء تک

مولانا کا قیام ۲/دسمبر ۲۰۱۸ء تک رھے گا

حیدرآباد میں مقیم رہیں گے، مولانا کا یہ سفر روحانی خدمات کی خاطر ہو رہا ہے۔ شاگرد بننے کی خواہش رکھنے والے حضرات بھی رجوع کریں۔ جو حضرات مولانا سے ملاقات کرنا چاہیں وہ صبح ۱۰ بجے سے دوپہر ۲ بجے تک اور شام ۵ بجے سے رات ۹ بجے تک تشریف لائیں۔

[illegible]

اعلان کنندہ

انتظامیہ ہاشمی روحانی مرکز دیوبند (رجسٹرڈ)

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

دہریہ نے اسلام قبول کرلیا

ہمارے حضرت پیر غلام حبیب نقش بندیؒ کا ایک واقعہ ہے، آپ بیرون ملک تشریف لے جاتے تھے، چنانچہ ایک جزیرے کے ایک عالم بیعت تھے جن کے سب بیٹے اور بیٹیاں عالم، حافظ، قاری، عالمات، حافظات، قاریات، تھے۔ "ایں خانہ ہمہ آفتاب است" اس گھر کا ہر ہر فرد سورج، چاند کی طرح چمکتا تھا، لیکن ایک ان کا بیٹا جس نے فرانسیسی زبان پڑھی اور یونیورسٹی میں پروفیسر (Professor) لگ گیا تھا، وہ لڑکا ایسے ماحول میں پھنسا کہ سرے سے دہریہ بن گیا، اب گھرانہ علماء کا اور ایک بیٹا ان میں سے دہریہ، بے عمل، بے نمازی ہی نہیں بلکہ وہ سرے سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا منکر تھا، وہ عالم، یہ واقعہ خود سنانے کے بعد کہنے لگے کہ ہم میاں بیوی راتوں کو روتے روتے سوجاتے کہ یہ ہمارے گھر میں سے ایک بچہ کیسا نکل آیا، کسی کو بتا بھی نہیں سکتے، میں مسجد کا پیش امام لوگوں میں میری اتنی عزت قدر میرے بچے اتنے نیک میری بیٹیاں اتنی نیک اور ان میں اسے ایک گھر کا فرد وہ دہریہ بن گیا، کہنے لگا ہمارے حضرت بھی آتے ہیں تو ہم شرم کے مارے ان کو بھی نہیں بتا سکتے تھے۔

مرید کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے! کہ جس طرح مریض کو چاہئے کہ ہر بیماری اپنے ڈاکٹر کو بتائے، تب علاج ہوگا، اسی طرح مرید کو چاہئے کہ اپنی روحانی ہر بیماری کی اطلاع اپنے شیخ کو ضرور دے، تاکہ اس کا علاج ہو سکے، اگر مریض شرم کرے کہ میں ڈاکٹر کو بیماری کیسے بتاؤں؟ تو اس کی بیماری کا علاج نہیں ہوگا، اسی طرح مرید شرم کرے کہ اپنا یہ گناہ کیسے بتاؤں؟ تو اس کا علاج نہیں ہوگا۔

ہمارے مشائخ نے کہا کہ مرید کو چاہئے کہ شیخ کے سامنے دل کا حال اس طرح کھول دے کہ جیسے کوئی لڑکی اپنی ماں کے سامنے اپنا سب غم کھول دیتی ہے۔

خیر ایک دن انہوں نے حضرت کے سامنے اپنے دل کا غم کہہ ڈالا، حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو بیعت کروادو، انہوں نے کہا حضرت! وہ تو دین کو مانتا ہے، نہ خدا کو مانتا ہے، وہ بیعت کہاں ہوگا، حضرت نے کہا، آپ والد ہو، اسے سمجھا بجھا کر بیعت کروادو، اب اس کے والد نے بات کی لڑکا کہنے لگا، نہ میں خدا کو مانتا ہوں، نہ نبی کو مانتا ہوں، نہ اسلام کو مانتا ہوں، میرا کیا واسطہ، والد صاحب نے کہا بیٹا ہم سب بیعت ہیں تم بھی بیعت کرلو! جب زیادہ اصرار کیا، تو وہ کہنے لگا کہ اچھا آپ لوگوں کی مجبوری سے میں بیعت تو کرلیتا ہوں مگر میں نے کرنا کرانا کچھ نہیں، انہوں نے حضرت صاحب سے پوچھا حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے تو کرنے کے لئے کچھ کہا بھی نہیں کہ یہ کرنا، وہ کرنا، کچھ نہ کرے، فقط بیعت کے کلمات پڑھ لے اور پھر اس کی برکت آپ دیکھئے! چنانچہ ماں باپ نے پھر اگلے دن سمجھایا، حتی کہ اس بچے نے حضرت کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر توبہ کے کلمات پڑھ لئے، وہ نہ سمجھ سکا کہ کسی اللہ والے کے پڑھانے پر جو یہ کلمات پڑھے جاتے ہیں اس توبہ کو ایک نسبت ہوتی ہے، بزرگوں کے ساتھ اب کیا ہوا کہ وہ گھر میں پہلے بھی ہوتا تھا لیکن حضرت سے ملتا ہی نہیں تھا، اب بیعت کی برکت کے بعد اس کے دل میں حضرت کی عقیدت، محبت پیدا ہونی شروع ہوگئی، چنانچہ کبھی وہ گھر سے کھانا لاکر حضرت کے سامنے دسترخوان بچھا دیتا، کبھی پانی لاکر دے دیتا، کبھی دروازہ کھول دیتا، کبھی محفل میں بیٹھ کر دو باتیں سن لیتا، اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے! ایک سال کے اندر اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کی دنیا کو ایسے بدلا، اس نے باقاعدہ اسلام قبول کرلیا، نمازیں شروع کیں، چہرے پر سنت سجائی، اپنی وضع قطع مسلمان والی بنائی، تہجد گزار بن گیا اور اگلے دو سالوں میں اس نے ذکر پر اتنی محنت کی کہ وہ سالوں کے بعد ہمارے حضرت نے اس کو اجازت خلافت عطا فرمائی، پھر اس نے دین کا کام کیا، اس وقت ہزاروں طلباء، نوجوانوں کے لئے وہ شیخ اور مرشد بن کے کام کر رہا ہے، یہ نسبت کی برکت ہوتی ہے کہ دہریوں سے بھی اللہ تعالیٰ پھر دین کا کام لے لیا کرتے ہیں، اس بیعت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی حفاظت

چنانچہ ہمارے ایک دوست حافظ صاحب تھے جو بیعت تھے، ہوں نے عصر کی نماز پڑھی اور اپنے بھائی کو کہتے ہیں اس عاجز کا نام لے لے کر حضرت صاحب کو میرا اسلام دیدینا اور تم گواہ رہنا میں کلمہ پڑھ رہا ہوں ... یہ کہہ کر اس حافظ صاحب نے کلمہ پڑھا اور مسجد میں وہیں ان کی وفات ہوگئی، ایسی موت اللہ دیتے ہیں، ایمان والی، یوں اللہ تعالیٰ ایمان کی حفاظت فرماتے ہیں۔

حضرت خواجہ فضل علی قریشیؒ کا قول

ہمارے ایک دادا پیر خواجہ فضل علی قریشیؒ تھے وہ فرماتے تھے ''کہ جس بندے نے اس عاجز سے بیعت کے کلمات پڑھے اور اس عاجز نے ان کے قلب انگلی رکھ کر اللہ اللہ کہی اس کو ذکر کے بغیر موت نہیں آسکتی'' ایسی مقبول دعائیں ہمارے مشائخ کی، اس توبہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ ایمان کی حفاظت فرمالیتے ہیں۔

ایک عجیب واقعہ

ہمارے اپنے محلہ میں اس عاجز کے کلاس فیلو ہیں الحمد للہ اس عاجز کو جتنی محبت دنیا میں ملتی ہے اس سے زیادہ محبت اپنے ملک میں ملتی ہے اور جتنی محبت اپنے ملک میں ملتی ہے اس سے زیادہ محبت اپنے شہر میں ملتی ہے اور جتنی محبت اپنے شہر میں ملتی ہے اس سے زیادہ محبت اپنے محلہ میں ملتی ہے اور جتنی محبت اپنے محلہ میں ملتی ہے الحمد اللہ اس سے زیادہ محبت اپنے گھر میں ملتی ہے، لوگ کہتے ہیں گھر کا پیر ہلکا ہوتا ہے۔

الحمد للہ اس عاجز پر اللہ کا ایسا فضل، اللہ نے گھر میں بھی اس عاجز کو پیر بنادیا، اس عاجز کی اہلیہ (بیوی) بھی ہے اور مریدہ بھی ہے، جب وہ دیکھتی ہیں کہ محلہ کی وہ لڑکیاں جن کے ساتھ یہ عاجز پرائمری میں پڑھتا تھا یا جن کے ساتھ بچپن میں گلیوں میں کھیلتا تھا وہ آتی ہیں اور بیعت ہوتی ہیں تو عاجز کی اہلیہ بڑی حیران ہوتی ہیں، کہتی ہیں کہ بچپن کی لڑکیاں تو آدمی کی حقیقت کو جانتی ہیں کہ اس وقت بندہ چھوٹا ہوتا ہے اور طرح کی زندگی ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی شان کہ جن گھروں میں کھیل کھیل کر یہ عاجز جوان ہو آج ان کی بچیاں ان کی اولادیں سب کی سب الحمد للہ اس عاجز سے بیعت ہیں، اللہ رب العزت نے ایسی پاکیزہ جوانی عطا فرمائی کہ اپنے محلہ کی گلی کی بہو بیٹیاں، بچیاں، دادیاں، نانیاں سب کی سب اس عاجز سے بیعت کا تعلق رکھتی ہیں، الحمد للہ رب العالمین، تو اس عاجز کے ایک Class Fellow تھے وہ بھی اس عاجز سے بیعت اور ان کے والد صاحب بھی اس عاجز سے بیعت، حالانکہ ان کے والد تو میرے والد کی عمر کے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے محبت دل میں ان کے ڈال دی، لہٰذا انہوں نے اس عاجز سے بیعت کرلی، اب وہ جو میرے دوست ہیں انہوں نے یہ واقعہ مسجد کے اندر باوضو ہو کر سارے نمازیوں کو سنایا، یہ واقعہ ہم نے بھی سنا، تو ہم نے ان کو بلا کر خود بھی یہ واقعہ براہ راست سنا، وہ کہنے لگے، میرے والد صاحب بیمار تھے، حتی کہ ان کے آخری لمحات شروع ہوگئے، ہم چار پانچ بھائی دو تین بہنیں، سب ان کی چارپائی کے اردگرد بیٹھ کر دعائیں کرنے لگے، رونے لگے کوئی قرآن پڑھ رہا ہے، کوئی یٰسین شریف پڑھ رہا ہے، کوئی کلمہ پڑھ رہا ہے، کوئی رو رہا ہے، عجیب کیفیت بھی اور والد صاحب آخری سانس لے رہے تھے، کہنے لگے کہ میں والد صاحب کے چہرے کے بالکل قریب ہو کر بیٹھ گیا اور میں نے اونچی آواز سے کلمہ پڑھنا شروع کردیا، اتنے میں میری ایک بہن نے اشارہ کیا، کہ ابو کے پاؤں تو بالکل ٹھنڈے بے جان ہوچکے، تھوڑی دیر اس نے اشارہ کیا کہ دیکھو! ابو کے گھٹنے بھی ڈھلک گئے، ٹانگیں ڈھلک گئیں، ہمیں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان کی روح گویا پاؤں کی طرف سے سمٹ کر گھٹنے تک آگئی، سانس اکھڑا نہیں تھا، تیز ہوگیا تھا اور لگ رہا تھا کہ بس چند منٹ کی بات ہے، کہنے لگے کہ ایسے میں، میں والد صاحب کے چہرے کو متواتر دیکھ رہا تھا، والد صاحب کے ہونٹ بند، میں کلمہ پڑھ رہا ہوں اور والد صاحب نے ایک مرتبہ بھی ہونٹ نہیں ہلائے کہ میں سوچتا کہ والد صاحب نے بھی کلمہ پڑھا، میرے دل میں یہ بات آئی اللہ! کیا میرے والد صاحب کلمہ پڑھے بغیر دنیا سے جائیں گے، اس خیال کے آتے ہی میں اتنا رویا، اتنا رویا کہ کوئی حد نہیں، کہنے لگے اللہ نے میری مدد کی میرے دل میں ایک خیال آگیا، میں نے اپنے دل میں دعا کی اے اللہ میرے والد صاحب کی بیعت کا تعلق فلاں سے ہے، اس عاجز کے بارے میں سوچا اور ان کا بیعت کا تعلق فلاں سے ہے، فلاں سے ہے اور یہ سلسلہ چلتے چلتے صدیق اکبرؓ تک پہنچتا ہے، اے اللہ! اگر ان مشائخ کا

ہوئی ... ہے، ان کی برکت سے ان کے ایمان کی حفاظت ... ہونے لگے ... اپنے دل میں یہ دعا مانگی۔ کَلَمۡحِ الۡبَصَرِ پلک جھپکنے کی دیر تھی، میرے والد صاحب نے ہونٹ کھولے پانچ مرتبہ کلمہ پڑھا، پانچویں مرتبہ روح پرواز کرگئی۔

یہ چھوٹی سی بات نہیں، اللہ رب العزت ایمان پر موت عطا فرمادیتے ہیں، اس نسبت کی حفاظت ہوجاتی ہے تو اس لئے یہ بیعت ایک روحانی تعلق ہے، جو مشائخ کے ساتھ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا کی مصیبتوں سے بھی محفوظ فرمادیتے ہیں، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ایمان کی بھی حفاظت فرماتے ہیں، بالخصوص جوان بچے، بچیوں کی زندگی میں انقلابی تبدیلیاں بندہ خود محسوس کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مشائخ کی نسبت کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان پر موت عطا فرمائیں اور قیامت کے دن نبی علیہ السلام کے ہاتھوں کوثر کا جام عطا فرمائیں۔

☆ اگر آپ قرآن مجید کا ترجمہ نہیں جانتے تو تلاوت کے وقت یہ تصور کرتے جائیں کہ جن آیات میں برائی سے روکا گیا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ان برائیوں سے بچا تا رہ! اور جن آیات میں نیکیوں کا حکم دیا گیا ہے، ہمیں ان نیکیوں پر عمل کی توفیق عطا کردے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کے دل میں برائیوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت پیدا کردے گا۔

☆ جو آدمی جوانی میں وقت برباد کرتا ہے پھر وہی وقت اسے بڑھاپے میں بھی برباد کردیتا ہے۔

☆ آپ جسے اپنا دوست بنانا چاہیں پہلے اس کے ساتھ آپ ایک طویل سفر کریں، سفر کی صعوبتیں، رفاقت اور وفاداری کے جوہر کو جلد آشکارا کردیتی ہیں۔

☆ انسان کی نجات کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آخرت میں احتساب کے جوتوں سے بچ جائے۔

☆ جس طرح تلاوت کی آواز پر ثواب ملتا ہے، اسی طرح محنت کش کے کلہاڑے کی آواز بھی ثواب بن جاتی ہے۔

❖❖❖❖❖

ادارہ طلسماتی دنیا

اب تک ۱۵ تقویمیں عوام کی خدمت میں پیش کر چکا ہے۔ ہر تقویم عوام وخواص کی زبردست خراج تحسین حاصل کر چکی ہے، علم ومعرفت کا یہ وہ خزانہ ہے جس کا انتظار پورے سال شائقین کرتے ہیں۔ ادارہ طلسماتی دنیا ہزاروں شائقین کی فرمائش پر ۲۰۱۹ء میں ایک بار روحانی تقویم پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہے۔

روحانی تقویم ۲۰۱۹ء

پچھلی تقویموں کی طرح اپنی مثال آپ ہوگی

علم نجوم، علم الاعداد، علم روحانیت، علم نفس اور دیگر کئی مخفی علوم پر مشتمل ایسی قیمتی تحریریں جو آپ کے اندر بصارت بھی پیدا کریں گی اور بصیرت بھی، شعور وآگہی کی بیش بہا دولتوں سے بہرہ ور کرنے والی علم ومعرفت کے گرانقدر خزانے لٹانے والی اور بندوں میں عبدیت اور بندگی کا شعور پیدا کرنے والی جسے آپ قابل قدر، بے مثال اور بے نظیر قرار دیں گے اور اس تقویم کو روحانیت کا انمول خزانہ سمجھ کر آپ ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر رکھیں گے۔

09756726786

اعلان کنندہ : ادارہ طلسماتی دنیا، دیوبند

قسط نمبر: ۱۷

اسرار اعظم

حسن الہاشمی

کلمۂ تمجید، اسم اعظم

بعض اکابرین کی رائے یہ ہے کہ تیسرا کلمہ جسے کلمۂ تمجید کہا جاتا ہے وہی اسم اعظم ہے اور بعض بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ تیسرے کلمہ ہی میں اسم اعظم پوشیدہ ہے لیکن اس کو ظاہر نہیں کیا گیا ہے اس لئے اسم اعظم سے استفادہ کرنے کے لئے پورے ہی کلمہ کا ورد کرنا چاہئے۔

کلمۂ تمجید یہ ہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

اکابرین فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس کلمہ کی تکرار روزانہ سو مرتبہ کرے تو اس کی تمام حاجتیں اور تمام ضرورتیں پوری ہوں اور وہ جن مصائب اور مشکلات کا شکار ہو ان سے کلی طور پر اس کو نجات مل جائے۔

اکثر اکابرین کا معمول یہ تھا کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد کم سے کم ایک تسبیح تیسرے کلمہ کی ضرور پڑھتے تھے اور شاید یہی وجہ ہے کہ اکثر اکابرین مستجاب الدعوات تھے، ان کی دعائیں قبول ہوتی تھیں اور ان کی دعاؤں سے پوری امت فائدہ اٹھاتی تھی۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں عمر رسیدہ ہوگئی ہوں اور کافی ضعیف ہو چکی ہوں آپ کوئی ایسا عمل مجھے بتا دیجئے کہ میں بیٹھے بیٹھے کر لیا کروں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھ لیا کرو اس کا ثواب ایسا ہے کہ جیسے تم نے سو غلام آزاد کئے اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھ لیا کرو اس کا ثواب ایسا ہے کہ جیسے تم نے سو گھوڑے مع ساز و سامان کے برائے جہاد قربان کئے اور سو مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھ لیا کرو، یہ ایسا ہے کہ جیسے تم نے برائے قربانی سو اونٹ قربان کئے اور سو مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھ لیا کرو اس کا ثواب ایسا ہے کہ جیسے تم نے زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ تم نے اللہ کے لئے قربان کر دیا۔

ام ہانیؓ فرماتی ہے کہ میں نے ان کلمات کو اپنے ورد میں شامل کر لیا اور میں نے ان کے اتنے فوائد محسوس کئے کہ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ بعض اکابرین تیسرے کلمہ کو اس طرح اپنے معمول میں رکھتے تھے۔

نماز فجر کے بعد سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھتے تھے، نماز ظہر کے بعد سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھتے تھے، نماز عصر کے بعد لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سو مرتبہ پڑھتے تھے، نماز مغرب کے بعد اَللّٰهُ أَكْبَرُ سو مرتبہ پڑھتے تھے اور نماز عشاء کے بعد سو مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھتے تھے اور ان کلمات کی برکات ان کی زندگی میں صاف طور پر محسوس ہوا کرتی تھیں، ان کی زبانوں میں عجیب طرح کی تاثیر ہوا کرتی تھی اور ان کی دعائیں رب العالمین کی بارگاہ میں مقبول تھیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب معراج میں میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمدؐ! اپنی امت کو میرا اسلام کہنا اور ان سے کہنا کہ جنت ایک چٹیل میدان ہے، اس میدان میں پیڑ پودے لگانے کے لئے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ بہ کثرت پڑھا کریں تاکہ ان کلمات کی برکت سے جنت میں پھلواریاں لگ جائیں اور وہ ایک خوبصورت ٹھکانہ بن جائے۔

بعض بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے سے ایک طرح کے درخت جنت میں لگائے جاتے ہیں اور یہ صلہ اس ورد کا جو بندہ اس دنیا میں کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جنت میں باغ و بہار کا ایک منظر ہویدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ بندوں کی اپنی محنت کا ثواب ہوتا ہے۔

اپنی خاص ضرورتوں اور خاص حاجتوں کے لئے اگر گیارہ سو مرتبہ کلمۂ تمجید کو پڑھ کر نصف شب کے بعد دعا کی جائے تو دعا قبول ہوتی ہے اور بالخصوص ان لوگوں کو اس عمل سے فائدہ ہوتا ہے جو اس کلمہ کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں۔ الحاصل تیسرا کلمہ ایک عظیم الشان نعمت ہے، اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے اور اس کو اپنے ورد میں رکھ کر دین و دنیا کی سعادتیں اور برکتیں ہمیں اپنے دامن میں سمیٹ لینی چاہئیں۔

(باقی آئندہ)

عملیات اسمائے حسنیٰ

ایس ایم قادری

اَلسَّلامُ جَلَّ جَلالُہٗ وَ جَلَّ شَانُہٗ

معنی، سلامت رکھنے والا، اعداد ابجد ۱۳۱، اعداد ملفوظی ۳۹۲۔

طبیعت جمالی، عنصر بادی، خاصیت: شفائے امراض وسلامتی۔ اسم السلام نہایت بابرکت اور بزرگ اسم ہے۔ اس کو شفائے امراض وسلامتی۔

اسم السلام نہایت بابرکت اور بزرگ اسم ہے۔ اس کو شفائے امراض از ہمہ قسم اور سلامتی کے مختلف امور میں کام میں لایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس اسم کا ذاکر کبھی کسی خوف ناک مہلک بیماری میں نہیں مبتلا ہوتا ہے اور طویل فاصلوں، خوف کی حالت میں، دشمنوں کے نرغے، مقدمات میں یہ سلامتی کا باعث بنتا ہے۔ اور طویل فاصلوں، خوف کی حالت، دشمنوں کے مقدمات میں یہ سلامتی کا باعث بنتا ہے۔

اعمال اسم مبارک : السلام جل جلالہ وجل شانہ

بروز پیر اس کا طلوع آفتاب کے وقت بکثرت پڑھنا باعث سلامتی ہے۔ اس کو اعداد ابجد کے اعتبار سے پڑھ کر مریض کی دوا پر دم کرنے سے جلد صحت حاصل ہو۔ جو شخص خوف، گھبراہٹ اور دل کی بیماریوں میں مبتلا ہو اس کو ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر صبح وشام پانی پر پلانے سے ایک چلے میں کامل صحت حاصل ہو۔ برائے دوستی اور حب اس کی مداومت حاجت پورا کرتی ہے۔ عروج ماہ میں چالیس دن صبح فجر میں ۱۰۳۱۰ مرتبہ پڑھنا علم میں ایسے اضافے کا باعث بنتا ہے جو کہ بڑے

۷۸۶

۳۵	۳۲	۲۵	۳۹
۲۶	۳۸	۳۶	۳۱
۴۱	۲۷	۳۰	۳۳
۲۹	۳۴	۴۰	۲۸

بڑے عالموں کو میسر نہ ہو۔ اس کا ذاکر پانی میں ڈوب کر، آگ سے جل کر یا حادثے میں نہیں مرتا۔ خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔

برائے شفائے امراض مندجہ مربع عرق گلاب اور زعفران سے لکھ کر مریض کو پلانے سے امراض دفع ہوتے ہیں اور صحت حاصل ہوتی ہے۔ برائے صحت اور سلامتی اسکو لکھ کر پاس رکھنے سے جسمانی آزار سے بچت رہتی ہے۔

جو شخص ایک چلہ کامل اس کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھے اور اپنے ہمراہ اس کا نقش در چاندی بنوا کر رکھے وہ اتنا پائے کہ حیران رہ جائے۔ ضروری ہے کہ خدا کی مخلوق کی خدمت کو اپنا شعار بنائے۔

اَلْمُومِنُ جَلَّ جَلالُہٗ وَ جَلَّ شَانُہٗ

معنی، بے خود کرنے والا، اعداد ابجد ۱۳۶، اعداد ملفوظی ۲۹۹۔

طبیعت جمالی، عنصر بادی، خاصیت: برائے تحفظ شر از جن وانسان۔

اسم پاک المومن کا کثرت سے ورد کرنا سلامتی ایمان کا باعث ہے۔ حاجت روا اسم ہے۔ اس اسم کا ذکر اس اسم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے جو مانگے وہ عطا ہو، دعائیں قبول ہوں، مریض خفقان کے لئے اس کا ذکر کرنا باعث شفا ہے۔

اعمال اسم مبارک :المومن جل جلالہ وجل شانہ

جو شخص جھوٹ بولنے کا عادی ہو اور اپنی عادت کو ترک کرنا چاہے، اس اسم کو ہر نماز کے بعد ۱۳۶ مرتبہ پڑھے۔ جھوٹ، چغل خوری، غیبت سے باز رہے گا۔ المومن کا مربع بنا کر سونے یا چاندی کی لوح پر کندہ کرا کے اپنے پاس رکھنے والا مقبول خلائق ہو، مگر اس کا مربع شرف مشتری میں تیار کرنا زیادہ نفع دیتا ہے۔ جس شخص کے نام کے اعداد اس کے مطابق ہوں، اس کے لئے یہ اسم "اسم اعظم" کی خاصیت رکھتا ہے۔

اس پاک المومن کا مربع اپنے طالع سعید میں لوح سونے یا چاندی پر تیار کرنا اور اس کا ایک چلہ ۱۳۶۰ مرتبہ ورد کرنا بعد از چلہ ۱۳۶ مرتبہ ورد کرنا بعد از چلہ ۱۳۶ مرتبہ مداومت کرنا نفع عظیم دیتا ہے۔ جس کا مشاہدہ ہی ہو سکتا ہے، قلم بیان کرنے سے عاجز اور قاصر ہے

۷۸۶

۳۷	۳۳	۲۶	۴۰
۲۷	۳۹	۳۸	۳۲
۴۲	۲۸	۳۱	۳۵
۳۰	۳۶	۴۱	۲۹

بہتر ہے کہ اس کا نقش در چاندی بنا کر اپنے ہمراہ رکھے تاکہ موکلین اس انسیت محسوس کریں اور جلد مدد پر آمدہ ہو جائیں۔

۔ گلنار علی حسینی

زائچہ انسان، از روئے قرآن

من عرف نفسه فقد عرف ربه ۔ ترجمہ: جس نے آپ کو پہچانا گویا نے اپنے رب کو پہچانا۔ (فرمان امیر المومنین)

لفظ ن قرآن مجید میں ۶۵ مرتبہ آیا ہے۔ تاہم خلاصہ پیش خدمت ہے۔ یہ ورہے! لفظ انسان سورۃ الحمد میں نہیں، کیوں نہیں آیا، اللہ ومولا جانتے ہیں۔ مگر میرا کہنا ہے۔ کہاں انسان کہاں اس کی حمد، کے بعد ہے سورۃ بقرہ، اس میں بھی لفظ انسان نہیں آیا، کہاں جانور، کہاں انسان، اس کے بعد لفظ انسان سورۃ ال عمران، اس میں بھی لفظ انسان، کہاں ال عمران، کہاں انسان، سب سے پہلی مرتبہ لفظ انسان ترتیب تلاوت میں سورۃ النساء میں آیا ہے۔

وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيفًا (سورۃ النساء)

ترجمہ: اورانسان بہت کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

اورانسان کو جب کوئی (تکلیف) نقصان چھو بھی گیا تو اپنے پہلو پر (لیٹا ہو) یا بیٹھا کھڑا (غرض ہر حالت میں) ہم کو پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس سے اس کی تکلیف کو دفع کر دیتے ہیں تو ایسا (آہستہ) کھسکتا جاتا ہے۔ کہ گویا اس نے تکلیف کے (دفع کرنے کے لئے) جو اس کو پہنچی تھی ہم کو پکارا ہی نہ تھا۔ (الزمر ۸، الفجر ۱۵، یونس ۱۲)

اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھائیں پھر اس کو ہم اس سے چھین لیں تو (اس وقت) یقیناً بڑا بے آس اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔ (اور ہماری) شکایت کرنے لگتا ہے۔ (سورۃ ھود آیت ۹)

اِنالشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (یوسف ۵، بنی اسرائیل ۵۳) اس میں شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور نا شکرا ہے۔ (ابراہیم آیت ۳۴، بنی اسرائیل ۶۷، الحج آیت ۶۶، الشوریٰ آیت ۴۸، زخرف آیت ۱۵) بے شک ہم نے انسان کو سڑی مٹی سے خمیر کیا اور وہ (سوکھ کر) کھنکھن ... لگی۔ (سورۃ الحجرات ۲۶، سورۃ السجدہ ۷، سورۃ الرحمٰن ۱۴) اس نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ یکا یک (ہم ہی سے) کھلم کھلا جھگڑنے والا ہو گیا۔ (سورۃ مومنون ۱۲، سورۃ یٰسین آیت ۷۷، سورۃ طارق ۵، سورۃ النحل ۴) انسان کبھی برائی اس طرح مانگتا ہے جس طرح اپنے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے۔

وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ''اور آدمی تو بڑا جلد باز ہے۔''
(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۱، سورۃ الانبیاء ۳۷)

وَاِذَا اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ ۔ اور جب ہم نے انسان کو نعمت عطا فرمائی تو (الٹے) اس نے (ہم سے) منہ پھیرا اور پہلو تہی کرنے لگا اور جب اسے کوئی تکلیف چھو بھی گئی تو مایوس ہو بیٹھا۔ (بنی اسرائیل ۱۳)

وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا۔ (اے رسول ان سے) کہو کہ اگر میرے پروردگار کے رحمت کے خزانے بھی تمہارے اختیار میں ہوتے تو بھی تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے (ان کو) بند رکھتے اور انسان بڑا تنگ دل ہے۔ (بنی اسرائیل آیت ۱۰۰)

وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔ مگر انسان تو تمام مخلوقات سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ (الکہف ۵۴) اور (بعض) آدمی تعجب سے کہا کرتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو جلدی سے جیتا جاگتا (قبر سے) نکالا جاؤں گا۔ کیا وہ انسان اس کو نہیں، کہ اس کو اس سے پہلے جب وہ کچھ بھی نہ تھا پیدا کیا تھا۔ (سورۃ مریم آیات ۶۶، ۶۷)

وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۔ اور شیطان ہے ہی انسان کا ساتھ چھوڑنے والا (سورۃ الفرقان، آیت ۲۹)

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۔ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا۔ (بس یہ حکم ان کا (والدین کا) نہ مانا کہ میرا شریک کوئی بنائیں۔ (سورۃ عنکبوت) سورۃ الاحقاقف آیت ۱۵) اے انسان! میرا شکرادا کرا اور اپنے والدین کا بھی شکریہ ادا کیا کر) (سورۃ لقمان آیت ۱۴) اور انسان نے اس (امانت کو بے تامل) اٹھا لیا۔ بے شک انسان (اپنے حق میں) بڑا ظالم نادان ہے۔ (سورۃ احزاب آیت ۷۲) انسان، کہنے لگتا ہے کہ یہ تو صرف

...معم ز ... ے مجھے ... تو نعمتیں عطا ہوئی) (حالانکہ غلط
...مائش ہے۔ سورۃ الزمر آیت ۴۹) انسان
...خیر مانگنے سے تو کبھی اکتا تا نہیں۔ (سورۃ فصلت، ۴۹) اور بے شک ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں۔ ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ (سورۃ ق ۱۶)

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ (سورۃ النجم ۲۴)

کَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْقَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ (منافقون) کی مثال شیطان کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جاؤ۔ (الحشر ۱۶)

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ھَلُوْعًا بے شک انسان بڑا لالچی پیدا ہوا ہے۔ (سورۃ المعارج، آیت ۱۹) مگر انسان تو یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے بھی (ہمیشہ) برائی کرتا جائے۔ (سورہ القیمۃ، آیت ۵) (بات یہ ہے کہ انسان کافر) چاہتا ہے کہ آئندہ بھی بدکاری کرتا رہے۔ انسان اپنے نفس کا بڑا دیکھنے والا ہے۔ تو انسان کہے گا آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ (سورۃ القیمۃ، آیت ۱۰) انسان کو وہ سب کچھ جتلا دیا جائے گا جو وہ پہلے کر چکا ہے اور پیچھے ڈال چکا ہے۔ (سورۃ القیمۃ، آیت ۱۳) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔ (سورۃ القیمۃ، آیت ۳۶) بے شک انسان پر ایک ایسا وقت آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھا، ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا اسے آزمائیں تو ہم نے اسے سنتا دیکھتا بنایا۔ (الانسان ۱، ۲) جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا۔ (سورۃ النزعٰت، آیت ۳۵)

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَہٗ. انسان ہلاک ہو جائے وہ کیسا ناشکرا ہے۔ (سورۃ عبس، آیت ۱۷)

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِہٖٓ اب انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے کی طرف غور کرے۔ (سورۃ عبس آیت ۲۴) اے انسان تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا۔ (سورۃ الانفطار، آیت ۶) اے انسان تو اپنے رب کے حضور میں پہنچنے کی سخت کوشش کرنے والا ہے۔ تو اس سے جا ملے گا۔ (سورۃ الانشقاق، آیت ۶)

اس دن انسان نصیحت حاصل کرے گا مگر اس وقت اس کے لئے نصیحت حاصل کرنا کہاں (مفید ہوگا) سورۃ الفجر آیت ۲۳)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ بے شک ہم نے انسان کو مشقت (سختی) میں رہنے والا) پیدا کیا ہے۔ (سورۃ البلد، آیت ۴)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ. ہم نے انسان کو بہت اچھے طریقے سے پیدا کیا۔ (سورۃ تین، آیت ۴)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اسی نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ (سورۃ العلق آیت ۲) اسی نے انسان کو وہ باتیں بتائیں جن کو کچھ جانتا ہی نہ تھا، سن رکھو۔ بے شک انسان جب اپنے کو غنی دیکھتا ہے تو سرکش ہو جاتا ہے۔ (سورۃ علق، آیات ۵، ۶) اور ایک انسان کہے گا اس کو (زمین) کو کیا ہو گیا ہے۔ (سورۃ الزلزال، آیت ۳)

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ (سورۃ عادایت، آیت ۶)

لفظ انسان آخری مرتبہ یہاں آیا ہے۔ اِلْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ. بے شک انسان خسارے میں ہے۔ (سورۃ العصر، آیت ۲)

لوح انسان

یہ مبارک لوح جس کے پاس ہوگی اس کے تخریبی اوصاف مغلوب ہوں گے اور تعمیری اوصاف غالب ہوں گے۔ لوح مبارک کو شرف زحل یا شمس، زحل کی نظر تسدیس یا تثلیث میں دھات سکہ پر کندہ کروا کر نیلے کپڑے میں سی کر مٹی کے ڈبہ میں رکھیں۔ مریض کے لئے کاغذ پر لکھیں۔ گلے یا بازو پر باندھیں۔ ہر روز سورۃ الانسان کی پہلی دو آیات (۱۶۲) مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔ ان شاء اللہ ۴۰ دن میں شفائے کاملہ ہوگی، صدقہ ضرور دیں۔ نماز کی پابندی کریں، ہر وقت باوضو رہے۔ یاد رہے چال نقش خاکی ہے۔

۷۸۶

قول — جبرائل

۳۲	۵۰	۶۰	۵۱
۵۹	۵۲	۳۱	۵۱
احمدؐ	باطن	ختم	۳۰
۴۹	۲۹	۵۴	۲۱
۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳

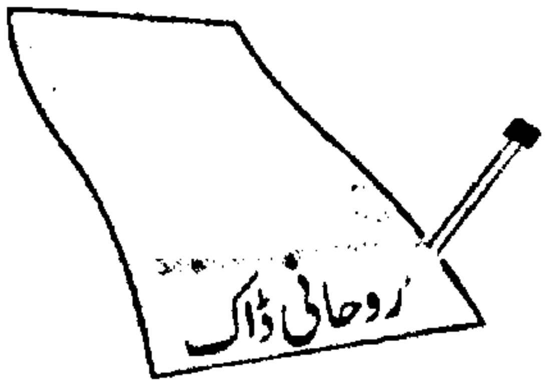
میکائیل — عزرائیل

نام سائل مع والدہ تحریر کریں

مستقل عنوان

فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

سوال

سوال از: قاری احتشام الحق علوی ــــ گوجرانوالہ (پاکستان)

بعد گزارش یہ ہے کہ قوی امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور صحت بھی ٹھیک ہوگی، میں قاری احتشا الحق العلوی گوجرانوالہ پنجاب پاکستان سے ہوں یہاں پر امامت فرائض انجام دے رہا ہوں اور کچھ عرصہ سے عملیات بھی کرتا ہوں جو بھی اچھا استاد مل جائے تو کچھ سیکھ لیتا ہوں تاکہ عوام کی اچھے انداز میں کچھ خدمت کرسکوں اور ساتھ ساتھ پرانی کتابوں پر بھی دلچسپی ہے۔ مارچ میں ایک رسالے کی فوٹو کاپی ملی، حاضرات نمبر طلسماتی دنیا پڑھا تو اچھا لگا اس میں دلچسپی ہوئی اور پھر تلاش کیا، پھر کچھ عرصہ لاہور کے ایک مکتبہ سے کچھ بک ملی ان سے کافی فائدہ ملا انیٹ پر تلاش شروع کی، آپ کے رسالے مل گئے، بک کی تلاش تھی مجھے مل گئی اور میرا دل کیا میں آپ کے شاگردی اختیار کرسکتا ہوں مجھ کو تو پتہ نہیں آپ کی شاگردی کیسے اختیار کرنی ہے اور آپ مہربانی فرمائیں، آپ اپنی کتب کی اجازت عطا فرمائیں اور شاگردی میں لے لیں اور میرے لئے ایک رسالہ بھیج دیں، مہربانی ہوگی، اس کی قیمت کیسے بھیجنی ہے مجھ کو بتائیں۔ آپ کی جو بک میرے پاس ہے وہ یہ ہیں، آیت الکرسی، بسم اللہ کی عظمت وافادیت، سورۂ مزمل، سورۂ یٰسین، سورۂ رحمٰن، رۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت اور بھی ہیں حزب البحر، اعمال ناسوتی، علم عداد وغیرہ۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھ پر کرم فرمائیں گے، آپ اپنی شاگردی کے لئے بھی قبول فرمائیں گے اور کتب کی بھی اجازت مرحمت فرمائیں، شکریہ۔

جواب

رب کریم کا شکر گزار ہوں کہ اس نے طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک کو چہار دانگ عالم میں پھیلا دیا ہے اور آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں لوگ اس روحانی تحریک سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

روحانی عملیات کا سلسلہ ازل ہی سے چل رہا ہے لیکن آہستہ آہستہ یہ تحریک غلط ہاتھوں میں چلی گئی تھی اور ہمارے اکابرین نے اس اندیشے سے کہ اس روحانی تحریک کا فائدہ غلط لوگ نہ اٹھائیں انہوں نے اس لائن کے قیمتی اور معتبر فارمولوں کو چھپالیا تھا اور وہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت تک ان کو مخفی اور پوشیدہ رکھنے کے قائل رہے۔ اکابرین کی سوچ بالکل درست تھی لیکن کتمان علم کا ایک دوسرا نقصان سامنے آیا اور وہ یہ کہ غلط سلط قسم کے سفلی اور ناجائز علوم دنیا میں پھیل گئے اور شیطانی دماغ رکھنے والوں کی غلط تحریکوں کو خوب فروغ حاصل ہوا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر جو یقیناً تکلیف دہ اور اذیت ناک تھی اللہ کے نیک بندوں کو اس بات کی توفیق ہوئی کہ انہوں نے روحانی عملیات کو جو خالصتاً آیات قرآنی اور اسماء حسنیٰ پر مبنی تھے فروغ دینے کی جدوجہد شروع کی اور اس پاکیزہ کوشش کے بعد حرز سلیمانی، نافع الخلائق، شمس المعارف وغیرہ جیسی کتابیں منظر عام پر آئیں علامہ غزالیؒ، حضرت شاہ ولی اللہؒ جیسے اکابرین

[illegible] ے میں اپنا معتبر لٹریچر پیش کیا اور ہمارے کتب خانوں کو نقش سیمانی [illegible] سی بیشمار کتابیں عطا ہوئیں جن کو پڑھ کر عوام وخواص میں روحانی عملیات سیکھنے اور سکھانے کا جذبہ پیدا ہوا۔

یہ تمام کتابیں ایسی زبان میں تحریر تھیں کہ جنہیں سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں تھی۔ اس فن کو بہتر انداز میں پیش کرنے کے لئے حضرت کاش البرنیؒ جیسے حضرات نے بھی قدم اٹھایا اور وہ بھی اپنے مقصد میں کامیاب رہے اور حضرت شفق رام پوری مرحوم نے بھی ماہنامہ ستارہ کے ذریعہ اس لائن کو بہتر انداز میں پروان چڑھایا لیکن ماہنامہ طلسماتی دنیا کا کمال یہ رہا کہ اس نے اپنے بزرگوں کی کاوشوں کو عام فہم زبان میں پیش کیا جس کی وجہ سے اس فن سے استفادہ کرنا بہت آسان ہوگیا۔ آج کی صورت حال یہ ہے کہ معمولی سا علم رکھنے والے افراد بھی اس فن کو بخوبی سمجھ لیتے ہیں اور اس سے استفادہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا نہایت ذوق وشوق کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور الحمدللہ ہر طبقہ میں اس کو مقبولیت اور محبوبیت حاصل ہے اور اللہ کا فضل وکرم ہے کہ لوگوں میں روحانی مقبولیت کرنے کرانے کا شعور بیدار ہو رہا ہے، کچھ لوگ ایک طویل عرصہ سے تعویذ گنڈے بھی کرتے ہیں، مسجدوں کے مؤذن اور امام، مدرسوں کے مہتمم، سفیر اور اساتذہ سبھی لوگ طلب کرنے پر تعویذ عطا کرنے کے خوگر ہیں اور حد تو یہ ہے کہ جو لوگ تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرتے ہیں وہ بھی اپنی بزرگی اور اپنی بڑائی کا اظہار کرنے پر چھپ چھپا کر تعویذ دے ہی دیتے ہیں لیکن سیکھنے سکھانے کی دنیا تقریباً سونی ہی تھی۔ طلسماتی دنیا کی تحریک سے الحمدللہ یہ دنیا بھی آباد ہونے لگی اور لوگوں میں یہ فن سیکھنے کا ذوق پیدا ہوا، آج ہمارے ہی شاگردوں کی اچھی خاصی تعداد ہے اور دوسرے اساتذہ بھی اس فن کو عام کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

آپ نے بھی شاگرد بننے کی آرزو کا اظہار کیا ہے اس کے لئے آپ کو یہ کرنا ہوگا کہ اپنا پہچان پتر روانہ کریں، ۲ فوٹو بھجوائیں، اپنا مکمل پتہ، اپنا نام اور والدین کے نام بھجوائیں اور انڈین کرنسی میں ایک ہزار روپے کسی ذریعہ سے روانہ کریں انشاء اللہ آپ کی انٹری شاگردی میں کر لی جائے گی اور آپ کو بنیادی ریاضتوں پر مشتمل ایک کتابچہ روانہ کیا جائے گا۔

ان ریاضتوں کو کرنا آپ کے لئے ضروری ہوگا، اپنی بھی کتابوں کی اجازت ہم ان ہی شاگردوں کو دیتے ہیں جنہوں نے بنیادی ریاضتوں سے خود کو فارغ کر لیا ہو۔ جو مکمل شاگرد نہیں ہیں انہیں مشکول عملیات اور علم الاسرار کی اجازت دے دی جاتی ہے جو آپ کو بھی دے رہے ہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین آپ کو بنیادی ریاضتوں کا سفر تہہ کرنے کی توفیق دے اور آپ باقاعدہ یہ علم حاصل کر کے اللہ کے ضرورت مند بندوں کی کماحقہٗ خدمات انجام دے سکیں۔

[illegible]

سوال از: عبدالرشید نوری ——————— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ مندرجہ ذیل سوالوں کے روحانی جوابات ماہنامہ طلسماتی دنیا میں عطا ہو، نوازش وکرم ہوگا۔

(۱) جمعہ کے دن دونوں خطبوں کے دوران امام بیٹھتا ہے اس وقت نمازیوں کو کیا پڑھنا چاہئے، دعا مانگنا چاہئے، درود پڑھنا چاہئے یا چپ چاپ بیٹھے رہنا چاہئے۔

جواب

اکابرین نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن جب امام دونوں خطبوں کے درمیان چند سکینڈ کے لئے بیٹھتا ہے تو اس وقت دعا قبول ہوتی ہے، کسی بھی بندے کی جو بھی خاص حاجت یا تمنا ہو اسے اپنے رب کے حضور پیش کر دینی چاہئے، دعا اس وقت دل ہی دل میں کریں یا پھر اتنی آہستہ سے کریں کہ دوسرے لوگوں کی عبادت میں اور خاموشی میں خلل نہ پڑے۔ اگر کوئی دعا نہ کریں تو پھر خاموش رہیں اور اللہ کی عظمت وکبریائی پر غور وفکر کریں، ایسے خاص موقعوں پر خاموش رہنا بھی ایک عبادت ہے، ایسے واقعات پر اکثر بزرگوں نے خواہ مخواہ ہلنے جلنے کو بھی ناپسند کیا ہے کیوں کہ بے وجہ ہلنا جلنا بھی تہذیب اور ادب کے خلاف مانا گیا ہے۔ جمعہ کے دن خطبہ سے پہلے بھی اگر کوئی مسجد میں داخل ہو جائے تو اس کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ یا تو وہ نفلیں پڑھے یا قرآن حکیم کی تلاوت کرے ورنہ خاموش رہے، باتیں کرنا یا اِدھر اُدھر دیکھنا بھی بدتہذیبی اور بے ادبی تصور کیا گیا ہے۔ امام جب خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھ جائے تمام حاضرین کے لئے ضروری ہے کہ وہ بالکل خاموش ہو جائیں ا[illegible]

مر جھکا کر خطبہ سنیں، خطبہ اکثر مساجد میں عربی زبان میں ہوتا ہے اس لئے خطبہ کا سمجھنا ضروری نہیں ہے لیکن اس کا سننا واجب ہے۔ حدیہ ہے ع ہونے کے بعد نماز پڑھنا بھی جائز نہیں ہے، البتہ اگر نماز ں سے باندھ لی اور پھر خطبہ شروع ہو جائے تو نماز کا پورا کر لینا ضروری ہے۔ بہرکیف خطبہ نہایت ادب واحترام کے ساتھ سننا چاہئے اور جب امام دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے تو اپنے رب سے اپنی اہم خواہش اور ضرورت کا اظہار کر دینا چاہئے، انشاء اللہ دعا ضرور قبول ہوگی۔ ہمارا سیکڑوں بار کا تجربہ ہے کہ اس وقت دعا قبول ہو جاتی ہے اور ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں۔

سوال

سوال از: (ایضاً)

سورۂ توبہ کس مقام پر نازل ہوئی شان نزول کیا ہے اور اول میں بسم اللہ کیوں نہیں ہے۔

جواب

سورۂ توبہ قرآن حکیم کے دسویں پارے میں ہے اور یہ سورت ایک خاص موقع پر مدینہ منورہ میں ۸ اور ۹ ہجری کے درمیان نازل ہوئی اس وقت کفار ومشرکین نے ایک خاص معاہدے کی خلاف ورزی کی تھی اور اسی وجہ سے رب العالمین نے اس سورت کی بعض آیتوں میں اپنے قہر وجلال کا اظہار بھی کیا ہے اور صاف صاف یہ فرمادیا ہے کہ اللہ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ اس کے بندوں میں سے اس کی نافرمانی کون کرتا ہے اور اس کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا، اللہ کو جو کرنا ہے وہ کر کے رہے گا اور نافرمانوں کو نافرمانی کی سزا مل کر رہے گی۔

اس سورت کے شروع میں بسم اللہ کا نہ ہونا بھی اس کے قہر وجلال کی طرف ایک اشارہ ہے، تمام مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جہاد کسی بھی قوم کے لئے ناگزیر ہے، جو لوگ جہاد کو کوئی اہمیت نہیں دیتے وہ در حقیقت دین اسلام کی ایک بہت بڑی ضرورت کا انکار کرتے ہیں اور ایسے لوگ بھی یقیناً اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہیں۔ آج کے دور میں جہاد کے نام پر جو دہشت گردی ہو رہی ہے اس کا اسلام سے کچھ بھی لینا دینا نہیں ہے، دہشت گردی ایک جرم ہے اور اسلام اس جرم کی اجازت کسی کو بھی نہیں دے سکتا، جب کہ آج کل دنیا میں ہونے والی کسی بھی دہشت گردی کو یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کس کی طرف سے ہو رہی ہیں، کچھ یہود ونصاریٰ اور کچھ کفار ومشرکین دنیا میں دہشت گردی پھیلا رہے ہیں اس کو اسلام اور اسلام کے ماننے والوں سے جوڑ دیتے ہیں جو سراسر ظلم ہے اور ایک طرح کی بے ہودگی ہے۔

سورۂ توبہ میں ان تمام حضرات کی سرزنش کی گئی ہے جو ضرورت پڑنے پر اپنی جانیں بچانے کے لئے راہ فرار اختیار کرتے ہیں اور اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کے مرتکب ہوتے ہیں جب کہ اللہ کی راہ میں جان دینے والے صحابہ اس حقیقت کے قائل تھے کہ جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی، حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہیں ہوا۔

قرآن حکیم میں کل سورتیں ۱۱۴ ہیں اور ہر سورت سے بسم اللہ بھی نازل ہوئی ہے، لیکن سورۂ توبہ سے پہلے بسم اللہ کا نازل نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ کی تعداد پوری کرنے کے لئے سورۂ نمل میں ایک بار بسم اللہ الگ سے نازل کی اور فرمایا اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس طرح بسم اللہ کی تعداد بھی ۱۱۴ ہو جاتی ہے۔ اس طرح کے بے شمار حقائق سے ہی یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن حکیم اللہ ہی کی نازل کردہ کتاب ہے یہ کسی انسان کی تخلیق نہیں ہو سکتی۔

سوال

سوال از: (ایضاً)

ابلس، ابلیس، شیطان اور خناس کیا الگ الگ ہیں یا سب ایک ہیں ان سے حفاظت کا روحانی طریقہ عمل کیا ہے۔

جواب

شیطان کا اصلی نام ابلیس ہے اور بعض آسمانی کتابوں میں اس کو طاغوت بھی کہا گیا ہے۔ شیطنت کھلم کھلا اللہ کی نافرمانی کو کہتے ہیں، چونکہ کئی موقعوں پر ابلیس نے اللہ کی کھلم کھلا نافرمانی کی تھی اس لئے اس کا نام شیطان پڑ گیا، اب رہتی دنیا تک یہ شیطان کے نام ہی سے مشہور رہے گا۔ بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اس کو عزازیل بھی کہتے تھے اور خناس جیسے القاب بھی اس کو اہل دنیا اور اہل عقبیٰ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں، انسانوں سے اس کی دشمنی اور حسد واضح ہے، اس نے ازراہ

عناد حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تھا، ابلیس تکبر میں ... کو گوارہ نہیں تھی کہ آگ مٹی کے سامنے اپنا سر جھکائے وہ یہ سمجھتا تھا کہ مٹی کے مقابلہ میں آگ کا مرتبہ زیادہ ہے اور اللہ نے اس کو آگ سے پیدا کیا ہے جب کہ آدم علیہ السلام کا پتلا مٹی سے بنایا گیا تھا، اس تکبر کی وجہ سے وہ آدمؑ کو سجدہ کرنے سے باز رہا اور اس نے حکم خداوندی کی توہین کر کے کھلی نافرمانی کا مظاہرہ کیا اور بعد میں بھی اپنی غلطی نہیں مانی، اس طرح ابلیس شیطان بن کر راندۂ درگاہ ہو گیا اور قیامت تک راندۂ درگاہ ہی رہے گا۔

بے شک شیطان کی چالیں بہت خطرناک ہوتی ہیں یہ صرف دنیاداروں کو ہی نہیں بلکہ دین داروں کو بھی گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اس لئے دوران بندگی اس سے غافل ہو جانا احتیاط کے خلاف ہے۔ اللہ کے نیک بندوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ سے پناہ مانگتے رہیں اور اپنی نیکیوں کے زعم میں مبتلا نہ رہیں۔ اس شیطان نے نبیوں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے، عام انسانوں کی تو بساط ہی کیا ہے۔ اگر صبح شام لاحول ولاقوۃ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم یا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم کو اپنا ورد بنالیں تو بہتر ہے، اللہ کی عبادتیں اور نیکیاں اپنی جگہ لیکن اپنے اصل دشمن سے غافل ہو جانا نادانی ہے اور حزم واحتیاط کے خلاف ہے۔

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ علم لدنی کے متعلق وضاحت فرمائیں علم لدنی کیا ہے؟ علم لدنی کی پہچان کیا ہے؟ علم لدنی باری تعالیٰ عطا کرتا ہے یا اس ڈیوٹی پر حضرت خضر علیہ السلام کو مقرر کیا گیا ہے، علم لدنی کس طرح حاصل ہوتا ہے۔ ذکر اذکار سے حاصل ہوتا ہے یا یہ علم عطائی ہے، حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے۔

جواب

''علم لدنی'' حق تعالیٰ کی ایک خاص عطا ہے، یہ دولت اللہ اپنے خاص بندوں کو عطا کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے، انہوں نے باقاعدہ کسی بھی درسگاہ میں جا کر کسی استاد سے کوئی علم حاصل نہیں کیا تھا لیکن چونکہ آپ علم لدنی کی دولت سے سرفراز تھے اور اللہ کے بعد سب سے زیادہ علم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو حاصل تھا۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ **وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا**۔ اللہ نے تمہیں اس چیز کا علم دیا جس سے تم واقف نہیں تھے اور یہ تم پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔ یہ فضل عظیم ہر ایک پر نہیں ہو سکتا، یہ فضل عظیم مانگنے سے بھی نہیں ملتا اور کوشش بسیار کے بعد بھی حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے علم لدنی کی خواہش کرنا بے سود ہے، علم کی اگر خواہش ہو تو اس کے لئے کسی درسگاہ کے چکر لگانا اور کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنا ازبسکہ ضروری ہے۔

حق تعالیٰ کسی کو علم لدنی عطا کرنے کے لئے حضرت خضر علیہ السلام کے محتاج نہیں ہیں انہوں نے بغیر کسی واسطے کے کتنے ہی نبیوں کو علم لدنی سے سرفراز کیا ہے اور ضرورت سمجھی ہے تو حضرت خضر علیہ السلام جیسے فرشتوں اور رجال الغیب کا استعمال کیا ہے۔ لیکن انہوں نے جب بھی کسی نبی کا یا کسی اپنے نیک بندے کو علم لدنی عطا کرنا چاہا تو براہِ راست بھی یہ دولت انہیں عطا کر دی۔ کیوں کہ ان کی قدرت دنیا کی ہر شئے پر محیط ہے اور وہ اپنی قدرت کا مظاہرہ کرنے میں قطعاً کسی کے محتاج نہیں ہیں۔ علم لدنی مسلسل عبادت، مسلسل گناہوں سے پرہیز، مسلسل پرہیزگاری اور زبردست قسم کے تقوے سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن علم لدنی کی خواہش میں اپنی عمر گنوانا اچھا نہیں ہے، علم حاصل کرنے کے لئے وہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے جو طریقہ اختیار کر کے لاکھوں لوگ آج بھی جہل سے علم کی طرف آرہے ہیں اور علم دین کی دولتوں سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

سوال از: صدیقی میڈم ـــــــــــ بھوپال

گزارش یہ ہے کہ میری روزی کے دروازے بالکل بند ہو چکے ہیں، شوہر ایک سال سے بیمار ہیں، بستر پر پڑے ہوئے ہیں، لڑکا جوان ہے لیکن کوئی کام دھندہ نہیں کر رہا ہے، بے حد پریشان ہوں، بچیوں کی شادی ہو چکی ہے، ایک بچی ہے شادی کے قابل ہے، گھر کا خرچ بڑی مشکل سے چل رہا ہے، دعا فرمائیں۔ روزی کے دروازے کھل جائیں، کوئی ذکر دعا بتا دیں۔

آپ نمازیں تو پانچوں وقت کی پڑھتی ہی ہوں گی، بس اتنا اہتمام کریں کہ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، تین مرتبہ سورۂ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ، تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھ لیا کریں، عشاء کی نماز کے فوراً بعد ''یَاحَاضِرُ یَانَاظِرُ یَاشَافِیُ یَاحَیُّ یَا مَالِکُ'' ایک سو ایک مرتبہ پڑھا کریں، اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، چاند کے مہینوں میں مہینے کی پہلی دوسری تیسری تاریخ کو نصف شب کے بعد ''یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابُ'' پانچ سو مرتبہ کھلے صحن میں ننگے پاؤں، ننگے سر کھڑے ہو کر پڑھا کریں، اگر گھر بند ہو تو اپنے مکان کے کسی بھی بیرونی حصہ میں یا برآمدے وغیرہ میں کھڑے ہو کر پڑھ لیا کریں۔ اس عمل کو تین ماہ تک جاری رکھیں، یعنی تین مہینے تک پہلی دوسری اور تیسری تاریخ کو پڑھ لیا کریں، جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھیں اور ایک سو بار درود شریف، انشاء اللہ ان چند اعمال کی برکت سے روزی کے دروازے کھل جائیں گے، رزق حلال حسب ضرورت میسر آئے گا۔ یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ کسی بھی عمل میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ایمان ویقین کا ہونا ضروری ہے، ایمان یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود بھی نہیں اور کوئی مستعان بھی نہیں اور یقین یہ ہونا چاہئے کہ اللہ اپنے ہر بندے کی پکار سنتا ہے اور اس کے دامن مراد کو اپنی رحمتوں سے بھر دیتا ہے۔ ایمان ویقین کے ساتھ اگر آپ اپنا دامن پھیلائیں گی تو انشاء اللہ نامراد وناکام نہیں رہیں گی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو آپ کی ضرورتوں سے زیادہ عطا کرے، آپ کے شوہر کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کی بیٹی کی شادی ایسی جگہ کرادے جہاں اس کو ازدواجی زندگی کا سکھ عطا ہو

سوال از: یعقوب خاں ــــــــــ بھوپال

حضرت میری بیٹی کا نام بشریٰ اور میری بیوی کا نام گلشن ہے، میرا نام یعقوب خاں ہے، میری بیٹی کی شادی نہیں ہو پا رہی ہے، ہر جمعرات کو بچی آپ کے ہاشمی روحانی مرکز کے صابن سے نہاتی ہے، روزانہ عشاء کے بعد ''یَا لَطِیْفُ'' ۱۲۹ بار پڑھتی ہے۔ دعا فرمائیں شادی ہو جائے اور کوئی ذکر بتادیں۔

جواب

جن بچیوں کی شادی نہ ہو تو انہیں جمعہ کے دن سورۂ احزاب اور بدھ کے دن عصر کے بعد سورۂ یوسف پڑھنی چاہئے۔ ان سورتوں کی تلاوت سے اچھے پیغام وصول ہوتے ہیں اور شادی کے لئے راہیں کھل جاتی ہیں۔ بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر لگاتار ۲۱ روز تک اس گھر میں عشاء کے بعد تین بار اذان دی جائے جس گھر میں لڑکیوں کے رشتے نہ آرہے ہوں تو رشتے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ آپ بھی اس عمل کو کر کے دیکھ لیں، انشاء اللہ اچھے رشتے موصول ہوں گے، پھر سوچ سمجھ کر کسی پیغام کو قبول کرلیں۔ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ دیندار لڑکے کو ترجیح دیں، خواہ اس کی آمدنی کم ہو، خوبصورتی اور مال داری پر نہ جائیں، ہاں اگر لڑکا دین دار ہونے کے ساتھ ساتھ خوبرو بھی ہو اور مال دار بھی ہو تو پھر سونے پر سہاگہ ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں وہی اپنے شریک حیات کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے روادار ہوتے ہیں، آج کل رشتوں کی تحقیق کرلینا بھی ضروری ہے، آنکھیں بند کر کے رشتے قبول کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے، اگر آپ دین داری کو ترجیح دیں گے تو اللہ کی رحمتیں آپ پر نچھاور ہوں گی لیکن دینداری کے ساتھ ساتھ برسرِ روزگار لڑکوں کو اہمیت دینی چاہئے، بے روزگاری بہت بڑا سانحہ ہے اس سانحہ کے ساتھ سمجھوتہ کرنا بھی دانش مندی کے خلاف ہے، کم آمدنی گوارہ ہو سکتی ہے لیکن بے روزگاری گوارہ نہیں کی جاسکتی۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کی بیٹی کے قابل قبول پیغام بھجوائے، ایسے لڑکوں کے پیغام جو روزگار سے بھی جڑے ہوئے ہوں اور دیندار بھی ہوں، ایسے پیغام آتے ہی دیر نہ کریں کسی شہزادے کے انتظار میں لڑکیوں کی عمریں خراب کرنا بھی غلط ہے، بالخصوص موجودہ دور میں لڑکیوں کی شادی میں دیر کرنا بے شمار مصلحتوں کے خلاف ہے۔ تجربات بتاتے ہیں ہاشمی روحانی مرکز کے تیار ہربے صابن سے جمعرات کو غسل کرنے سے بھی رشتے آجاتے ہیں، آپ کی صاحبزادی اگر اس کا اہتمام کرتی رہے تو بہتر ہے، عشاء کی نماز کے بعد اگر تین سو بار لڑکی ''یَامُغْنِیُ'' پڑھا کریں تو بہتر ہے انشاء اللہ اس تسبیح کی برکت سے بھی رشتوں کا سلسلہ شروع ہوگا۔

سوال از: محمد قمر ــــــــــــــــــــــ کلکتہ

حضرت میرا نام محمد قمر اور ٹی نمبر T/1232/15 ہے۔ حضرت آپ نے جو کتابچہ روانہ فرمایا تھا جو اللہ کے فضل وکرم اور آپ کی دعا سے مکمل کر چکا ہوں، اب آگے آپ سے چند عملیات کی اجازت چاہتا ہوں۔

(۱) سورۂ فاتحہ کا عمل نوچندی اتوار سے عمل شروع کرنا ہے بہ نیت زکوٰۃ ۷۳۳ مرتبہ پڑھنا ہے۔ ۲۸ ویں دن ۳۶۲ مرتبہ پڑھنا ہے۔

(۲) سات سلام اور چہل کاف کے عامل بننے کے لئے بھی اجازت چاہتا ہوں جس کے لئے پانچ سو روپے بھی روانہ کر رہا ہوں۔

(۳) مؤکلات نمبر صفحہ نمبر ۲۴ پر عمل نمبر ۵ حاضری بچہ مؤکل اس کی بھی اجازت چاہتا ہوں، عمل کس مہینے، کس دن سے شروع کروں اور کھانے میں کس چیز کا استعمال کروں اور پکی زمین پر حصار کرنے کا طریقہ کیا ہے اور کیا پڑھ کر حصار کروں۔

حضرت مجھے کچھ دنوں سے ایک پریشانی ہو رہی ہے، عصر کے بعد سے جسم بھاری لگ رہا ہے، دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے، سینہ میں بھی بھاری پن محسوس ہو رہا ہے، سوتے وقت جسم کبھی کبھی کانپ جاتا ہے، صبح ہونے کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے، پھر عصر سے یہی حالت ہو رہی ہے۔

میرا نام محمد قمر والدہ رشیدہ بیگم والد مرحوم محمد عمر، تاریخ پیدائش ۱۹۹۰/۵/۲۵

حضرت میں اپنے نام کی مناسبت سے کون سا اللہ کا صفاتی نام پڑھوں، ویسے تو میں ''یا قیّوم'' کا ورد کر رہا ہوں، روزانہ نقش بھی کاپی پر لکھ رہا ہوں، آپ کی دعا سے دو سال سے مسجد میں مؤذن بھی ہوں۔

حضرت جوابی خط تو نہیں بھیج رہا ہوں پر پچاس روپیہ بھیج رہا ہوں اسپیڈ پوسٹ کے ذریعہ روانہ کرنے کے لئے اور اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھئے گا۔ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیے۔ اللہ آپ کے علم میں عمل میں، عمر میں برکت اور ترقی نصیب فرمائے، میں بھی یہ دعا آپ کے لئے کروں گا، انشاء اللہ۔

جن عملیات کی آپ نے اجازت طلب کی ہے ان کی آپکو اجازت دی جاتی ہے اس دعا کے ساتھ کہ اللہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

ایک بات ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں کہ عمل جہاں سے بھی اٹھائیں اس کو بہت اچھی طرح غور وفکر کے ساتھ پڑھ لیا کریں، سرسری انداز سے پڑھنے کے بعد کبھی کسی عمل پر بیٹھنے کی غلطی نہ کریں اور یہ بات یاد رکھئے کہ با مؤکل عمل میں پرہیز ضروری ہوتا ہے خواہ کتاب یا رسالہ میں یہ بات تحریر ہو یا نہ ہو، جب بھی کریں عمل پورے اہتمام کے ساتھ کریں اور تمام قیود وشرائط کو ملحوظ رکھیں، با مؤکل والے عمل میں رجال الغیب کا بھی خیال رکھیں، کسی بھی دن رجال الغیب آپ کے روبرو نہیں ہونے چاہئیں۔

آپ کسی طرح کے اثر کی لپیٹ میں ہیں، بہتر ہوگا کہ پنجتن کا نقش اپنے گلے میں ڈالیں اور سات دن تک معوذتین سات سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں انشاء اللہ طبیعت ٹھیک ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

آپ اپنے نام کی مناسبت سے جو پڑھ رہے ہیں وہ ٹھیک ہے لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ روزانہ ''یَاقَوِیُّ'' ۱۱۶ مرتبہ پڑھا کریں۔

مؤکل والے کسی بھی عمل میں اگر اللہ کے فضل سے کامیابی مل جائے تو مؤکل کو بار بار حاضر کرنے کی غلطی نہ کریں، بہت ہی ضروری معاملے میں حاضرات کرنی چاہئے ورنہ مؤکل ناراض ہوتے ہیں اور پھر صحیح رہنمائی سے گریز کرتے ہیں، یا پھر عامل کا کمال یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذہانت سے اور اپنے تجربات کی روشنی میں لوگوں کا علاج کرتا ہے، وہ مؤکل کا محتاج نہیں ہوتا۔ آپ ہر حال میں اللہ ہی سے رجوع کریں، اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں اور اللہ کے بعد خود اعتمادی کو بروئے کار لا کر ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کریں۔ خدا کے بعد اپنی خود پر جتنا بھروسہ ہوگا کامیابی اسی قدر آپ کو نصیب ہوگی، تمام شاگردوں کے لئے ہماری دعا یہ ہے کہ رب العالمین ان میں اہلیت پیدا کرے اور انہیں خدمت خلق کرنے کی توفیق بھی دے اور صلاحیت بھی۔

از: محمد فاضل ــــــــ وارانسی

چند سوالات لے کر حاضر ہوا ہوں، اس امید کے ساتھ کہ آپ میرے سوالوں کے جوابات طلسماتی دنیا میں دے کر مجھے شکریہ کا موقع دیں گے

عالی جناب ہمارے کئی دوست تعویذوں کی بہت مخالفت کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ تعویذ گنڈے شرک ہیں، جب کہ ہمارے گھر والے سب کے سب تعویذوں کے قائل ہیں اور میرے والد صاحب تعویذوں کو اور جھاڑ پھونک کو بہت مانتے ہیں۔ کچھ لوگ جو دعوت کے کام سے جڑے ہوئے ہیں وہ تعویذوں کی بہت مخالفت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جو ستر ہزار لوگ جنت میں جائیں گے وہ ہوں گے جنہوں نے کبھی تعویذ نہیں باندھا ہوگا۔ آپ سے درخواست ہے کہ ایسی باتوں پر روشنی ڈالیں، کیا آپ تعویذوں پر کتاب نہیں لکھ سکتے تا کہ ہم جیسے لوگوں کی رہنمائی ہو۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ ہمارے گھر میں بہت پریشانیاں ہیں، غربت بھی بہت ہے اور گھر میں جھگڑے بھی بہت ہیں، رشتے داروں کی طرف سے بھی بہت صدمات ملتے ہیں، ان کا کوئی علاج بتائیں اور کوئی وظیفہ بھی بتائیں۔

ہمارا تیسرا سوال یہ ہے کہ کوئی ایسا تعویذ بتائیں جس کی برکت سے ہمارے گھر کی غربت ختم ہو اور مجھے اور میرے بھائی عادل کو کوئی نوکری مل جائے، ہمارا نام فاضل ہے ہماری ماں کا نام اختری ہے، باپ کا نام سلیم احمد ہے، ہمارے باپ مزدوری کرتے ہیں اور بہت بے شمار ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے سوالوں کا جواب دیں گے تو آپ کی مہربانی ہوگی۔

جواب

آپ کا خط پڑھا، چونکہ آپ کے لفافہ میں جوابی لفافہ موجود نہیں تھا اس لئے آپ کے سوالوں کا جواب طلسماتی دنیا میں دیا جا رہا ہے، آپ کی خواہش بھی یہی تھی کہ آپ کے سوالوں کا جواب طلسماتی دنیا میں دیا جائے، یہ بات تو آپ کو معلوم ہی ہوگی کہ تعویذ گنڈوں کی مخالفت دوسرے فیشنوں کی طرح ایک فیشن ہے، جس طرح کوٹ، پتلون پہننا اور جس طرح دوسرے الٹے سیدھے لباس پہننا فیشن میں داخل ہے اسی طرح تعویذوں کی اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنا بھی ایک فیشن میں داخل ہے اور وہ تمام چھٹ بھیئے جو توحید وسنت کی ابجد بھی نہیں کر سکتے وہ تعویذوں کو توحید وسنت کے خلاف سمجھتے ہیں اور تعویذ گنڈوں کو شرک بتاتے ہیں، ہم دعوے سے یہ بات کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی سی کتاب بھی کبھی نہ پڑھی ہو اور جنہیں شرک اور توحید کی اصلیت کا علم نہ ہو یہی لوگ روحانی عملیات کے خلاف چرب وزبانی کرتے ہیں۔ ہمارے دور کی ایک مشکل یہ ہے کہ جو نئے نئے دیندار ہوتے ہیں یہ نئے نئے مال داروں کی طرح دنیا والوں کا ناک میں دم کرتے ہیں۔ چند ہفتوں کی نمازیں پڑھ کر اور چند ہفتوں دعوت کے کام میں جڑ کر جو لوگ مسلم سماج میں دندنا رہے ہیں ان کی اکثریت نہ علماء کا احترام کرتی ہے نہ اپنے بڑوں کی عزت کرتی ہے اور نہ ہی مسائل سے کوئی کوئی دلچسپی رکھتی ہے۔ یہ لوگ اس شخص کی طرح ہوتے ہیں جو ادرک کے ایک ٹکڑے کا مالک ہو کر خود کو پنساری سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جن تعویذوں میں شرکیہ کلمات ہوں اور جن تعویذوں میں استعانت اللہ کے سوا کسی اور سے طلب کی گئی ہو بے شک وہ تعویذ غلط ہوتے ہیں اور لاریب ان سے شرک کی بو آتی ہے لیکن جن تعویذوں میں رب العالمین سے استمداد طلب کی گئی ہو اور جو قرآن حکیم کی آیات پر یا اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہوں ان تعویذوں کو بھی شرک بتانا ان ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو کاسۂ سر میں مغز کے بجائے گوبر رکھتے ہوں اور جو چند دن پرہیز گاری کا لبادہ اوڑھ کر اتراتے پھرتے ہوں، جہاں تک غیر مقلدین کا معاملہ ہے تو وہ بے چارے اپنی طبیعت اور مزاج سے مجبور ہیں، ان کا اپنا ایک دین ہے اور ان کی اپنی ایک روش ہے، اس لئے ان کے بارے میں کوئی تبصرہ کرنا بے سود ہے لیکن وہ لوگ جو خود کو مقلد مانتے ہیں جو امام ابوحنیفہ کے پیروکار ہیں جب وہ لوگ بھی تعویذوں کی مخالفت میں غل غپاڑہ مچاتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے یہ جان کر کہ شیطان نام نہاد دینداروں کی دین داری کا بیڑہ غرق کس طرح کرتا ہے۔ ہمارے تمام اکابرین جن میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، قطب عالم حضرت

[illegible] احمد گنگوہیؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحبؒ اور ولی [illegible] حضرت مولانا صدیق باندوی صاحبؒ وغیرہ تعویذوں کے قائل تھے اور تعویذوں کے ذریعہ ہی ضرورت مند بندوں کی عمر بھر خدمت انجام دیتے رہے، ان تمام حضرات کا تقویٰ ان لوگوں سے کہیں زیادہ معتبر تھا جو آج کل تعویذوں کی مخالفت میں رطب اللسان رہتے ہیں اور جنہیں دین وشریعت کی زیادہ جانکاری نہیں ہے، عقل بھی یہ کہتی ہے کہ جن تعویذوں میں قرآن حکیم کی آیات ہوں جو تعویذ اللہ کے ناموں پر مشتمل ہوں وہ ہرگز ہرگز شرک کے قبیل سے نہیں ہو سکتے۔ سورۂ فاتحہ اور سورۂ جن کے نقوش کو شرکیہ بتانا عقل کا دیوالیہ پن ہے۔

آپ سے ہماری گزارش ہے کہ اس طرح کی فضول اعتراضات پر کان دھرنا اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرنا ہے، آپ اطمینان رکھیں کہ روحانی عملیات جو قرآن اور اسماء حسنیٰ پر مبنی ہوں قطعاً درست ہیں انہیں شرک سمجھنا ظلم مبین ہے۔

اس موضوع پر ہم ایک کتاب لکھ رہے ہیں، اس طرح کے اعتراضات کی قلعی کھول دے گی۔ آپ نے اپنی گھریلو پریشانیوں کا ذکر کیا ہے جو یقیناً تشویشناک ہے۔

آپ کے لئے ہم چند اوراد نقل کر رہے ہیں، روزانہ ان کی پابندی رکھیں، ان اوراد ووظائف کی پابندی سے آپ کی مشکلیں راحتوں میں بدل جائیں گے اور آپ کے لئے سکون وعافیت کے دروازے کھل جائیں گے۔

ظہر کی نماز کے بعد ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ نماز مغرب کے بعد تین سو مرتبہ ''نَصْرٌ مِنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب'' پڑھا کریں اور نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ۱۳۱ مرتبہ ''یَاسَلَامُ'' پڑھا کریں۔ اگر عموماً باوضو رہنے کی کوشش کریں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا، جمعہ کے دن کم سے کم ایک تسبیح درود کی پڑھ لیا کریں، اپنے پروردگار کے سامنے اپنا دامن مراد پھیلاتے رہیں۔ اللہ مانگنے والوں سے خوش ہوتا ہے اور انہیں ان کی طلب سے زیادہ عطا کرتا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو تمام مسائل اور تمام مصائب سے نجات عطا کرے۔

اپنے تیسرے سوال میں آپ نے ایک ایسے تعویذ کی فرمائش کی ہے جس سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آجائے اور آپ کی تنگ[illegible] کا خاتمہ ہو جائے۔

نوچندی جمعرات کو نماز فجر کے بعد تین سو مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ ''اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ'' اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں، اشراق کی چار رکعت ادا کرنے کے بعد یہ نقش زعفران سے یا ہری روشنائی سے لکھیں۔

۷۸۶

۳۲۱	۳۲۴	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶	۳۳۰	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

بحق یارزاق

اس نقش کو اپنے گھر کے ہر فرد کے گلے میں ڈال دیں اور ایک نقش گھر میں لٹکا دیں، یہ نقش ہرے کپڑے میں پیک کریں۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے رزق کے دروازے کھلیں گے، غربت اور تنگ دستی سے نجات ملے گی اور خوش حالی آپ کے قدم چومیں گی۔

یقین کریں کہ اپنے بزرگوں کا وہ اثاثہ جو کتابوں میں مدفون تھا ہم اللہ کی دی ہوئی توفیق سے آپ لوگوں تک پہنچا رہے ہیں، اس سے آپ بھی استفادہ کریں اور ان بزرگوں کو ایصال ثواب کریں جنہوں نے دن رات کی جدوجہد سے روحانی عملیات کے قیمتی خزانے اپنی بیاضوں میں جمع کئے تھے وہ آج تک اللہ کے بندوں کے لئے مشعل راہ بنے ہوئے ہیں اور ان روحانی فارمولوں کے ذریعہ لاکھوں کروڑوں لوگوں کی آج بھی روحانی امداد ہو رہی ہے اور انشاء اللہ قیامت تک ہوتی رہے گی۔ لوگوں کی مدد اور بزرگوں کے اثاثہ کا پھیلاؤ ہی ہمارا مشن ہے۔

اللہ سے دعا کریں کہ یہ کوشش جاری رہے اور اللہ کے ضرورت مند بندوں کی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں۔

طلسماتی دنیا کی سلامتی اور بقا کے لئے بھی دعا کریں، انٹرنیٹ اور موبائل کی مشغولیت نے دوسرے اردو کے رسالوں کی طرح طلسماتی دنیا کو بھی خاصا نقصان پہنچایا ہے لیکن انشاء اللہ مرتے دم تک ہم اس چراغ کو روشن رکھیں گے۔ ☆☆☆

حسن الهاشمی

عکسِ سلیمانی

استقرار حمل کے لئے

جو لوگ اولاد سے محروم ہیں ان کے لئے یہ عمل بہت کارگر ثابت ہوتا ہے، ایام حیض سے فارغ ہونے کے بعد لگاتار گیارہ دن تک یہ کلمات کاغذ پر یا پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر عورت کو پلائیں: بسم اللہ الرحمن الرحیم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَد.

گیارہ دن کے بعد یہ کلمات کالی روشنائی سے لکھ کر لال کپڑے میں پیک کر کے عورت کے گلے میں ڈال دیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ھو ھو ھو ھو ھو ھو ھو اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم و صلی اللہ علٰی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین. اگر اس کے ساتھ اس نقش کو بھی گلے میں ڈال دیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۴	۲۸۱	۲۷۶
۲۷۹	۲۱۷	۲۷۵
۲۰۸	۲۷۳	۲۸۰

برائے حفاظتِ حمل

بعض عورتوں کے حمل ٹھہر تو جاتا ہے لیکن حمل محفوظ نہیں رہتا، اگر یہ شکایت ہو تو حمل ٹھہرنے کے بعد یہ نقش عورت کے گلے میں ڈال دیں یا عورت کی کمر میں یا زیر ناف باندھ دیں، اس کو بھی لال کپڑے میں پیک کریں۔

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظ. فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ
اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ حَمَلَ هٰذه المرأة
جميع الآفات بحق لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه
آمين آمين آمين

برائے حفاظت

نقش بھی حفاظت حمل کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، استقرارِ حمل کے بعد اس نقش کو لال کپڑے میں پیک کر کے عورت کے

گلے میں ... ہی اور ... پ نواں مہینہ شروع ہو جائے تو اس کو اتار دیں۔

۷۸۶

۷۲	۷۵	۷۸	۶۵
۷۷	۶۶	۷۱	۷۶
۶۷	۸۰	۷۳	۷۰
۷۴	۶۹	۶۸	۷۹

برائے اولاد نرینہ

اگر کسی عورت کے صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اور اس کو لڑکے کی خواہش ہو تو اس کو چاہئے کہ جب حمل ٹھہر جائے تو تین ماہ کے اندر اندر یہ کلمات لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے، انشاءاللہ لڑکے کی خواہش پوری ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلَامٍ عَلِيْم فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْم.

مسان سے نجات حاصل کرنے کے لئے

بعض عورتوں کو مسان کا مرض ہوتا ہے، عورت کے رحم پر جنات کے اثرات ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے عورت حاملہ نہیں ہو پاتی اور اگر حمل ٹھہر بھی جاتا ہے تو حمل ساقط ہو جاتا ہے اور اگر بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو دو سال کے اندر اندر مر جاتا ہے۔ بعض عورتوں کو لڑکوں کا مسان ہوتا ہے، ان کے لڑکے مر جاتے ہیں اور بعض عورتوں کو لڑکیوں کا مسان ہوتا ہے، ان کی لڑکیاں مر جاتی ہیں اور لڑکے زندہ رہتے ہیں۔ بعض عورتوں کو دونوں ہی کا مسان ہوتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مسان کا علاج صرف روحانی علاج کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

سان والی عورتوں کے لئے یہ علاج تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ دو سو گرام اجوائن اور دو سو گرام سیاہ مرچ کو باریک پسوالیں اور اس پر چالیس بار سورۂ والشمس پڑھ کر دم کرلیں، حمل ٹھہرنے کے بعد ایک چمچہ کا چوتھائی نہار منہ اور رات کو سوتے وقت پھانک لیں اور پانی پی لیں۔ اس سلسلے کو پورے نو مہینے جاری رکھیں۔ حمل کے شروع میں ۴۱ دن تک زعفران سے یہ نقش لکھ کر عورت کو روزانہ عصر کے بعد پلائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

ادت میں آسانی کے لئے

یہ ...س بوقت ولادت عورت کی مٹھی میں تھما دیں، انشاء اللہ جلد ہی بچہ پیدا ہو جائے گا اور زیادہ تکلیف بھی نہیں ہوگی۔

ج ح خ ط ظ ع غ ی ك
ل م اشتهم ۱۵۵۵ س ك
ال

ناف کو اپنی جگہ پر لانے کے لئے

بعض لوگوں کی ناف بار بار ٹلتی ہے جس کی وجہ سے انہیں تکلیف ہوتی ہے اور ناقابل برداشت درد بھی ہوتا ہے۔ ناف ٹلنے کے بعد اس کو صحیح جگہ پر لانے کے لئے یہ نقش ناف کی جگہ پر باندھیں۔ انشاء اللہ ناف صحیح جگہ پر آ جائے گی۔

۷۸۶

۶۲۳	۶۲۸	۶۳۳	۶۲۲
۶۳۴	۶۲۱	۶۲۴	۶۲۷
۶۲۰	۶۳۱	۶۳۰	۶۲۵
۶۲۹	۶۲۶	۶۱۹	۶۳۲

ایضاً

یہ نقش ناف کو صحیح مقام پر لانے کے لئے مفید ہے۔ یہ نقش بدھ کے دن پہلی ساعت میں لکھنا چاہئے، پھر اس کو ناف کی جگہ پر باندھ دیں، انشاء اللہ ناف صحیح جگہ پر آ جائے گی۔

۷۸۶

۱	۵۷۶	۵۷۳	۸
۵۷۴	۷	۲	۵۷۵
۶	۵۷۱	۵۷۸	۳
۵۷۷	۴	۵	۵۷۲

ناف اپنی جگہ پر رہے

یہ چاہیں کہ ناف اپنی جگہ پر رہے تو اس نقش کو ناف کی جگہ پر باندھیں، انشاء اللہ ٹلی ہوئی ناف صحیح جگہ پر آ جائے گی اور اگر نقش

بندھارہا تو پھر ناف ٹلے گی بھی نہیں۔بسم اللہ الرحمن الرحیم اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَ
اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا۔

احتلام سے نجات کے لئے

احتلام سے نجات حاصل کرنے کے لئے نوچندی منگل یا بدھ کو یہ نقش لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ احتلام سے نجات ملے گی۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۲۵۱	۴۲۵۴	۴۲۵۷	۴۲۴۴
۴۲۵۶	۴۲۴۵	۴۲۵۰	۴۲۵۵
۴۲۴۶	۴۲۵۹	۴۲۵۲	۴۲۴۹
۴۲۵۳	۴۲۴۸	۴۲۴۷	۴۲۵۸

خارش سے نجات کے لئے

اگر کسی کو خارش ہو تو اس نقش کو لکھ کر پانی سے نگل جائے، انشاء اللہ لگاتار ۲ دن ایسا کرنے سے خارش سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۴۱	اللہ	۲	۸۲	۵
۱۱	عص	۳	۴ب	۸
۱۶	ل و	حب	۳	اللہ
۳	۳۸	۳	۲۷۳	۵۳۷
۵	۲۱	۱۳	۳۲	۵۶

اگر بچہ دودھ نہ پیتا ہو

بعض بچے ماں کا دودھ نہیں پیتے، ایسے بچوں کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔بسم اللہ الرحمن الرحیم اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سَاحِرٍ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی. اھوا ما ما ھو بابا وثر اھدیا اھیا اشراھیا.

مسان کا ایک اور علاج

کوری ہانڈی میں ۳ مٹھی ثابت اڑد اور ۳ رگل میخ ڈالیں اور مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر ڈالیں، پھر ہانڈی کو بند کر کے مریض پر سے ۷ ربار اتاریں اور چولہے پر چڑھا دیں۔۳ رگھنٹے پکائیں، ٹھنڈی ہو جانے پر کسی چوراہے پر یا ویرانے میں دبا دیں، مریض کو غسل کرائے

......کلمات لکھ کر جو ہانڈی میں ڈالے تھے وہی مریض کے گلے میں تعویذ تیار کر ڈالیں، انشاءاللہ مسان سے نجات مل جائے گی۔

کلمات یہ ہیں: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم الحفیظ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الرقیب الرقیب الرقیب الرقیب الرقیب الرقیب الرقیب اللھم بالواحد الصادق من شر کل طارق بحق ایاك نعبد و ایاك نستعین ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم. و صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہ اجمعین. برحمتك یاارحم الراحمین.

تشخیص کا طریقہ

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ مریض کس طرح کے اثر کا شکار ہے۔ اس پر سحر ہے یا آسیب، یہ نقش لکھ کر اس کے سیدھے ہاتھ میں دیں اور اس کی مٹھی بند کر دیں، مریض ہاتھ پھیلائے اور ہاتھ کو کسی چیز پر نہ ٹیکے، گھڑی میں دیکھ کر پانچ منٹ تک نقش پکڑے رکھیں، اگر مریض کا ہاتھ بھاری ہو جائے اور اس کو یہ محسوس ہو کہ اس کے ہاتھ میں وزن دے رکھا ہے تو سمجھ لیں کہ اس پر سحر کا اثر ہے۔ اگر مریض اول فول بکنے لگے اور اس کی آنکھیں سرخ ہو جائیں، اس کا جسم کانپنے لگے یا اس پر حاضری ہو جائے تو سمجھ لیں کہ اس پر آسیب ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ... بیماری سمجھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۴	۳۲۸	۳۳۱	۳۱۷
۳۳۰	۳۱۸	۳۲۳	۳۲۹
۳۱۹	۳۳۳	۳۲۶	۳۲۲
۳۲۷	۳۲۱	۳۲۰	۳۳۲

اگر اس نقش کو پکڑنے سے بات نہ بنے تو پھر دوسرے ہاتھ میں یہ نقش پکڑا دیں۔

۷۸۶

۳۲۶	۳۳۰	۳۳۳	۳۱۹
۳۳۲	۳۲۰	۳۲۵	۳۳۱
۳۲۱	۳۳۵	۳۲۸	۳۲۴
۳۴۹	۳۲۳	۳۲۲	۳۳۴

آسیب زدہ لوگوں کا بہترین علاج

جو لوگ آسیب کا شکار ہوں ان کے گلے میں یہ دو نقش لکھ کر ڈال دیں، انشاءاللہ آسیبی اثرات سے نجات مل جائے گی۔

نقش

بسم اللہ الرحمن الرحیم الٰھی بحرمۃ یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس کشافطیونس تبیونس یوانس بوس و کلبھم قطمیر و علی اللّٰہ قصد السبیل ومنھا جائر ولو شاء لھداکم اجمعین برحمتك لراحمیں. و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین وھو ارحم الراحمین. ولا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ.

اس نقش کی پشت پر یہ نقش لکھیں۔

۷۸٦

۸	٦	۴	۲
٦	۴	٦	۸
۲	۸	۲	۴
۴	۲	۸	٦

اگر سحر کو رد کرنا ہو تو یہ نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸٦

۸	۲۵۹۴	۲۵۹۷	۱
۲۵۹٦	۴	۷	۲۵۹۵
۳	۲۵۹۹	۲۵۹۲	٦
۲۵۹۳	۵	۴	۲۵۹۸

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من شرّما خلق. و ذراء و براء من شر ما ینزل من السماء ومن شر ما یعرج فیھا ومن شر فتنۃ اللیل والنھار و من شر کل طارق الا طارقاً یطروق بخیر یارحمن، انشاءاللہ کسی بھی طرح کا جادو ہوگا جائے گا۔ اگر یہی نقش زعفران سے لکھ کر مریض کو سات دن تک پلائیں تو مریض کو جلد شفا ہو۔

جن اور سحر کے مریض کے لئے ضروری ہے کہ ایک ہفتہ تک گھر سے نہ نکلنے دیں۔ نمک مرچ کا بھی پرہیز کرائیں اور ہر طرح کے گوشت کا پرہیز رکھیں۔ ۴۰ دن تک ایسے گھر میں نہ جانے دیں جہاں کوئی موت ہوئی ہے یا کسی عورت کے بچہ ہوا ہے۔ اگر ہفتہ میں ایک بار دریا کے پانی سے نہلا دیا کریں تو اچھا ہے۔

جو لوگ جادو یا جن زدہ ہوں ان کے کپڑے نہیں دھونے چاہئیں، ان کے کپڑوں کے ساتھ دوسرے لوگوں کے کپڑے نہ دھوئیں اور اگر ان کے کھانے پینے کے برتن الگ ہوں تو بہتر ہے، خصوصاً اس وقت تک جب تک ان پر اثرات شدید ہوں، جب اثرات ختم ہو جائیں تب کوئی مضائقہ نہیں۔

مکان کی حفاظت کے لئے

گھر میں جنات کے اثرات ہوں، اگر گھر سے روپے پیسے غائب ہوتے ہوں، اگر گھر میں خون یا گوشت آتا ہو یا ڈھیلے اور پتھر آتے ہوں، گھر میں سانپ، بچھو بہت پیدا ہوتے ہوں تو یہ نقش لکھ کر گھر میں لٹکا دیں، انشاءاللہ ان تمام چیزوں سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۹۹۱۶	۹۹۱۹	۹۹۲۲	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۲	۹۹۱۷	۹۹۱۴
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

اگر حج کرنے کی تمنا ہو

اگر کسی کو حج کی آرزو ہو اور وسائل مہیا نہ ہوں تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ **لا الٰہ الاّ اللّٰہُ الفتّاحُ الحلیمُ لرقیبُ المنانُ** پڑھا کرے، اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف، ان شاءاللہ اس تسبیح کی برکت سے بہت جلد اس کی تمنا پوری ہوگی اور سبب حج کرنے کے راستے کھل جائیں گے۔

ذاتی مکان کی خواہش

اگر کوئی شخص کرائے کے مکان میں رہتا ہو اور اس کی خواہش ہو کہ اس کا اپنا ذاتی مکان ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ پانچ تسبیحوں کا اہتمام کرے، نمازِ فجر کے بعد ایک تسبیح **یامالکُ** کی پڑھے، نماز ظہر کے بعد ایک تسبیح **یاکریمُ** کی پڑھے، عصر کے بعد ایک تسبیح **یامُغنی** کی پڑھے، مغرب کے بعد ایک تسبیح **یاصمدُ** کی پڑھے اور عشاء کے بعد ایک تسبیح **یامسببُ الاسباب** کی پڑھے، انشاءاللہ ایک سال نہیں گزرے گا کہ ذاتی مکان کے لئے راہیں کھل جائیں گی۔

قرض کی ادائیگی کے لئے

اگر کوئی شخص قرض کے بوجھ تلے دبا ہو اور وہ قرض سے نجات چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ قریش پڑھے، اول و آخر ایک بار درود شریف پڑھے، انشاءاللہ بہت جلد اس کا قرض ادا ہو جائے گا۔

مرحوم رشتے دار کی زیارت کے لئے

بعض لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے مرحوم رشتے دار کی خواب میں زیارت کریں۔ اس طرح کی خواہش پوری کرنے کے لئے رات کو سونے سے پہلے ۴ رکعات نفل پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تکاثر پڑھیں، نماز سے فارغ ہونے کے بعد

کسی سے بات نہ کریں اور درود شریف لاتعداد مرتبہ پڑھتے ہوئے سو جائیں، انشاء اللہ خواب میں مطلوبہ رشتے دار سے ملاقات:
یہ عمل نہایت مجرب ہے اور یہ عمل حضرت حسن بصریؒ سے منسوب ہے۔

استخارہ کا آسان طریقہ

پیر، بدھ یا جمعرات کو بعد نماز عشاء چھ رکعات نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور اس سے پہلے چھ پرچیوں پر ۳ میں خیر اور ۳ میں شر لکھیں اور ان کو بند کرکے مصلے کے نیچے رکھ لیں اور ان کو خوب اچھی طرح ہلا دیں، پھر دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد ایک پرچی اٹھا کر جیب میں رکھ لیں، اس کے بعد پھر دو رکعت نفل پڑھیں اور دوسری پرچی اٹھا کر جیب میں رکھ لیں۔ اس طرح تیسری بار دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد تیسری پرچی اٹھا کو .یب میں رکھ لیں، اس کے بعد تینوں پرچیاں کھول کر دیکھ لیں۔ اگر تینوں پرچیوں میں خیر ہو تو اس کام کو کرنے میں تاخیر نہ کریں۔ اگر دو پرچیوں میں خیر ہو تو یہ کام ۷۵ فیصد؟؟؟ ہے اس کو بھی تھوڑی تاخیر کے بعد کر سکتے ہیں۔ اگر تینوں میں شر ہو یا دو میں شر ہو تو اس کام کو ہرگز ہرگز نہ کریں۔

اسم ''اللہ'' کی خصوصیات

یااللہ، یہ اسم ذات ہے اور اکثر اکابرین کی رائے کے مطابق یہی اسم اعظم ہے۔ اس اسم الٰہی کی ادنیٰ سی تاثیر یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس نام کا ورد روزانہ پانچ ہزار مرتبہ کرے اور اس عمل کو ۴۱ دن تک جاری رکھے تو وہ صاحب کشف، صاحب الہام اور روشن ضمیر ہو جائے گا۔ اس کے اندر زبردست روحانیت پیدا ہوگی، بار بار زیارت رسولؐ خواب میں ہوگی اور دعائیں قبول ہوں گی۔ ورد کرنے والے کو چاہئے کہ رزق حلال کا اہتمام رکھے اور اپنی زبان کو فضول باتوں سے محفوظ رکھے۔ بعض اکابرین نے فرمایا کہ اس تعداد میں ورد کرنے والا رب العالمین کی زیارت سے بھی مشرف ہوتا ہے۔

اللہ کے اعداد ۶۶ ہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ اس ہندسے کو ۳۱۲۵ مرتبہ لکھے اور ان پرچیوں کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے تو اس کی ہر جائز مراد پوری ہو اور اس کو زبردست قسم کی دولتِ تسخیر حاصل ہو۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یااللہ لکھ کر اپنے گھر کی کسی دیوار پر فریم میں جڑوا کر آویزاں کرلے اور روزانہ اس کو دیکھ کر ۳ بار ''یااللہ'' پڑھے تو عمر بھی ہولِ دل سے اختلاجِ قلب سے اضطرابِ قلب سے اور دل کی ہر بیماری سے محفوظ رہے۔

سفر سے کامیاب ہو کر لوٹنے کے لئے ''اللہ'' لکھے، پھر سلیقہ سے اس کا؟؟؟؟؟ اپنی جیب میں رکھ لے اور ''اللہ'' اپنے گھر کی کسی الماری میں رکھ لے تو انشاء اللہ جس مقصد کے لئے سفر کرے گا اس میں کامیابی ملے گی اور عافیت کے ساتھ سفر سے واپسی ہوگی۔ حروف جس قینچی سے کاٹیں اس پر ۶۶ مرتبہ ''یااللہ'' کہہ کر دم کرلیں اور یہ عمل باوضو کریں، اس کے بعد سفر کریں اور کرشمۂ قدرت دیکھیں۔

کند ذہنی دور کرنے کے لئے

اگر کوئی بچہ کند ذہن ہو تو اس کی کند ذہنی دور کرنے کے لئے صبح کو تازہ روٹی پکا کر اس پر کسی بھی روشنائی سے ۷ بار ''یااللہ'' لکھیں اور بچے کو کھلا دیں، اس عمل کو ۷ روز، ۱۴ روز یا ۲۱ روز تک حسبِ ضرورت جاری رکھیں۔ انشاء اللہ بچے کی کند ذہنی دور ہوگی اور اس کا قوتِ حافظہ بے مثال ہو جائے گا۔ یہ عمل بارہا کا آزمایا ہوا ہے۔

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

آم

ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے، آم ہندوستان کا خاص میوہ ہے، دوسری ولایت میں نہیں ملتا اور دنیا کے سب میووں کا نچوڑ ہے، اس کا درخت ساٹھ ستر فٹ بڑا ہوتا ہے اس کا تنا سیدھا اور گولائی اس کی پندرہ فٹ ہوتی ہے، اس کے ماگھ سے جیٹھ تک چھ انچ سے نو انچ تک لمبے نوکدار پتے لگتے ہیں، یہ پتے شروع میں لال ہوتے ہیں پھر گہرے ہرے رنگ کے ہو جاتے ہیں، درخت پچاس ساٹھ برس تک پھلتا ہے، پھل اول میں سال بہ سال بہتر ہوتا ہے اور آخر میں بالعکس اور اس کے پتوں میں بھی اس کے پھل کی سی خوشبو آتی ہے، اس میں کچھ پیلے رنگ کے خاص قسم کے خوشبو والے پھولوں کے گچھے لگتے ہیں، یہ پھول ماگھ سے چیت تک آتے ہیں، بیساکھ سے اساڑھ بلکہ اس سے بھی بعد تک پھل لگتے ہیں اس سے ایک قسم کا گوند نکلتا ہے اس کی گٹھلی کی بینگ میں سے تیل نکالا جاتا ہے، اس کا پھل ابتدا میں بہت بکسا ہوتا ہے، رفتہ رفتہ کھٹا پڑتا ہے بعد اس کے شیریں ہو جاتا ہے اس کے کچے پھل سے اچار اور مربہ وغیرہ تیار کیا جاتا ہے۔ گیلانی نے لکھا ہے کہ یمن اور افریقہ کے اطراف میں سوڈان کے شہروں کے پاس اور عمان کے جوانب میں جو آم پیدا ہوتا ہے وہ قد میں بڑے آلو بخارا اور اخروٹ اور سیب اور بڑی ناشپاتی کے ہوتا ہے اور درمیانی خربوزے کے برابر بھی ہوتا ہے، بہتر آم شیریں شاداب، بے ریشہ خوشبودار ہے، قلمی سے تخمی زیادہ لطیف ہوتا ہے اس کے پتلا ہونے سے نفخ بھی کم پیدا کرتا ہے، قلمی سے نفخ اور تبخیر زیادہ پیدا ہوتی ہے، قلمی دیر ہضم اور ثقیل ہے، یہ پھل ہندوستان کے سوا اور مقاموں میں بافراط نہیں ہوتا اور نہ ایسا مزیدار ہوتا ہے جیسا کہ ہندوستانی قلمی آم کا ت چھوٹا اور جلد پھلتا ہے، تخمی آم کا درخت لمبا اور دیر میں پھلتا ہے۔

مزاج : پکا شیریں آم گرم وتر۔

فوائد: میٹھا آم اعضاء رئیسہ ارواح، معدہ، امعا، مثانہ، گردہ، باہ، سانس لینے کے اعضاء اور مری کو طاقت دیتا ہے، بدن کا رنگ صاف کرتا ہے، مصفی خون ہے، دردسر، بواسیر، اسہال بواسیری، سنگرہنی، قولنج، کھانسی اور حرارت صفرا دور کرتا ہے، بدن کو فربہ کرتا ہے، بدن کی سستی مٹاتا ہے، پیشاب زیادہ لاتا ہے اس سے اجابت کھل کر آتی ہے، قبض باقی نہیں رہتا، پیاس کو تسکین دیتا ہے، خفقان کے لئے نافع ہے۔ حکیم علی نے شرح مفردات قانون میں لکھا ہے کہ اس میوے کی صورت سے گردے کے ساتھ بہت مشابہت ہے، میں سمجھا کہ گردے کو طاقت بخشے گا اس لئے میں نے امراض گردہ میں استعمال کیا بہت مفید پایا یہاں تک کہ تپ دق میں بھی جو گردے کی مشارکت سے تھی، استعمال کرنے سے نفع ہوا اور تپ دق زائل ہوگئی۔

کچا آم صفرا کو تسکین دیتا بھوک پیدا کرتا ہے، بلغمی وسوداوی مزاجوں کو مضر ہے، سودا پیدا کرتا ہے، گردے اور پھیپھڑے اور باہ کو بھی نقصان پہنچاتا ہے شکر اس کی مصلح ہے، انبہ خام گردے اور مثانے کی پتھری کو توڑتا ہے اور بالخاصیت حمل کو گراتا ہے، آم کا اچار صفراوی مزاج کو مفید ہے، بھوک بڑھاتا، ورم طحال کو نافع ہے، آم کا مربہ دل اور معدے کو قوت دیتا، منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے، خفقان دور کرتا، بواسیر کو نافع ہے۔ آم کھا کر اوپر سے دودھ پینے سے بدن نہایت قوی ہو جاتا ہے، تراش کر کھانے سے چوسنا اچھا ہے۔

وید کہتے ہیں، پکا شیریں آم دل کو خوش رکھتا، منہ کی بے مزگی کو دور کرتا بدن کو فربہ کرتا، باہ کو قوت دیتا بلکہ تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے، اجابت کھل کر آتی ہے، بھوک خوب بڑھاتا ہے، بدن کا رنگ نکھارتا ہے، مگر بادی پیدا کرتا ہے، جسے دست آتے ہوں اسے مضر ہے، پکے آم کا

ارحم اور پھیپھڑے اور آنتوں میں سے خون کے جاری ہونے کو روکتا ہے، کچے آم کو پیس کر آنکھ پر باندھنے سے آنکھ کا درد بند ہوتا ہے، اچور اور مدھے نمک کو پانی ساتھ پیس کر لیپ کرنے سے ... رادمٹاتا ہے اس کا چو رکھانے سے تلی گھٹ جاتی ہے، ایک سال پرانے اچار کا تیل لگانے سے گنج دور ہوتا ہے۔

اخروٹ

شناخت : ایک درخت کا پھل ہے یہ دو قسم کا ہوتا ہے، اصلی دوسرا صحرائی، اصلی میں دو قسمیں ہیں، ایک کا درخت بویا جاتا ہے اور دوسرا ... پ لگتا ہے، بوئے ہوئے کا چھلکا پتلا ہوتا ہے، اس کو کاغذی اخروٹ کہتے ہیں اپنے آپ اگنے والے کا چھلکا موٹا ہوتا ہے، اس کا درخت ہمالیہ میں کشمیر سے لے کر منی پور تک اور دوسرے جنگلوں میں بھی ہوتا ہے، یہ درخت ایک سو فٹ سے ایک سو بیس فٹ تک اونچا ہوتا ہے، اس پیڑ کی گولائی بارہ فٹ سے اٹھائیس فٹ تک ہوتی ہے، اس کے پتے گول اور کچھ لمبائی لئے ہوتے ہیں جن کی وضع سازی ہندی کے پتوں جیسی ہوتی ہے، لکڑی سیاہی مائل بے ریشہ اور جوہر دار ہوتی ہے، اس کے پتے جاڑوں میں گر جاتے ہیں اور ماگھ کے مہینے سے چیت تک، دوسرے پتے نکل آتے ہیں اس میں سفید پھولوں میں گچھے لگتے ہیں، جن کی شکل مدن پھل کے پھولوں کی سی ہوتی ہے، یہ درخت جب تیس چالیس برس کا ہوجاتا ہے، تب اس میں پھل لگتے ہیں، پھلوں کو اکٹھا کرنے کے تین مہینوں کے بعد ان میں سے تیل نکالا جاتا ہے کیوں کہ اس زمانہ تک اس میں دودھ کی طرح ایک رطوبت رہتی ہے بعد اس کے وہ جم کر مینگ بن جاتی ہے، چیت بیساکھ میں اس کے پھول لگ جاتے ہیں اور اساڑھ آنے تک پھل پک جاتے ہیں۔

مزاج : گرم دوسرے درجہ میں، خشک تیسرے درجہ میں۔

فوائد : اس کی مینگ لطیف ہے، اجابت خلاصہ لاتی ہے، اعضاء رئیسہ کو قوت پہنچاتی ہے، خصوصاً دماغ کو قوت دیتی ہے، حواس کو روشن کرتی ہے، بوڑھوں کے موافق ہے، تازہ کھانا چاہئے خون صالح پیدا کرتی ہے، انزروت کے ساتھ معدے کے کیڑے نکالتی ہے، چوٹ کے نشان پر تازہ مینگ کا لیپ کرنے سے نشان جاتا رہتا ہے، اس کے لگانے سے جھائیں جاتی رہتی ہے، اس کا لیپ سداب اور شہد کے ساتھ پٹھے کے التوا کے لئے مفید ہے اس کی مینگ نہار منہ چاب کر داد پر لگا... سے جاتا رہتا ہے، اس کی مقشر مینگ بادام کی مینگ سے معدے کے زیادہ موافق ہے، پرانی مینگ معدے کے لئے ردی ہے، خاص کر پرانا جلدی فاسد ہوجاتا ہے، خلط صفراوی اور دخانیت کی طرف مستحیل ہوجاتا ہے، اخروٹ کی مینگ باہ اور حافظہ کو قوت دیتی ہے، آتشک کی بیماروں میں مفید ہے، ریاح کو دور کرتی ہے، مادہ ردی کو تحلیل کرتی ہے، بدہضمی کو مانع ہے، بھنی ہوئی مینگ کھانسی کو فائدہ مند ہے، اس کو پیس کر ناف پر لیپ کیا جائے تو مروڑ جاتی رہتی ہے۔

اس کو پانی میں جوش دے کر پانچ روز تک پینے سے سر کا تنقیہ ہوجاتا ہے، ذہن اور فکر میں تیزی آجاتی ہے، سرکے میں پرورش کی ہوئی مینگ ضعف معدے کے لئے تریاق کا حکم رکھتی ہیں سبل اور دمعہ میں مفید ہے، اخروٹ کی پرانی مینگ کو چاب کر گوشہ چشم کے ناسور پر لگانا فائدہ مند ہے، اخروٹ کی مینگ کو منہ پر ملنے سے منہ کا تشنج دور ہوجاتا ہے، ساڑھے دس گرام اخروٹ کی مینگ ہموزن مصری کے ساتھ سات روز تک کھانے سے وجع الورک کو فائدہ ہوتا ہے، انجیر خشک اور سداب اور نمک کے ساتھ کھانے سے ہر قسم کے زہر کو نفع دیتی ہے، خاص کر کسی زہر سے قبل اسے کھالیا جائے تو زہر اثر انداز نہیں ہوتا ہے کیوں کہ اخروٹ میں ایک قسم کی تریاقیت ہے۔ ابن زہر کہتا ہے کہ انجیر کے ساتھ کھانے سے زہر اثر نہیں کرتا اگر شہد نمک اور پیاز کے ساتھ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگائیں تو نفع دیتا ہے، اخروٹ کی مینگ قابض نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی اس میں خشونت پائی جاتی ہے، البتہ اس کے اندرونی چھلکے میں جو مینگ پر ہوتا ہے، تھوڑا سا قبض ہے لیکن وہ بھون لینے سے زیادہ قابض ہوجاتا ہے۔

علامہ گیلانی رقم طراز ہیں کہ اس درخت کے تمام اجزا میں قوت قابضہ پائی جاتی ہے اور اگر اخروٹ کے سب سے اوپر ہوئے چھلکے میں قبض ظاہر ہے اور تمام اجزا میں تلخی ہے، پرانی مینگ میں قوت جلاقوی ہوتی ہے اس کی مینگ کڑوی جلدی ہوجاتی ہے۔

ادرک

شناخت: ایک جڑ ہے، مزہ چرپرہ ہوتا ہے، زمین کے اندر پائی جاتی ہے، تر و تازہ کو ادرک اور خشک کو سونٹھ کہتے ہیں اس لئے اطبا اسے

ٹمیل، بولتے ہیں اور بعض نے سونٹھ کی قسم سے بتایا ہے اور بعض کے قول ظاہر ہے کہ سونٹھ سے غیر ہے، بحالت تری مشابہ سونٹھ کے ۔۔۔۔نے پر اس کے مغائر ہوتی ہے اور تر اپنے تک کامل ابخواص ہے، خشک ہونے پر خفیف مگر یہ قول تحقیق کا محتاج ہے ہی کہ ادرک زیادہ قوی ہوتی ہے، ادرک میں سے ڈالیاں نکلتی ہیں، ہر ڈالی ہری اور سیدھی ہاتھ دو ہاتھ تک لمبی اور چھنگلیاں کے برابر پتلی ہوتی ہے، جڑ کے قریب اوپر کا رنگ سرخ ہوتا ہے، اس پر گنوں کے پتوں کی طرح پتے لپٹے ہوتے ہیں جو گنوں کے پتوں کی طرح ملائم اور بہت سبز ہوتے ہیں، ہر پتہ بالشت دو بالشت لمبا اور اس سے چھوٹا بھی ہوتا ہے۔

مزاج : گرم و گراں ہے۔

فوائد : ادرک ملین ہے، دماغ کو گرم کرتی ہے ہاضم ہے، اگر تحلیل غذا کے وقت کھائیں تو جلدی ہضم ہو جاتی ہے اور اگر کھانے سے قبل نمک لاہوری کے ساتھ کھائیں تو نفخ دور کر دیتی ہے، ہاضمہ کو قوت دیتی ہے، ریاح کو تحلیل کرتی ہے، بھوک کو بڑھاتی ہے، بلغم اور رطوبت معدہ کو دفع کرتی ہے، معدہ اور جگر کی قوت کو بڑھاتی ہے، اس کے رس میں شہد ملا کر چاٹنا بلغمی کھانسی کو مفید ہے اور ارد کی دال میں ڈالنا اس کی اصلاح کرتا ہے، سرد مزاج والوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ وید کہتے ہیں کہ گرمی بدن کے موافق گرم ہے، طبیعت کو خوش کرتی ہے، ورم اعضاء سقوط اشتہا لاغری، بلغم سینے کان اور ناک کے امراض کے لئے نافع ہے، بواسیر گٹھیا اور استسقا کو دور کرتی ہے، کھانسی دمہ ثقل سمع اور خروج مقعد کو مفید ہے، مدر ہے، دار الثعلب کو مفید ہے اورام ریحی بارد اور بائے کے لئے بے حد مفید ہے اس کا مربہ سونٹھ کے مربے سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے اس میں بہ مقابلے اس کے گرمی بھی کم ہے۔ ادرک ساڑھے دس ماشہ پرانا گڑ ساڑھے سترہ ماشہ دونوں کو نہار منہ کئی دن استعمال کرنے سے بند آواز کھل جاتی ہے، ادرک کا دو سیر پانی پاؤ بھر تل کے تیل میں ملا کر یہاں تک جوش دیں کہ پانی خشک ہو جائے اور روغن باقی رہ جائے تو اس کی مالش درد ریاحی کے لئے اور جوڑوں کا درد اور جوڑوں کی سختی کے لئے سودمند ہے، کھانا کھانے سے پہلے ادرک کے ٹکڑوں پر نمک چھڑک کر کھانے سے کھانے کی طرف سے نفرت اور اشتہا کا نہ ہونا موقوف ہو جاتا ہے۔ بعض کا بیان ہے کہ ادرک مضعف باہ ہے، مگر یہ قول تحقیق طلب ہے کیوں کہ سونٹھ مقوی باہ ہے اور وہ ادرک سے بنتی ہے تو پھر کیا وجہ کہ ادرک مقوی باہ نہ ہو اور یہ تو نہایت تعجب کی بات ہے کہ مضعف باہ ہو، ادرک کے رس میں دودھ ملا کر سونگھنے سے ماتھے کا درد اور دوسرے امراض دفع ہو جاتے ہیں، ادرک کے رس میں شہد ملا کر چاٹنے سے قوت ہاضمہ درستی پر آجاتا ہے لیکن جس کا سبب صفرا ہو اس کے رس کی دو تین بوندیں آنکھ میں ٹپکانے سے آنکھوں کا درد رفع ہو جاتا ہے اس رس کو سونگھانے سے تپ کی بے ہوشی رفع ہو جاتی ہے۔

ادرک کے ٹکڑوں کو نمک میں لپیٹ کر دانت میں دبانے سے سردی کی وجہ سے جو دانتوں میں درد ہوتے ہیں جاتے رہتے ہیں۔ ادرک ترپھلا اور گڑ کو اکٹھا کر کے دینے سے یرقان کو نفع ہوتا ہے اس کو نمک کے ساتھ کھانے سے ضعف اشتہا جاتا رہتا ہے اس کے رس میں شہد ملا کے چٹانے۔ سے دمہ کھانسی زکام اور بلغم مٹتے ہیں اس کے رس میں اجوائن کو پیس کر بدن پر مالش کرنے سے بادی کا درد دفع ہوتا ہے، اس کے خالص رس میں پرانا گڑ ملا کر پلانے سے سب بدن کی سوجن اترتی ہے مگر اس کے استعمال کے وقت مریض کو بکری کا دودھ استعمال کرانا چاہئے، اس کا رس نیم گرم کر کے ٹپکانے سے کان کا بادی کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اس کا اچار کھانے سے بھوک لگتی ہے، غرض خلاصہ یہ ہے کہ ادرک اپنے اندر صدہا خصوصیات لئے ہوئے ہے۔

اروی

شناخت: یہ ایک قسم کی ترکاری ہے جس کو گھیا بھی کہتے ہیں یہ بھی جڑ ہے اس کی شاخیں ایک گز کے قریب لمبے پتے بڑے بڑے ڈھال کی طرح جن کے لب اندر کسی طرف ہوتے ہیں صاف اور چکنے کیلے کے پتوں کی طرح اس کی جڑ کی لمبائی انگلی کے برابر کوئی چھوٹی بھی ہوتی ہے۔

ہندوستان میں یہ تین قسم کی بوئی جاتی ہے اور سفید دوسری سیاہ تیسری سرخ اگرچہ کتابوں میں سات قسم کا ذکر ہے مگر اس کی اور قسمیں دیکھنے میں نہیں آئیں، جب اس کا پوست دور کیا جاتا ہے تو اندر سے سفید نکلتی ہے اس کو گوشت کے ساتھ اور تنہا بھی پکا کر کھاتے ہیں اس کے پتے بھی کئی طرح سے مستعمل ہیں، اس میں شوریت کے ساتھ قبض اور تیزی ہے جب اس کو کچا کھایا جائے تو یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں، اس کی رطوبت منہ اور زبان

کوکاتی ہے، جوش دینے سے یہ تیزی اور شوریت جاتی رہتی ہے یہ پائی جاں ہے اور خودرو جنگلی بھی ہوتی ہے، جنگلی قسم مستعمل نہیں ہے کیوں کہ اس میں حدت اور لزوجیت بہت ہوتی ہے، ہر اروی میں شوریت اور چیپ پایا جاتا ہے حلق میں خراش پیدا کرتی ہے، پکانے سے حدت اور شوریت اور لزوجیت دور ہوجاتی ہے، صحرائی کی پہلی قسم کی حدت اور شوریت اور لزوجیت جوش دینے اور پکانے سے بھی نہیں جاتی اس لئے لوگ اسے استعمال نہیں کرتے۔

مزاج : سردی کی طرف مائل۔

فوائد : مقوی باہ ہے، منی کو گاڑھا اور پیدا کرتی ہے، گردے سے دبلے پن کو دور کرتی ہے، کھانسی اور بواسیر کو مفید ہے اور چونکہ اس میں وجیت ہے اس لئے معدے کو قوت دیتی ہے، بدن کو فربہ کرتی ہے اور بلغم بناتی ہے اور دودھ بھی پیدا کرتی ہے، آنتوں کی خراش کے لئے مفید ہے، سینے کی خشونت اور نرخرے کے کھردرے پن کو مفید ہے۔ بولس رقمطراز ہے کہ پکی ہوئی اروی معدے کے لئے مفید ہے، پیشاب آور ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ وہ جلد ہضم ہوجاتی ہے، آنتوں کے تیج کو اور دستوں کو مٹاتی ہے، اس کا چھلکا دستوں کے بند کرنے میں معاون ہے، استسقا کو مفید ہے لیکن جلد ہضم ہونے کا قول درست معلوم نہیں ہوتا، اس کو جوش دے کر پیس کر شہد میں ملا کر چوٹ اور درد کی جگہ باندھنے سے آرام ہوجاتا ہے، بالوں کو قوت دیتا ہے، ویدوں نے سفید وسیاہ کے علیحدہ خواص وفوائد بتائے ہیں کہتے ہیں کہ سفید اروی ہاضم ہے، اس کا مزہ شیریں مثانے کی بیماری اور پیشاب کے فساد کو دور کرتی ہے، پیٹ کے کیڑے مارڈالتی ہے، طبیعت کو خوش رکھتی ہے، منی پیدا کرتی ہے، پاخانہ کھول کر لاتی ہے، تمام جلدی امراض میں مفید ہے، پرہیزی غذاؤں میں ہے اور سیاہ قسم بھوک گھٹاتی ہے، ہضم کے وقت گراں ہے، بادی بھی ہے، بلغم پیدا کرتی ہے، مصلح اس کا زیرہ سیاہ ہے، امراض جلد اور صفرا کو مفید ہے، آواز صاف کرتی ہے، قوت گویائی بڑھاتی ہے، قبض دور کرتی ہے، پرہیز کے لئے خوب ہے، اگر اس کو تھوڑا پانی میں مل کر گھڑی بھر رہنے دیں پھر صاف کر کے تین گھونٹ پی لیں، مسہل اچھا خاصا ہے، جب دست بند کرنا چاہیں تو بیروں کو سرد پانی میں رکھ دیں اس کے کچے پتوں میں سے رس نکال کر لگانے اور پلانے سے تمام رگوں میں سے نکلتا ہوا خون بند ہوجاتا ہے، اس کے رس کے لگاتے ہی فوراً اچھی طرح سے خون کا نکلنا بند ہوجاتا ہے اور کچھ دیر میں زخم بھر جاتا کے پتے اور ان کی ڈنڈیوں سے رس نکال کے اس میں نمک ڈال کے لیپ کرنے سے گلٹیوں اور گانٹھوں کی سوجن جاتی رہتی ہے، سیاہ اروی کا رس نکال کر لگانے سے بالوں کا گرنا بند ہوجاتا ہے اور نئے اگنے لگتے ہیں، اس کا رس پلانے سے قبض رفع ہوجاتا ہے، بھڑ یا دوسرے زہریلے کیڑوں کے کاٹے ہوئے مقام پر اس کا رس لگانے سے زہر اتر جاتا ہے اور اس کا رس بواسیر کے مریض کو استعمال کرنے سے بواسیر دفع ہوجاتی ہے، جگر میں جو خون جم جاتا ہے اس کو تحلیل کرنے کے لئے اس کا رس پلاتے ہیں۔

☆☆☆

از غلام شباب

دعوت دعائے قرشیہ اور اس کے خواص

دعائے قرشیہ : بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم. قَرْشِیًا. قَرْشِیًا. وَجَلا. وَمِلا. دیُوبِیًا. تقُو. شَھوِیًا. شَموتلیًا. اَذْرَطَا طِیًا. عَنطا. عَنطِیًا. طوُطا. طوُطِیًا. طُوطَنطِیًا. اَھیًا. قَدْ مَہیًا. ھَلْمیًا. ھَلَامھِیًا. ھَلمَرمِیًا. ھَرجُو. اَھرَائیلُ. ھَرجَائیلُ. مَھرجَائیلُ. نَھرجَائیلُ. مَھر طَائیلُ. نَھرَاطَائیلُ. اَھرَنَائیلُ. اَھلَائیلُ. اَھیَائیلُ. اَھوَائیلُ. اَغیَائیلُ. اَکوَائیلُ. مَطوَائیلُ. مَکوَائیلُ. اَطوَائیلُ. جَھیطَائیلُ. سَائیلُ. سَنجیجَائیلُ. مَیکَائیلُ. زَوقَائیلُ. سَفرسَھَائیلُ. اَشرُوقِیَا. اَشرُوقِدَا. اَسنَجبَائیلُ. اَشجَائیلُ. اَھرَائیلُ. اَغلَائیلُ. رُوھَائیلُ. مَنحَائیلُ. سُھجَائیلُ. ھَرکَرن. اَھیَائیلُ. اَکوَائیلُ. اَحمَائیلُ. تَرشُوسَائیلُ. زَرخُوثَائیلُ. مَلخُوثَائیلُ. زُوفَائیلُ. خَموزَائیلُ. تَذقَائیلُ. تَقتَائیلُ. سَرکَتَائیلُ. نَرثَائیلُ. نُورَائیلُ. سَفرسَھَائیلُ. سَفُوس. رَھَائیلُ. مَلکَائیلُ. میکَائیلُ. اَوزَہ. اَرَایَہ. سَرتَائیلُ. بَکتَائیلُ. شَدقِیلَ. اَتَمشیلُو. ھَجدُو. اَمدُقَائیلُ. ھَجدوَائیلُ. مَن طُوطَائیلُ. مَبطُوطَا. مَبطُوطِیَۃ. مَخذُورًا. یَرغَا. تَفُوغَا. مَائیشِ. اَدرِیشِ. اَدرَہ. اَروَہ. وَرَایَۃ. طُوطَائیلُ. سَرطَائیلُ. مَرطَائیلُ. اَکمَتھَائیلُ. شَمخَائیلُ. مَوزَردَائیلُ. سَخیلَ. دَردَائیلُ. جَمھَائیلُ. جبرِیلُ. بَطمَطَائیلُ. شَمھَائیلُ. مُنطَرِیٰ. مُفطَرِیٰ. مَرمَائیلُ. نَھرثَائیلُ. زَمَائیلُ. اَنھَاھِیٰ. ثَبیثَا. مَثیثَا. ثَھیتَا. مَکوِیَۃ. اَکوِیَۃ. شَھنطَرحیًا. شَھطَرِیَاتَہ. ھَاھِرِیٰ. قُورَیشِ. تَشبِیتَثَا. یَقِیسَا.

یہ مضمون ہماری کتاب ''کلید رموز مخفی'' سے ماخوذ ہے۔ قدیم دعوات اور دعاؤں میں دعائے قرشیہ ایک اہم ترین دعا ہے۔ عاملین وکاملین فرماتے ہیں کہ یہ عظیم ترین دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ اس دعا کی اسناد بے انتہا ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ یہ دعا بادشاہان اور امیر جلالت شان وحاکمان بلند مکان وزیران، باشوکت وشان کے نادر پائی جاتی تھی اور ان کے خزانوں اور گنجینوں میں رکھی جاتی تھی۔ قدیم بادشاہوں اور ان کے وزیروں نے اس کی ایک خاصیت کو آزمائش کا اور اکثر عمل تجارت متقدمین میں اس دعا پر تھا اور بجز ذخائر وخزائن میں بادشاہوں کے دوسری جگہ دریافت نہ ہوتی تھی۔ کیونکہ یہ دعا بزرگ ومحترم وعظیم الشان تحفہ خداوندی ہے۔ اب بفضل ایزدی بسہولت طالبان روحانیت کو دستیاب ہو رہی ہے۔ وگرنہ زمانہ قدیم میں روحانی طالبوں کو عمر بھر کی کوشش کے بعد ہزار مشکلات کے بعد حاصل ہوتی تھی۔ وہ بھی کسی خوش بخت کو ورنہ اکثر لوگ اسے عقاد کیمیا سمجھتے تھے۔ قدیم عاملین نے اپنی کتب ورسائل میں اس دعا کا تذکرہ فرمایا ہے۔ مثلاً عاملین کے باوا آدم حضرت شیخ محمد غوث گوالیاریؒ نے اپنی تصنیف جواہر خمسہ فارسی، فیضان مرشد کی مصنفہ حجرت بی بی رابعہ بصری نے طلسمات نادرہ کے مؤلف سید تفضیل حسین خداداد بن میر محمد حسین نے جلد چہارم میں، شیخ حبیب بن موسیٰ رضا نے اپنی تصانیف کنوز الاسرار الخفیہ فارسی، جامعہ المقاصد فارسی اور مفاتیح الاسرار فارسی میں یہ دعا اپنے اندر ۳۳ رخواص رکھتی ہے۔ پہلے ہم دعا تحریر کرتے ہیں پھر اس کے خواص کریں گے۔

دعا قرشیہ کے سریانی اسماء کے عربی معانی

سریانی اسماء	عربی معانی	سریانی اسماء	عربی معانی
قَرْشِیًا	الصمد	وَجَلا	الکبیر
وَمَلا	العلیم	دَیُوبِیًا	الخبیر
شَھوِیًا	مالک الملک	شَمُویًا	ذو الجلال والکرام
شَموتَلیًا	الفرد	اَذرَطَا	الباسط

اَرْطِيَا	القابض	عَنْطًا	المقسط
نَطِيَا	المعطی	طَوْطًا	الباقی
تَثُوِيًا	الجواد	اَهْيًا	الحی
شَراهِيًا	القیوم	قدمَهِيًا	المدبر
هَلْمَهِيًا	الاول	هَلَامَهِيًا	الآخر
هَلْمُرَهِيًا	الظاهر	هَرْجُوْ	الباطن
يَرْغًا	المودب	تَفُوْعًا	السمیع
اِيْشِ	البديع	اَدْرِيْشِ	العلام
اَدْرَهُ. اَرْوَهُ	المومن المهيمن	وَرَايَةً	العزيز

دعائے قرشیہ کے خواص

(۱) جو کوئی روزانہ اس دعا کو پڑھنا اپنا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ اسے روشن دل اور روشن ضمیر کر دے گا اور اسے کشف کی صلاحیت حاصل ہو۔ لوگوں میں معزز ٹھہرے اور اس کے دنیاوی کام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آسان ہوں۔

(۲) اگر کوئی روزانہ نماز فجر کے فرض اور سنتوں کے درمیان اس دعائے جلیلہ کو دس مرتبہ پڑھے تو ارواح اور پریوں کا مشاہدہ کرے۔

(۳) اگر کوئی آدمی اس دعا مبارکہ کو پڑھ کر عطر گلاب پر دم کرے اور پھر اسے اپنے چہرے پر لگائے تو جس کے پاس جائے گا وہ عزت واحترام سے پیش آئے گا۔ مہربان ہوگا اور جدائی برداشت نہ کرے گا۔

(۴) اگر کسی عورت کی پیدائش میں تکلیف ہو تو اس دعا کو کسی کوزے پر لکھیں اور پھر اس کو پانی سے لبالب بھر دیں اور پھر تین مرتبہ یہی دعا پڑھ کر پانی پر پھونک دیں۔ اب یہ پانی عورت کو پلا دیں تو ولادت میں آسانی ہوگی اور بچہ فوراً پیدا ہو جائے گا۔

(۵) کسی حاکم افسر یا جج کے سامنے پیش ہونے سے پہلے اگر دعائے قرشیہ کو پانچ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں تو وہ دیکھتے ہی مہربان ہوگا اور خلاف نہ چلے گا۔

(۶) اگر اس دعا کو تین مرتبہ سرمہ پر پڑھ کر دم کریں اور پھر سرمہ آنکھوں کو لگا کر جس کسی کے پاس جائیں گے تو وہ مہربان ہوگا۔

(۷) اگر کوئی عورت بانجھ پن کا شکار ہو یا اولاد پیدا ہو کر مر جاتی ہو تو یہ دعا زعفران وگلاب سے تحریر کر کے اسے پینے کو دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اولاد پیدا ہوگی اور زندہ رہے گی۔

(۸) اگر کسی کو اپنی محبت میں مبتلا کر کے پاس بلانے کا ارادہ ہو تو سات دانے گندھک کے لے کر ہر ایک پر سات مرتبہ دعا تلاوت اور اس کا نام مع والدہ بھی لیں اور آگ میں ڈال دیں، وہ فرد آپ کے پاس حاضر ہو جائے گا۔

(۹) اگر دشمن گھر یا شہر کے ارد گرد محاصرہ کرلیں تو اسے بھگانے کے لئے گھوڑے کے سُم کے نیچے کی مٹی پر دعا مبارک پانچ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس کی طرف پھینک دیں، پس وہ بھاگ جائے گا۔

(۱۰) پانی پر دس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور پھر اس پانی سے سر کو دھوئیں سر کے بال لمبے ہوں گے، اگر کسی کے بال گرتے ہوں تو بھی فائدہ ہوگا۔

(۱۱) اگر دعا کو بکرے کے چمڑے پر لکھیں اور اپنے پاس رکھیں تو مخلوق میں عزت واحترام بڑھے گا، جنگ وجدل میں کامیابی ہوگی۔

(۱۲) کسی میٹھی چیز پر پانچ مرتبہ پڑھ کر ناراض مطلوب کو کھلائیں تو وہ نرم دل ہو کر آپ کی یاد میں بے چین رہے گا۔

(۱۳) اگر یہ دعا لکھ کر گھر میں آویزاں کریں تو گھر میں خیر وبرکت ہوگی اور رزق میں وسعت پیدا ہوگی، گھر میں رہنے والے وباؤں سے محفوظ رہیں گے۔

(۱۴) اگر کوئی اس دعا کو زعفران وگلاب سے لکھ کر اپنی قیمتی چیزوں میں رکھے تو وہ چوری ہونے اور آگ لگنے سے محفوظ رہیں۔

(۱۵) اگر کسی کا دشمن طاقت ور ہو اور اس سے جان کا خطرہ ہو تو منگل کے روز خم کدو لے کر اس پر دعا کو اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں، پھر چاقو سے کدو میں ایک گڑھا سا بنا دیں، پھر تین مرتبہ دعا پڑھ کر اس گڑھے میں دم کریں اور دشمن کے ہلاک ہونے یا سخت بیمار ہونے کا پختہ تصور کریں اور پھر اس کدو کو کسی خاردار درخت پر باندھ دیں، جب کدو سوکھ جائے گا تو دشمن سخت بیمار ہو جائے گا۔

(۱۶) اگر کوئی چاہے کہ دو افراد کے درمیان جدائی یا دشمنی ڈالنی ہو تو دعا لکھ کر پھر دونوں کے نام معہ والدہ اور مقصد تحریر کریں اور کسی خاردار درخت پر لٹکا دیں، مطلوبہ افراد کے درمیان عداوت، جدائی

...ن پیدا ہو جائے گی۔

(۱۷) اگر کوئی چاہے کہ اس کا دشمن گھر بار چھوڑ کر آوارہ ہو کر ...پریشان پھرتا رہے تو کالی بلی کے خون سے اس دعا کو لکھ کر جنگلی ...ے کے پر میں باندھ کر اسے چھوڑ دے، دشمن آوارہ اور پریشان ... کی ٹھوکریں کھاتا پھرے گا۔

(۱۸) اگر کوئی اس دعا کو ہرن کے چمڑے پر لکھے اور اپنے پاس رکھے تو سفر میں تھکاوٹ محسوس نہ کرے گا۔

(۱۹) اگر کوئی اس دعا مبارکہ کو لکھ کر مردے کے کفن میں رکھ دے، وہ عذاب سے محفوظ رہے گا۔

(۲۰) اگر کوئی چاہے کہ جملہ مخلوق اس کے خلاف نہ بولے وہ دعا کو لکھ کر مینڈھے کے چمڑے بند کر کے زمین میں دفن کر دے، مقصد پورا ہوگا۔

(۲۱) اگر کوئی سخت بیمار ہو اور اطباء نے لاعلاج قرار دے دیا ہو تو زعفران وگلاب سے دعا لکھ کر مریض کو پلا دیں، تندرست ہو جائے گا۔

(۲۲) اگر کوئی کم فہم ہو تو دعا کو زعفران وگلاب سے لکھ کر اسے ہفتہ عشرہ تک پلائیں، فہم وفراست پیدا ہو جائے گی۔

(۲۳) اگر کسی عورت کو اولاد نہ ہوتی ہو یا بیٹا ہو کر فوت ہو جاتا ہو تو یہ دعا لکھ کر عورت کے گلے میں تعویذ بنا کر ڈال دیں، انشاء اللہ تعالیٰ فرزند طویل عمر ہوگا۔

(۲۴) اگر کسی مرد کی مردمی طاقت کسی نے باندھ دی ہو تو سات یوم تک یہ دعا لکھ کر دھو کر اسے پلائیں، اس کی مردمی طاقت کھل جائے گی۔

(۲۵) اگر کسی آسیب زدہ پر دعائے قرشیہ پڑھ کر دم کریں تو آسیب بھاگ جائے گا۔

(۲۶) اگر کوئی قرض میں مبتلا ہو اور قرض نہ اتر رہا ہو تو دو رکعت نماز نفل ادا کر کے نصف شب کو دعائے قرشیہ کو چند مرتبہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے قرض ادا ہونے کی دعا کرے، ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ قرض ادا ہو جائے گا۔

(۲۷) اگر جنگل کے سفر میں درندوں کے خوف سے امان چاہے تو دعا کو پانچ مرتبہ پڑھ کر اپنے اردگرد دم کرے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے محفوظ رہے گا۔

(۲۸) اگر مرد وعورت کے درمیان لڑائی، جھگڑا اور نا اتفاقی ہو تو یہ دعا لکھ کر دونوں کو دھو کر پلائی جائے اور لکھ کر ان کے تکیہ میں ڈال دیں۔ دونوں میں الفت اور مہر ومحبت پیدا ہو جائے گی۔

(۲۹) اگر کسی کو سرخ باد کی تکلیف ہو تو دعا لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں، صحت ہو جائے گی۔

(۳۰) اگر گھر میں وبائی امراض ہوں تو لکھ کر گھر کے دروازے پر آویزاں کر دیں، اس دعا کی برکت سے گھر محفوظ ہو جائے گا۔

(۳۱) اگر کسی چینی کے برتن پر لکھ کر سحر، جادو، ٹونہ کے مریض کو شہد سے دھو کر پلائیں تو سحر جادو ٹونہ کے اثرات ختم ہو جائیں گے اور مریض صحت مند ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆

آپ کے ناخون کیا کہتے ہیں؟

آپ کے ناخون آپ کی صحت کا آئینہ ہیں۔ یہ آپ کے کھانے پینے کا حال بتاتے ہیں۔ آپ کی صحت کا راز ان ناخونوں میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ ناخونوں میں نہ صرف آپ کی صحت کا راز ہوتا ہے بلکہ آپ کے جسم میں کس چیز کی کمی ہے، اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ ناخون آپ کی صحت کا آئینہ ہیں۔

۱۔ بھربھرے ناخون کا مطلب ہے آپ کے جسم میں بائیوٹین کی کمی ہے۔ بائیوٹین ایسٹ، مشروم، انگور، تربوز، اسٹرابیری اور کیلے میں زیادہ ہوتا ہے اس کا استعمال انسان کو زیادہ کرنا چاہئے۔ کبھی کبھی آئرن یا زنگ کی کمی سے بھی ناخون بھربھرے ہونے لگتے ہیں۔ اس سے بھی آپ کی صحت کے بارے میں معلومات ہوتی ہے۔

۲۔ اگر آپ کے ناخون سست رفتار سے بڑھ رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے جسم میں زنگ (تانبہ) کی کمی ہے۔ اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

۳۔ ناخونوں کو ٹھیک کرنے کے لئے کسی ایک وٹامن کی گولیاں نہ لیں۔ اس سے آپ کے ناخونوں کو کچھ نقصان ہو سکتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے وٹامن کی مقدار کو پورہ کرنے کے لئے آپ نے وقت پر آرام سے پیٹ بھر کر کھانا کھائیں تاکہ وٹامنوں کی مقدار جسم میں پوری طرح مل سکے۔ کھانے کی چیزوں سے ہی ناخون اپنی اصل شکل میں ہوں گے۔ اور کھانا کھانے سے ہی ناخونوں میں مضبوطی آئے گی۔

اسرار غیب

علامه آغا سید م حمد ابو الحسن

عمل حب سورة والناس شريف: ا۔یہ عمل بہت ہی مؤثر ہے ایک ہزار بار سورۃ الناس شریف پڑھی جائے اس طرح کہ ہر مرتبہ سورۃ الناس کے بعد یہ توکیل پڑھیں۔

حب کے لئے یہ ھے: توکل اهيا الناس وانت ايها الخناس واحرقوا م لک الناس قلب فلان بن فلان بالمحبة والمودة وعظفوا قلبه على فلان بن فلان بحق هذا سورة الشريفه بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ○ مَلِكِ النَّاس ○ اِلٰـهِ النَّاس ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاس ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاس ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس ○

اگر کسی سے اهم کام هو: ۳۔توکل ايها الوسواس وانت ايها الخناس وضربو افلان بن فلان فى هذا الساعة من بمقامه حديد وسموله حاجتى وغرفوه باسمى وكينتى اقسمت عليک يا بدوح بحق ادم نوح وموسیٰ كليم الله وعيسیٰ الروح والنبی الهادی المصطفٰی الممدوح ان تسلب عقل وروح فلان بن فلان فى محبة فلان بن فلان بحق اسم الله الله الله الله الله الله الله وصلى الله عليه سينا محمد ﷺ عليه وسلم.

حب کے لئے طلسم: ۴۔اس عزیمت کو انار کی لڑکی پر لکھیں اور عدد مطلوب کے مطابق پڑھیں۔یہ لکھیں مقطش مقطش فيطش قسطولش قسطولش قبطوش قبطوش بهليا هيش بهليا هيش هلوش هلوش مفهو ش مفهوش كمدش كمدش كمدش احب يا خاطف ويا عبد لنار ويا ميمون الغمامى واخطف قلب فلان بن فلان الى محبة فلان بن فلان حى لا بهمالها نوم لا فى اليل ولا له نهار حتى ياتى الى فلان بن فلان الوحا ولو حاالعجل الساعة.

اگر خاوند یا بیوی سرکشی کریں تو یہ عمل بے حد مؤثر ھے: ۵۔۳ ٹکڑے کاغذ صبح فجر کے وقت قارش قارش طرش طرش هلطوش هلطوش كيكموش كيكموش اطلفت الملح وودنه يا سورة الا هودنه ولا عليح الاقلب الى محبة فلان بن فلان بحق هذا الحروف ا۱۱۱ شش بمعه درود صحيح التوكلو يا خدام هذا اسما العظمه وهبو اوصبعوواحرفواقلب فلان بن فلان الى محبة فلان بن فلان ايافى طالب كامل خاصفا ذليلا الوحالواحا الوحا الواح العجل العجل العجل الساعه الساعه الساعه.

حاجت کے لئے پڑھ کر دعاء کریں: ۶۔رات کو یہ عمل ۱۱ رشب متواتر کریں۔۷۵ سورۃ والناس ۲۵۵ یا حمشا یا شمشایا محلهنا.

تسخیر محبوب کے لئے: ۷۔کسی بھی شخص کے لئے عرق گلاب وزعفران سے لکھ کر میوہ دار درخت پر لٹکائیں اور خود ۱۰۸ رمرتبہ پڑھیں اگر وہ لوہے کی زنجیروں میں بھی ہو تو آئے گا۔

الم الله لا الا هو الحى القيوم الله الله الله يا معارج يا معارج يا معارج يا حى ياحى يا حى يا حى يا قيوم يا قيوم يا قيوم يارب يا رب يا رب برحمتك يا ارحم الراحمين وصلى الله علىٰ سهدنا محمد وآله اجمعين يا رب احرق قلب فلان بن فلان يحبونهم كحب الله والذين آمنو اشد حباالله لم يا عاطمحا سحابايا هو بالحى باطمو يا در سم طعم ارباعا كسو بالو كع ما محبوب يا سح يا مطظره وحح باست يا اسح ملعو الله وطه الا صبود لا حول ولا قوة الا بالله.

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہر پریشانی کا حل اور ہر مرض کی شفاء رکھی ہے۔ علم الاعداد، اور علم الجفر اور طریقہ رمل سے اس کا استعمال بہت آسان اور موثر ہے۔ لیکن عام فہم اور آسانی سے سمجھنے والا علم ابجد یعنی اعداد کا علم ہے۔ اس میں سب سے پہلے کچھ آیات موجود ہیں جن کے پہلے اور آخری عدد کے ابجد نکال کر اس کے مطابق استعمال کرنا خاص الخاص ہے کیونکہ یہ طریقہ کئی بار آزمایا جاچکا ہے۔

فالج اور لقوا کے لئے

سورۃ البقرہ آیت ۱۴۴ / قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ٥

"ق۱۰۰+ن۵۰=۱۵۰/۲=۷۵=۱۲=۵=۷=۲+۱=۳

یہ آیت کانسی کے برتن پر ۳ مرتبہ لکھ کر (زعفران + عراق گلاب) سے فالج کے لئے روزانہ ۳ / مرتبہ ماؤف عضو کو دھوئے۔ لقوا کے لئے لقوے والا ۳ / گھنٹے اس میں دیکھے۔ صرف

برکت اور روزگار کی کشائش کے لئے

سورۃ آل عمران آیت نمبر ۷۳ تا ۷۴ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ٥

ق۱۰۰+م۴۰=۱۴۰/۲=۷۰=۷+۰=۷

کسی پاک صاف کاغذ پر روشنائی سے لکھ کر گھر میں سات جگہ پر رکھیں بے پناہ برکت اور بے حساب رزق آئے گا۔ (آزمودہ)

جادو کالا یا ٹونہ وغیرہ یا آسیب کے اثر کو زائل کرنے کے لئے

(سورۃ یونس آیت ۸۱ تا ۸۲) فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ. وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ.

ف۸۰+م۵۰=۱۳۰/۲=۶۵=۵+۶=۱۱=۱+۱=۲

اس آیت کو لکھ کر گھر کی دو سمت مشرق اور مغرب کی طرف دیں۔ یا آسیب زدہ یا خوف زدہ کو دن میں دو بار پلائیں۔

ارضی وسماوی بلیات اور دشمنوں سے حفاظت کے لئے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ٥

(ا۱+ن۵۰=۵۱=۵- ۲۵=۷=۵+۲=۷)

اس آیت کو روزانہ سات دفعہ پڑھ کر پھونکیں۔ تمام آفتوں بلیات سے حفاظت ہوگی۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

کولا لیمونیڈ مشروبات ہڈیوں کے لئے نقصان دہ

لیمونیڈ اور کولڈ ڈرنک ہڈیوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہوئے ہیں۔ یہ اطلاع ایرزنینگ نامی ایک میڈیکل اخبار نے دی ہے امریکہ میں کی گئی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ایسی لڑکیاں جو کولا اور لیمونیڈ کا کثرت سے استعمال کرتی ہیں وہ کولڈ ڈرنک سے پرہیز کرنے والوں کے مقابلے ہڈی ٹوٹنے کے واقعات کا زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ مضمون میں انکشاف کیا گیا ہے کہ مطالعے کے لئے جن ۴۶۰ لڑکیوں کو منتخب کیا گیا ان میں سے جنھوں نے کولا اور لیمونیڈ کا استعمال کیا وہ دیگر مشروبات استعمال کرنے والی لڑکیوں کے مقابلے تین مرتبہ زیادہ ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے ساتھ اسپتال میں داخل کی گئی۔ جو لڑکیاں صرف کولا پیتی ہیں ان میں ہڈیاں کے ٹوٹنے کا خطرہ پانچ گنا زیادہ ہوتا ہے۔ تحقیق نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ کولا میں فاسفیٹ کی بڑی مقدار ہوتی جو ہڈیوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

☆☆☆ ☆☆☆

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از : بھوپال

نام : ندیم احمد خان

نام والدین : محسنہ بیگم، شریف احمد خان

تاریخ پیدائش : یکم نومبر ۱۹۷۹ء

قابلیت : ہائی اسکول

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۲ حروف نقطے والے ہیں، باقی چھ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۳ حروف خاکی، حروف بادی اور ۳ حروف آتشی ہیں، بہ اعتبار تعداد خاکی اور آتشی حروف برابر ہیں اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں آتشی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۴، مرکب عدد ۱۳ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۰۷ ہیں۔

۴ کا عدد ستارہ عطارد سے منسوب مانا گیا ہے۔ ۴ عدد کا شخص باتونی قسم کا انسان ہوتا ہے اور اس قدر خوش کن باتیں کرتا ہے کہ لوگ اس کی گفتگو کی گہرائی میں ڈوب کر رہ جاتے ہیں اور اس کے بارے میں کوئی حتمی رائے قائم نہیں کر پاتے، اس کی طبیعت پر لطف ہوتی ہے اس کے ساتھ جو وقت گزرتا ہے وہ مزیدار ہوتا ہے۔ اس کی لمبی صحبتوں سے بھی لوگ بور نہیں ہوتے، اس اعتبار سے اس کی شخصیت اہم اور پر کشش ہوتی ہے اور لوگ اس کا قرب تلاش کرتے ہیں لیکن ۴ عدد کے شخص میں ایک خوبی یا خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر بات کو مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھنے کا عادی ہوتا ہے، تنقید کرنا اس کی فطرت ہوتی ہے، بحث و مباحثہ سے اس کو خاص دلچسپی ہوتی ہے اور بحث و مباحثہ کی وجہ سے اس کے کئی اچھے دوست اس سے دور ہو جاتے ہیں، یہ دوران گفتگو ایسے دلائل پیش کرتا ہے کہ سننے والے اس کی بات ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں، لیکن خوشنما دلائل سے ان کے ذہن تو متاثر ہو جاتے ہیں لیکن ان کے دل مطمئن نہیں ہو پاتے، اس لئے بسا اوقات اس کی بحث، ضد اور ہٹ دھرمی کی بنا پر اور اس کی اپنی اَنج کی وجہ سے اچھے دوست اس سے بیزار ہو جاتے ہیں لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ ۴ عدد والے شخص کا اس طرح کا مزاج کسی کا دل دکھانے یا کسی کو ستانے یا رلانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ وہ ساری دنیا کو اپنی سوچ پر لانے کی کوشش کرتا ہے اور ناکامی اس کے حصہ میں آتی ہے اور اس طرح کی سوچ کی وجہ سے بہت سے خسارے اس کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

۴ عدد والے شخص میں ایک خاص بات یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ مروجہ قوانین اور برسر اقتدار پارٹی کے خلاف اپنی زبان کھولتا ہی رہتا ہے اور اس کے حصہ میں ایسا کرنے سے صرف نقصان ہی آتا ہے اور نقصان نہ بھی ہو لیکن اس کو کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہوتا اگر سچ یہ ہے کہ یہ تنقیدیں اور مخالفتیں جو ۴ عدد والے شخص کی زبان سے ہوتی ہیں وہ کسی لالچ کسی غرض کی وجہ سے نہیں ہوتیں بلکہ اس کی وجہ نیک نیتی اور اصلاح پسندی ہوتی ہے لیکن ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے اور سچ بولنے والے کے دامن میں صرف کانٹے ہی آتے ہیں، عمومی طور پر لوگ جھوٹ سے خوش ہوتے ہیں اور لوگ جھوٹ بولنے والوں ہی کو سلامیاں پیش کرتے ہیں۔

۴ عدد والے لوگ اگر وکیل، جج یا پروفیسر بنیں تو انہیں زبردست شہرت اور مقبولیت ملتی ہے اور وہ اپنے ہم عصروں میں ممتاز رہتے ہیں۔

۴ عدد والے شخص بے جا رسومات کی زبردست مخالفت کرتا ہے، یہ دقیانوسیت بھی قابل اعتنا نہیں مانتا اگر اس کے سامنے حصول مال و دولت کی بات آئے تو یہ کوئی دلچسپی نہیں لیتا بلکہ اس کا رجحان حالات اور ماحول کی طرف رہتا ہے اور دیانت و انصاف اس کے اصل موضوع ہوتے

ھتے سورج کی پوجا کرنے کا بھی قائل نہیں ہوتا، یہ ہر حال میں قت اا۔۔۔ نیت کو اہمیت دیتا ہے اور اس کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ صداقت اور حقانیت ہی کو اہمیت دیں اور اس کے نقطہ نظر کی تائید کریں۔

۴ عدد کا شخص صبر و تحمل کا حامل ہوتا ہے لیکن غلط بات اس سے برداشت نہیں ہوتی اور زہر کو تریاق کہنا اس کے بس سے باہر ہوتا ہے، یہ شخص سید کو سفید اور کالے کو کالا کہہ کر ہی مطمئن ہوتا ہے اور چونکہ یہ شخص اپنی بات پر جما رہتا ہے تو لوگ اس کو ضدی اور ہٹ دھرم سمجھتے ہیں اور اس سے دور بھاگتے ہیں۔ ۴ عدد کے لوگ خوش گفتار ہوتے ہیں اور اکثر اپنی خوش گفتاری سے لوگوں کو متاثر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں لیکن اگر اتفاقاً ان کا سامنا کسی ایسے شخص سے ہو جائے جو خوش گفتاری میں ان سے بڑھ چڑھ کر ہو تو پھر یہ چھلک اٹھتے ہیں اور بلاوجہ کی بحث پر اتر آتے ہیں۔ ۴ عدد والے شخص کو بے وقوف بنانا آسان نہیں ہوتا یہ جلدی سے کسی کی باتوں میں نہیں آتے اور بہت جلدی سے کسی کی باتوں پر آنکھیں بند کرکے بھروسہ نہیں کرتے۔

۴ عدد والے لوگوں میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ کسی کی ترقی سے نہیں جلتے کسی سے کینہ نہیں رکھتے اور کسی کا پیچھا نہیں پکڑتے، یہ جب کسی محفل میں بحث کرتے ہیں تو بس اسی محفل میں بحث کو ختم کر دیتے ہیں لیکن دنیا والوں کا مزاج عام طور پر اس کے برعکس ہوتا ہے اس لئے عام لوگوں سے ۴ عدد والوں کی دیر تک نہیں پٹ پاتی اور لوگ ان سے دور ہو جاتے ہیں اور ان کی مخالفتیں شروع کر دیتے ہیں اور ان کو اہمیت دینے کے بجائے ان پر انگلیاں اٹھانے لگتے ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۴ ہے اس لئے یہ تمام خصوصیات کم و بیش آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ محنتی ہیں، قابل بھروسہ ہیں، دوراندیش ہیں، صلح اور اصلاح کو پسند کرتے ہیں، مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں، آپ میں بحث و مباحثہ کا مزاج تو ہے ہی لیکن آپ انتہا پسند بھی ہیں اور انتہا پسندی آپ کو خوشیوں اور اپنے دوستوں سے محروم کر دیتی ہے، آپ شاہ خرچی بھی ہیں اور شاہ خرچی اکثر آپ کو تنگ دست بنا دیتی ہے، اس شاہ خرچی کی وجہ سے اکثر آپ مقروض بھی ہو جاتے ہوں گے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا کلی عدد ایک ہے، ایک عدد کی چیزیں اور شخصیتیں بطور خاص آپ کو راس آئیں گی، آپ کی دوستی ایک، ۶ اور ۸ عدد والوں کے ساتھ خوب جمے گی۔ ۲، ۷ اور ۹ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ کوئی خاص فائدہ پہنچے گا اور ۔۔۔ ذکر نقصان، یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے اچھے اور برے ثابت ہوں گے۔ ۳ اور ۵ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو راس نہیں آئیں گی، ان چیزوں اور شخصیتوں سے اگر آپ حتی الامکان دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۳ ہے، یہ عدد بہت زیادہ قابل اعتبار نہیں ہوتا یہ عدد آپ کو عروج پر بھی پہنچا سکتا ہے اور یہ عدد آپ کو زوال پذیر بھی کر سکتا ہے۔ اس عدد کے اندر اچھے برے انقلاب کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے، تجربہ کار علم الاعداد کا دعویٰ یہ ہے کہ اس عدد کا حامل اگر لوگوں کی مدد کرے اور مصیبتوں میں ان کے کام آئے تو یہ عدد اس کو ترقی اور مقبولیت کے ساتویں آسمان تک پہنچا دے گا۔ اس عدد سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ لوگوں سے ہمدردی کریں اور پریشان لوگوں کی دستگیری کرنے کو اپنا مشن بنالیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش ایک ہے اور ایک آپ کا کلی عدد ہے، اس لئے اس بات کی امید ہے کہ آپ کو اکثر کاموں میں کامیابی ملتی رہے گی، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد ۲ ہے اور یہ آپ کے لئے عام سا عدد ہے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۴، ۹، ۱۳، ۱۵، ۲۲ ہیں ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ آپ کو ناکامیوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ نام کے مفرد عدد کی وجہ سے ۴ اور ۱۳ تاریخیں آپ کے لئے مبارک تھیں، لیکن آپ کے برج کی وجہ سے ۴ اور ۱۳ تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ہیں اس لئے ۴ اور ۱۳ تاریخوں میں آپ اپنے خاص کاموں سے گریز کریں تو بہتر ہے۔

آپ کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے، منگل کا دن آپ کے لئے اہم ہے، ہمیشہ اس دن کو اہمیت دیں، اس کے ساتھ ساتھ اتوار اور جمعرات بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے، آپ

...کو بھی اہمیت دیں تو بہتر ہے، البتہ عطارد چونکہ آپ کا ...لئے بدھ کے دن اپنا کوئی خاص کام نہ کریں تو اچھا ...یق اور موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، یہ پتھر آپ کی ...زندگی میں سنہرا انقلاب لاسکتے ہیں، ان میں سے کسی بھی پتھر کو جس کا ...ن ۴ کیرٹ ہو، آپ ساڑھے چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر ...مال کرلیں، انشاءاللہ آپ راحت محسوس کریں گے۔

...وری، جولائی، اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ...مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری آپ کو لاحق ہو تو اس کا علاج کرانے میں غفلت سے کام نہ لیں، آپ کو عمر کے کسی بھی حصے میں آنتوں کے امراض، خون کی خرابی اور جوڑوں کے درد کی شکایت ہوسکتی ہے، آپ کو ٹھنڈی غذائیں ہمیشہ فائدہ پہنچائیں گی، ہمیشہ ان غذاؤں کو ملحوظ رکھیں

آپ کے نام میں ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۹۷ ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے ۶۶ اعداد شامل کرلئے جائیں تو مجموعی اعداد ۱۶۳ ہوجاتی ہے، ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے بہرحال مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۴۰	۴۳	۴۷	۳۳
۴۶	۳۴	۳۹	۴۴
۳۵	۴۹	۴۱	۳۸
۴۲	۳۷	۳۶	۴۸

آپ کے مبارک حروف، ز، ذ، ض، ظ اور ن ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء آپ کو انشاءاللہ راس آئیں گی۔ گہرا، سرخ، سبز، عنابی، انگوری اور نیلا رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، کسی بھی طرح ان رنگوں کو اہمیت دیں۔

آپ کی فطرت میں صلح کا مادہ موجود ہے، آپ فطرتاً جھگڑوں اور اختلافات سے دور رہنا پسند کرتے ہیں، اگر دو انسانوں میں نفرت چل رہی ہو تو آپ کی اولین کوشش ہوتی ہے کہ آپ ان کے درمیان صلح کرالیں۔ اس بارے میں آپ حتی الامکان کوشش بھی کرتے ہیں۔ آپ مشورہ طلب کرنے پر لوگوں کو اچھے مشوروں سے بھی نوازتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ لوگ اچھے مشوروں کو اہمیت نہ دیں اور سچائی ان سے برداشت نہ ہو۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ھیں : صبر و تحمل، اعتماد، احتیاط، تجسس، تحقیقی، اختراع، صلح جوئی، بہترین سوچ، کشادہ مزاجی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ھیں : جذباتیت، انتہا پسندی، بحث ومباحثہ، جلد غصہ آجانا، ضد، ہٹ دھرمی، اپنی بات کی اُبھ اور فضول خرچی وغیرہ۔

یہ کالم صرف آپ کے لئے لکھا گیا ہے، اس کالم کو غور وفکر کے ساتھ پڑھیں اور ان خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں جن کے بارے میں آپ کو آگاہ کیا گیا ہے اور ان خامیوں سے اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے تاکہ آپ کی شخصیت اور زیادہ پرکشش ہوجائے اور آپ لوگوں کے لئے زیادہ قابل اعتبار بن جائیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹
۱۱۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد چار بار آیا ہے جو زبردست قوت اظہار کی علامت ہے، آپ بہت ہی زیادہ باتونی قسم کے انسان ہیں اور آپ اپنی لچھے دار باتوں سے لوگوں کو متاثر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں، لوگوں کو لفظوں سے خوش کرنا آپ کے لئے بہت آسان ہے، آپ اپنا مافی الضمیر بیان کرتے وقت لوگوں سے چکنی چپڑی باتیں بھی بنالیتے ہیں اور لوگوں کے دل ودماغ سے ایسا جادو کردیتے ہیں کہ انہیں اپنا ہوش وحواس باقی نہیں رہتا۔ آپ کے اندر زبردست انا بھی ہے اور آپ بہت ضدی قسم کے انسان ہیں، آپ دوران گفتگو اکثر مشتعل بھی ہوجاتے ہیں اور اپنی اس شخصیت کا قتل بھی اپنے ہی ہاتھوں سے کردیتے ہیں کہ جس کے پرکشش اور معتبر ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہوتا۔

آپ کے چارٹ میں ۲اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے جب کہ آپ کو دوسروں کے جذبات واحساسات کو اہمیت دینی چاہئے، یہ بات یاد رکھئے کہ خود حساس ہونا بری بات نہیں ہے لیکن دوسروں کے جذبات کے بارے میں بے حس ہونا صرف بری بات نہیں بلکہ ایک تکلیف دہ عادت ہے جس سے نجات حاصل کرنی چاہئے۔

۴، ۵ اور ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی دکھاتے ہیں اور بروقت کام لینے میں کبھی کبھی تساہل اور کبھی کبھی تغافل سے کام لیتے ہیں، اس کمزوری کی وجہ سے آپ کی زندگی میں ایک اختلال سا پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی کبھی ان کمزوریوں کی وجہ سے آپ خوشیوں سے اور خوش کن نتائج سے محروم ہوجاتے ہیں، آپ کے اندر یہ خامی بھی موجود ہے کہ آپ بسا اوقات اعتدال پر قائم نہیں رہتے اور افراط وتفریط کا شکار ہوکر اپنی شخصیت کو پامال کردیتے ہیں اور کئی بار لوگوں کی نظروں میں گر جاتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کے دلدل میں آپ ہر جگہ انصاف دیکھنا چاہتے ہیں، ظلم اور ناانصافی آپ کو کسی طور گوارہ نہیں، آپ نصیحتوں سے بیزار رہتے ہیں، خود لوگوں کو نصیحتیں کرتے ہیں لیکن اگر کوئی دوسرا آپ کو نصیحت کرے تو آپ چڑ جاتے ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ کی کاہلی اور روپے پیسے کے معاملے میں آپ کی لاپرواہی کو ظاہر کرتی ہے، آپ کی طبیعت میں استحکام ہے اور آپ کو دولت کمانے دھن بھی ہے پھر بھی کبھی کبھی آپ سستی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کر بیٹھتے ہیں جو آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۹ دو بار آیا ہے، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر آپ کی شخصیت مضبوط اور مستحکم ہے اور ۹ کا عدد دو بار آنا اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر فطری خوبیاں بہت زیادہ ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبۂ خیر سگالی بھی، آپ لوگوں سے دل کھول کر محبت کرتے ہیں اور ضرورت مندوں کی دل کھول کر مدد بھی کرتے ہیں، بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں ممتاز رہیں گے، آپ کی زندگی میں کئی انقلاب آئیں گے، عروج وزوال کی کشمکش سے آپ کو کئی بار دوچار ہونا پڑے گا لیکن آ سرخروئی اور سربلندی انشاءاللہ ہر دور میں برقرار رہے گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے اور درمیانی لائن جو زحل کی لائن کہلاتی ہے وہ بالکل ہی خالی ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی میں ایک طرح کا ادھورا پن ہمیشہ موجود رہے گا اور جسے کہتے ہیں مکمل کامرانی اس سے آپ ہمیشہ محروم رہیں گے۔

آپ کا فوٹو آپ کی مکمل شخصیت کا عکاسی کرتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ مکمل قسم کے انسان ہیں، اگر کچھ خامیاں آپ کے اندر نہ ہوتیں تو آپ بے مثال بن جاتے۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ میں انسانیت اور شرافت بھرپور انداز میں موجود ہے، آپ اپنی خوبیوں کو چھپانے کی بھی کوشش کرتے ہیں لیکن آپ کی خوبیاں اور خامیاں لامحالہ ظاہر ہوجاتی ہیں۔

ہم نے اس کالم میں آپ کے لئے جو کچھ بھی لکھا ہے وہ آپ کے لئے ایک آئینہ کی مانند ہے، اس آئینہ کے روبرو کھڑے ہوکر اپنی شخصیت کے خدوخال کا جائزہ لیں اور آئندہ کی زندگی اس طرح گزاریں کہ خوبیوں میں اضافہ ہوسکے اور خامیوں سے نجات مل سکے۔ ایسا کرنے سے آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے اور آپ لوگوں کی نظروں میں مزید مقبول اور محبوب بن جائیں گے۔

(ص)

مختار بدری

امام ترمذیؒ نے اپنی کتاب کو امام بخاری کی طرح سیر، آداب، تفسیر، عقائد، احکام، اشراط اور مناقب جملہ ابواب کی احادیث کو لے کر جامع بنادیا ہے۔ امام ترمذیؒ کی جامع میں ایک سو اکیاون، عنوان کتب ... ہر کتاب کے تحت متعدد ابواب بھی اور اس میں ایک روایت ثلاثی بھی ہے۔ امام ترمذی کا پورا نسب یوں ہے۔ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن سلمیٰ ۲۰۹ھ میں ترمذ مقام میں پیدا ہوئے۔ آپ نے امام بخاریؒ، امام مسلم، علی بن حجر مروزی، ہناد بن سری، قتیبہ بن سعید محمد بن بشارم ابواسحاق ابراہیم بن سعید جوہری، نشیر بن آدم، جارود بن معاذ، حاتم بن سباہ رجاء بن محمد، زیاد بن ایوب، سعید بن عبدالرحمٰن، صالح بن عبداللہ، عباس عبدالعظیم، فضل بن سہل، محمد بن ابان، نصر بن علی، ہارون بن عبداللہ، یحییٰ بن اکثم وغیرہ بڑے بڑے محدثین سے فیض حاصل کیا۔ ۱۲/ رجب ۲۷۹ھ میں انتقال فرمایا۔

سنن ابن ماجہ، السنن امام ابن ماجہ کی مایۂ ناز اور شہرۂ آفاق تصنیف ہے۔ لاکھوں احادیث کے ذخیرے سے چار ہزار روایات کا انتخاب کر کے بتیس کتب اور پندرہ سو ابواب کے تحت پوری مناسبت کے ساتھ درج کیا ہے، اس کتاب کا شمار صحاح ستہ میں ہوتا ہے۔ امام ابوعبداللہ محمد یزید بن عبداللہ ابن ماجہ الربعی القزوینی ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے، ابومصعب احمد بن ابی بکر زہدی، ابواسحاق ابراہیم بن المنذر رخزاعی بکر بن عبدالوہاب، ابومحمد حسن بن علی الخلال، ابوعبدالرحمٰن سلمہ بن شبیب نشیاپردی، محمد بن یحییٰ عدنی، حسین بن حسن سلمٰی، محمد بن میمون الخباط، محرز بن سلمہ عدنی، یزید بن عبداللہ یمانی، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ اور دیگر دو درجن سے زیادہ اساتذہ کرام سے شرف تلمذ انہیں حاصل تھا۔ ۱۲/ ماہ رمضان ۲۷۳ھ کو انتقال فرمایا۔

صحبت

انسانی فطرت ہی ایسی ہے کہ اس پر صحبت کا رنگ بہت جلد چڑھ جاتا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اچھی صحبت کی مثال عطار کی سی ہے، اگر عطر نہ ملے گا تو خوشبو ضرور پائے (اور بری صحبت کو بھٹی سے تشبیہ دی) بری صحبت سے نقصان نہ اٹھائے گا تو دھواں اور کالک تو پائے گا ہی۔

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا۝

ہائے شامت میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے مجھ کو نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا اور شیطان وقت پر دغا دینے والا ہے۔ (۲۵:۲۷/۲۹)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''آدمی اپنے دوست کے دین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتی ہے۔ ایک شخص دوران طواف خانہ کعبہ میں دعا مانگ رہا تھا۔ **اللھمَّ اصلح اخوانی فقیل له لم تدع لائے في هذا المقام.** اے خدا میرے بھائیوں کی اصلاح فرما، لوگوں نے پوچھا اس مقام میں تم اپنے لئے دعا کیوں نہیں مانگتے تو اس نے جواب دیا۔ **ان لی اخوان ارجع الیھم فان صلحوا صلحت معھم و ان فسدوا فسدت معھم.** چونکہ میں اپنے انہی بھائیوں کی طرف واپس جاؤں گا اگر وہ درست ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ درست ہوں گا، اگر وہ خراب ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ خراب ہو جاؤں گا۔

صحف

اوراق، کتابیں، واحد، صحیفہ،

ہر چیز کا پھیلا ہوا حصہ صحیفہ کہلاتا ہے، چہرہ صحیفہ الوجہ ہوتا ہے۔ کتاب کے ورق کو صحیفۃ الکتاب کہتے ہیں، صحف مطہرہ سے قرآن مجید یا قرآن مجید کی مختلف صورتیں مراد ہیں جو اپنی اپنی جگہ مستقل کتاب ہیں، اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابیں یعنی توریت، زبور، انجیل اور قرآن،

صحفہ　ہی کہلاتی ہیں۔

صحیفۂ اعمال

اعمال کی کتاب، انسان کے اعمال کی کتاب جسے کراماً کاتبین تحریر کرتے ہیں۔

اِقْرَأْ کِتٰبَکَ ط کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًاo

اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو (بصورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے اور قیامت کے روز (وہ) کتاب نکال کر دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا۔ کہا جائے گا کہ اپنی کتاب پڑھ لے، آج تو ہی اپنا محاسب ہے۔ (۱۷:۱۴،۱۵)

صخرہ

سخت پتھر، الصخرہ، بیت المقدس کا وہ چٹان جس پر تمام انبیاء کرام نے نماز پڑھی اور یہیں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

صدر: سینہ، بالانشین، صدر الصدور، صدر المہام، سرداروں کا سردار، اسلامی حکومت کا وہ افسر جو قانونی افسروں کا تقرر کرتا ہے۔

صدق

سچائی، اسلام میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ آدمی ہمیشہ اور ہر حال میں سچ بولے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سچ میں نجات ہے اور جھوٹ میں ہلاکت" یہ بھی فرمایا کہ جس کو یہ تمنا ہو کہ اللہ اور رسولؐ کی محبت اسے حاصل ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ جب بات کرے تو ہمیشہ سچ بولے۔ اسلام میں صدق کے معنی صرف یہ نہیں کہ سچ صرف زبان سے بولا جائے بلکہ اس میں دل کی سچائی اور عمل کی سچائی بھی شامل ہے، دل کی سچائی یہ کہ جو زبان کہے وہ دل کی تہہ سے نکلے اور عمل کی سچائی یہ کہ ظاہری اعمال ضمیر کے مطابق بھی ہوں۔

حضرت امام غزالیؒ نے چھ سچائیاں بیان کی ہیں، بات میں سچائی، نیت میں سچائی، ارادے میں سچائی، ارادے کو پورا کرنے میں سچائی، عمل میں سچائی اور دین داری میں سچائی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی اختیار کرو اگرچہ تمہیں اس میں اپنی بربادی اور موت نظر آئے۔ ابن مسعودؓ روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی طرف راہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، آ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گنا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ دوزخ کا، انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے یہا کہ وہ (خدا کے ہاں) کذاب لکھا جاتا ہے (مسلم)

ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ میں چار بری باتیں ہیں ایک یہ کہ میں بدکار ہوں، دوسری یہ کہ میں چوری کرتا ہوں، تیسری یہ کہ میں شراب پیتا ہوں، چوتھی یہ کہ جھوٹ بولتا ہوں، اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیں تو آپ کی خاطر ایک بری بات چھوڑ دوں۔ ارشاد ہوا کہ جھوٹ نہ بولا کرو۔ رات ہوئی تو اس کا جی چاہا شراب پی جائے پھر بدکاری کی خواہش ہوئی لیکن خیال ہوا کہ صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ تو نہ بولا جائے گا، اگر سچ کہوں گا تو شراب پینے اور بدکاری کرنے کی سزا دی جائے گی۔ اس خیال نے اسے باز رکھا، جب کافی رات ہوگئی تو چوری کا خیال دل میں پیدا ہوا لیکن پھر یہ فکر ہوئی کہ صبح کو سچ کہنا ہوگا اور چوری کی سزا بھگتنی ہوگی، اسی کشمکش میں رات گزری، صبح اس نے دربار رسالت میں حاضری دی اور عرض کیا۔ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہ بولنے سے میری چاروں بری عادتیں چھوٹ گئیں۔"

صدقہ

محض ثواب کی خاطر کسی کو کوئی چیز یا مال دینا صدقہ کہلاتا ہے، چونکہ ثواب کی نیت سے صدقہ دیا جاتا ہے۔ اس لئے کسی حال میں اس کی واپسی جائز نہیں اور اس کا احسان کسی پر جتایا نہ جائے اور اس میں کوئی ریاکاری نہ ہو، صدقہ جاریہ اس خیرات کو کہتے ہیں جس کا ثواب جاری رہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ راوی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ (دینا ضروری ہے) تو لوگوں نے پوچھا اگر کسی کو مقدور نہ ہو؟ فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے اور اپنی جان کو آرام دے اور صدقہ کرے لوگوں نے پوچھا، اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو، فرمایا صاحب حاجت مظلوم کی فریاد رسی کرے، عرض کیا اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو، فرمایا اس کو چاہئے کہ اچھی بات پر عمل کرے اور برائی سے دور

، یہی اس کے لئے صدقہ ہے

رت ابوذرؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے تیرا ہنسنا یا مسکرانا صدقہ ہے، تیری نیک بات کہنا صدقہ اور تیرا بری بات روکنا صدقہ ہے اور تیرا کسی کو بے نشان زمین میں راستہ دینا صدقہ ہے اور اندھے کو یا اس شخص کو جس کی بینائی کمزور ہے ہاتھ تھام کر لے جانا صدقہ ہے اور راستہ سے پتھر کانٹا اور ہڈی ہٹانا صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی بھر دینا صدقہ ہے۔ (ترمذی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میری ماں کو اچانک موت آ گئی، اگر انہیں بات چیت کرنے کا موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ دخیرات کی وصیت کرتیں لہٰذا اگر میں صدقہ دوں تو کیا انہیں اس کا اجر ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" (بخاری ومسلم) حضرت سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ام سعد مر گئی ہیں کونسا صدقہ زیادہ بہتر ہے تو فرمایا "آب" سعد نے کنواں کھودا اور کہا یہ ام سعد کے لئے ہے۔ (ابوداؤد)

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ○ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ○ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ○ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ○ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی ○

تو جس نے خدا کی راہ میں ڈال دیا اور پرہیز گاری کی اور نیک بات کو سچ جانا اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے اور جس نے بخل کیا اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا اس کو سختی میں پہنچائیں گے۔ (۱۰/۵:۹۲)

☆ جتنی بڑی ہستی کے ساتھ تقرب ہوگا وہ تقرب اسے اتنا ہی بڑا بنادے گا۔ قرآن میں ہے وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اللہ چونکہ سب سے بڑا ہے اس لئے اس کی یاد بھی انسان کو دوسروں سے بڑا بنادیتی ہے۔

☆ درخت جڑ سے نہیں پہچانا جاتا، بلکہ اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ☆☆

قرآن اہل بیت اور ۱۹ کا ہندسہ

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (۲۹ سورۂ مدثر) اس پر ۱۹ فرشتے معین ہیں

مفسرین کرام اس آیت سے جہنم کے فرشتے مراد لیتے ہیں قرآن پاک کو ۱۹۷۶ میں جب کمپیوٹرائزڈ کیا گیا تو یہ انکشاف ہوا کہ قرآن پاک کے حسبی نظام کی بنیادی اکائی ۱۹ کا ہندسہ ہے یہ تحقیق مصر کے مشہور محقق ارشاد خلیفہ نے ۱۹۷۶ میں کمپیوٹر کے گھر امریکا میں دریافت کی۔ دنیا کے سارے علوم کا معدن ومخزن قرآن پاک ہے۔ قرآن پاک کے تمام علوم کا مغز سورۂ فاتحہ میں ہے سورہ فاتحہ کا تمام نچوڑ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. میں ہے اور امام علیؑ فرماتے ہیں کہ میں بسم اللہ کی ب کا نقطہ ہوں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. میں ۱۹ حروف ہیں قرآن پاک کے مفسر اہل بیت ہیں۔ محمد علی فاطمہ حسن حسین کل حروف ۱۹

احادیث آئمہ میں سے کہ صراط مستقیم سے مراد اہل بیت ہیں اهدنا الصراط المستقيم کل اعداد ۱۹

حضور پاک ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ میں دو چیزوں چھوڑے، جا رہا ہوں قرآن اور اہل بیت ان سے وابستہ رہو گے تو گمراہ نہ ہو گے قرآن پاک کی صداقت ریاضی کے نظام نے بھی سچ ثابت کر دی ہے کہ یہ قرآن دنیا کے سب سے بڑی ریاضی کے خالق اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ اب ۱۹ رکا ہندسے کا قرآن سے تعلق کے بارے میں مختلف مفکرین کی تحقیقات پیش خدمت ہیں۔

قرآن پاک اللہ، رحمٰن، رحیم بالترتیب جتنی دفعہ آیا ہے ۲۶۹۸، ۵۷، ۱۱۴ رتمام اعداد ۱۹ پر تقسیم ہو جاتے ہیں۔ قرآن مقدس کی پہلی وحی اقرا باسم ربک میں پہلی ۵ ر آیات میں الفاظ کی تعداد ۱۹ ہے۔ حروف مقطعات کی تعداد بھی ۱۴ ر ہے ان کے sets کی تعداد بھی ۱۴ ر ہے اور ۲۹ رمقامات پر ان حروف کو استعمال کیا گیا ہے۔ ۱۴+۱۴+۲۹ = ۵۷ ریہ عدد ۱۹ ر پر تقسیم ہو جاتا ہے۔ سورۂ ص، سورۂ اعراف اور سورہ مریم میں حرف ص ۱۵۲ رمرتبہ آیا ہے جو ۱۹ ر پر تقسیم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ق اور ن کی تعداد بھی ۱۹ ر پر تقسیم ہوتی ہے۔ مثلاً ۵۷ + ۵۷ = ۱۱۴ (آیات کی تعداد کے برابر) سورہ اعراف میں بَصْطَه س او پر س بھی لکھا ہے۔ مگر ۱۹ رکا نظام س سے پورا ہوتا ہے۔ سورہ طٰہٰ، سورہ یٰسین، سورہ مریم کے حروف مقطعات بھی ۱۹ ر پر تقسیم ہوتے ہیں۔ حٰمٓ، عسق کا مجموعہ ۵۷۰ ر ہے اسے بھی تقسیم کریں ۵۷۰/۱۹ = ۳۰ حروف مقطعات میں سے الم ر ۲۷۳ = ۱۷۳ + ۶۵ + المر کی کل تعداد ۹۷۰۹ رقابل تقسیم ہے۔

حٰـم عسـق کا ذکر ۷ آیات میں ہے مجموعہ ۲۱۶۶ ر ہے تقسیم کریں تو ۲۱۶۶/۱۹ = ۱۱۴۔ تین سیٹ والے اور چار سیٹ والے حروف مقطعات ۹۴ ہیں جو ۱۹ ر پر تقسیم ہوتے ہیں۔

۱۸

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

مولانا جلال الدین رومیؒ نے بڑے حسرت زدہ لہجے میں فرمایا۔
''یہ وہ ہے جسے میں بھی نہیں جانتا اور تم بھی نہیں جانتے۔''

بعض تذکرہ نویسوں نے اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ ایک دن مولانا رومؒ حوض کے کنارے بیٹھے ہوئے مطالعہ کرر ہے تھے، اچانک ایک اجنبی شخص آیا اور مولانا کے قریب رکھی ہوئی کتابوں کے بارے میں پوچھنے لگا کہ یہ کیا ہے؟

مولانا رومؒ نے انتہائی بے رخی سے جواب دیا۔ ''یہ وہ ہے جسے تم نہیں جانتے۔''

اجنبی نے مولانا سے مزید کوئی سوال نہیں کیا اور تمام کتابیں اٹھا کر حوض میں ڈال دیں۔

مولانا رومؒ ایک غیر مہذب اجنبی کی اس حرکت کو برداشت نہ کر سکے اور سخت طیش کے عالم میں فرمانے لگے۔ ''اے جاہل شخص! تجھے خبر ہے کہ تو نے کیسی نادر و نایاب کتابیں تباہ کر ڈالیں یہ وہ قیمتی نسخے تھے جو کسی شہنشاہ کو بھی میسر نہیں ہوں گے۔''

اجنبی نے مولانا رومؒ کو شدید اضطراب میں مبتلا دیکھا تو مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ ''اگر یہ بات ہے تو میں تمہاری کتابیں واپس کیے دیتا ہوں۔'' اتنا کہہ کر اجنبی حوض میں اتر گیا اور تمام کتابیں نکال کر مولانا کے حوالے کر دیں۔

مولانا رومؒ شدید حیرت کے عالم میں اپنی قیمتی کتابوں دیکھنے لگے، کسی کتاب کا ایک ورق بھی پانی میں نہیں بھیگا تھا۔ ''یہ کیا ہے؟'' مولانا رومؒ نے اجنبی سے پوچھا۔

اجنبی نے ایک مخصوص تبسم کے ساتھ نہایت شگفتہ لہجے میں جواب دیا۔ ''مولانا! یہ وہ ہے جسے آپ نہیں جانتے۔'' اتنا کہہ کر چلا گیا اور مولانا جلال الدین رومیؒ حوض کے کنارے دم بخود بیٹھے رہے۔

جس اجنبی شخص کی کرامت نے مولانا رومؒ جیسے نابغۂ روزگار عالم کو حیران کر دیا تھا وہ مشہور بزرگ حضرت شمس تبریزؒ تھے۔

حضرت شمس تبریزؒ کی اس ملاقات نے مولانا رومؒ کی دنیا ہی بدل ڈالی، یہ ایسا زبردست انقلاب تھا کہ مولانا اپنی روش ہی بھول گئے۔ کتب خانہ بند کر دیا گیا اور درس و تدریس کے تمام سلسلے ختم ہو گئے۔ اب مولانا جلال الدین رومیؒ کو بس ایک ہی کام تھا کہ ہر وقت حضرت شمس تبریزؒ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے، یہ ایک ایسی تبدیلی تھی کہ پورے شہر میں ہنگامہ برپا ہو گیا، مولانا کے ہزاروں عقیدت مند برملا کہا کرتے تھے۔

''قونیہ ویران ہو گیا اور اس ویرانی کا سبب وہ جاہل فقیر ہے جس نے ہم سے ہمارا عالم چھین لیا۔''

مولانا جلال الدین رومیؒ کے بعض عقیدت مند اور شاگرد جوش جذبات میں حد سے گزر گئے تھے اور وہ حضرت شمس تبریزؒ کے بارے میں گستاخانہ الفاظ استعمال کرتے تھے۔

''کہاں آپ جیسا فاضل انسان اور کہاں وہ بے علم کوچہ گرد؟''

مولانا رومؒ سب کچھ سنتے تھے مگر آپ پر کسی طنز اور کسی طعنہ زنی کا اثر نہیں ہوتا تھا، اگر کبھی کوئی عزیز یا دوست، بہت زیادہ جرح کرتا تو بس اتنا کہہ کر خاموش ہو جاتے۔

''تم کیا جانو کہ شمس تبریز کون ہیں؟''

اب ایک مخصوص کمرہ تھا حضرت شمس تبریزؒ تھے اور مولانا روم باقی دنیا سے اب مولانا کا کوئی تعلق باقی نہیں رہا تھا پھر وہ وقت بھی آیا جب مولانا رومؒ کو گھر والوں کا بھی ہوش نہیں رہا۔ بیوی شوہر سے اور بچے باپ سے بدظن رہنے لگے، آخر مولانا رومؒ کے اہل خانہ بھی حضرت شمس تبریزؒ کو جادوگر کہہ کر پکارنے لگے۔

''تبریز کے سحر نے ہمارا گھر برباد کر دیا خدا اسے غارت کرے۔''

قونیہ کا ایک ایک فرد حضرت شمس تبریزؒ کو برا بھلا کہہ رہا تھا مگر مولانا

ہم اسی مردقلندر کی بارگاہ میں دست بستہ کھڑے تھے۔

حضرت شمس تبریزؒ کا پورا نام محمد شمس الدین تھا، شہر تبریز کے حوالے سے شہرت دوام پائی۔ حضرت شمس تبریزؒ ۵۶۰ھ میں بمقام سبزوار (عراق) پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام سید صلاح الدین محمد نور بخش تھا، حضرت شمس تبریزؒ کا سلسلۂ نسب براہ راست حضرت امام جعفر صادقؒ سے ملتا ہے، ہوش سنبھالتے ہی حضرت شمس تبریزؒ کو تعلیم و تربیت کے ان کے چچا عبدالہادیؒ کے سپرد کردیا گیا، چچا نے بھتیجے پر بہت محنت کی، یہاں تک کہ تفسیر، فقہ اور حدیث کے ساتھ دیگر علوم سے بھی راستہ کردیا۔

جب ۵۷۹ھ میں سید صلاح الدین محمد نور بخشؒ دعوت اسلام کے لئے بدخشاں کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت شمس تبریزؒ کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ اس وقت ان کی عمر انیس سال تھی، بدخشاں میں ہزاروں لوگوں کو حق کی تعلیم دی، پھر ''تبت کوچک'' کی طرف گئے اور سیکڑوں انسانوں کو دین اسلام میں داخل کیا، پھر یہاں سے باپ اور اور بیٹے نے کشمیر کا رخ کیا، اس وقت یہاں کے لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے۔ حضرت سید صلاح الدینؒ اور حضرت شمس تبریزؒ کی کوششوں سے ہزاروں بت پرست باشندوں نے اسلام قبول کیا۔ اس علاقے کی ''چنگز'' قوم نے انہیں بہت پریشان کیا مگر بعد میں یہ لوگ بھی جلد ہی مطیع وفرماں بردار ہوگئے۔

۵۸۶ھ میں حضرت شمس تبریزؒ والد محترم کے ہمراہ واپس اپنے وطن سبزوار تشریف لے گئے، یہاں حضرت شمس تبریزؒ کی شادی ہوگئی، آپ کے دو فرزند سید نصیر الدین محمد اور سید علاء الدین احمد پیدا ہوئے، سید علاء الدین احمد ''زندہ پیر'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حالات وواقعات کے اعتبار سے حضرت شمس تبریزؒ کی بہت زیادہ متنازع نظر آتی ہے، آپ نے خانہ بدوشی کی زندگی بسر کی اور تمام عمر ایک عجیب اذیت وکرب میں مبتلا رہے۔ بغداد تشریف لے گئے تو مقامی علماء کو آپ کے خیالات سے شدید اختلاف ہوگیا۔ بادشاہ وقت ان علماء کے زیر اثر تھا نتیجتاً حضرت شمس تبریزؒ کو شہر بدر ہونا پڑا تھا ابھی آپ بغداد کی حدود سے نکلے ہی تھے کہ اچانک بادشاہ کا بیٹا بیمار پڑا اور دوسرے دن مرگیا۔ بادشاہ کو خیال گزرا کہ شاید یہ المناک واقع حضرت شمس تبریزؒ سے بدسلوکی کے باعث رونما ہوا ہے، مجبوراً اس نے اپنے مشیران خاص حضرت شمس تبریزؒ کی تلاش میں روانہ کرتے ہوئے کہا۔

''کوئی بھی صورت ہو انہیں بغداد واپس لاؤ۔''

بادشاہ کا حکم پاتے ہی مشیران خاص برق رفتار گھوڑوں پر سوار ہوکر دوڑ پڑے۔ حضرت شمس تبریزؒ ابھی بغداد کے نواح میں مقیم تھے کہ شاہی قاصدوں نے انہیں جالیا اور پھر دست بستہ عرض کیا۔ ''حضور! آپ بغداد واپس تشریف لے چلیں۔''

شاہی کارندوں کی درخواست سن کر حضرت شمس تبریزؒ کے چہرے پر اذیت کا رنگ ابھر آیا۔ ''کل جس جگہ سے مجھے ذلیل کرکے نکال دیا گیا آج اسی مقام پر واپس جانے کے لئے کہہ رہے ہو؟ آخر تم لوگوں پر کیا افتاد پڑی ہے کہ مجھ خانہ بدوش کا خیال آگیا۔''

''ہمارے بادشاہ کا یہی حکم ہے۔'' شاہی کارندوں نے خوشامدانہ لہجے میں عرض کیا۔

''میں تو بس ایک بادشاہ کا حکم مانتا ہوں۔'' حضرت شمس تبریزؒ نے بے نیازانہ کہا۔ ''باقی بادشاہوں کو میں نہیں جانتا۔''

حضرت شمس تبریزؒ کے انکار سے صورت حال بگڑ گئی تھی، شاہی کارندے ایک مردقلندر کے قدموں سے لپٹ گئے اور بہت دیر تک عاجزی کا مظاہرہ کرتے رہے، آخر حضرت شمس تبریزؒ کو ان لوگوں پر رحم آگیا، پھر یہ کہتے ہوئے شاہی کارندوں کے ساتھ ہوگئے۔ ''چلو! تمہارے کہنے سے چلتا ہوں مگر بغداد کے لوگ زیادہ دن تک مجھے برداشت نہیں کرسکیں گے۔''

جب حضرت شمس تبریزؒ شاہی محل میں پہنچے تو وہاں صف ماتم بچھی ہوئی تھی، تمام درباری سیاہ لباس پہنے ہوئے اپنے ولی عہد سلطنت کی موت کا سوگ منا رہے تھے۔ بادشاہ بڑے احترام کے ساتھ پیش آیا مگر اس کے چہرے پر غم واندوہ کا دھواں پھیلا ہوا تھا اور آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔

''یہ سب کچھ کیا ہے؟'' حضرت شمس تبریزؒ نے بادشاہ سے دریافت کیا۔ ''پورا شہر ماتم کدہ کیوں بنا ہوا ہے؟ کچھ دن پہلے جب میں یہاں سے گیا تھا تو بغداد کے درودیوار کیف ونشاط سے جھوم رہے تھے مگر آج یہاں قبرستان جیسا سناٹا ہے۔''

دشاہ نے کوئی جواب نہیں دیا، خاموشی سے حضرت شمس تبریزؒ کو لے کر اس کمرے میں پہنچا جہاں اس کے محبوب بیٹے کی لاش رکھی تھی۔ حضرت شمس تبریزؒ نے سوالیہ نظروں سے بادشاہ کی طرف دیکھا۔

''یہ میرے جواں مرگ بیٹے کی میت ہے۔'' بادشاہ نے نمناک آنکھوں اور لرزتے ہوئے لہجے کے ساتھ کہا۔ ''آپ کے بغداد سے جاتے ہی یہ اچانک بیمار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے آغوش فنا میں چلا گیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسی گستاخی کا شاخسانہ ہے جو میں نے آپ کی شان میں روا رکھی تھی۔''

حضرت شمس تبریزؒ مسکرانے لگے۔ ''درویش کے ساتھ لوگ گستاخی سے پیش آتے ہی رہتے ہیں، مجھے آپ سے بھی کوئی شکایت نہیں۔''

بادشاہ بہت دیر تک معذرت طلب کرتا رہا۔

''میں نے گزشتہ باتوں کو فراموش کردیا۔'' حضرت شمس تبریزؒ نے اسی بے نیازی کے ساتھ کہا۔ ''اب آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟''

''میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی دل آزاری کے سبب میرا بیٹا اس انجام تک پہنچا ہے۔'' شدت غم سے بادشاہ کی آواز کانپ رہی تھی۔

''فی الواقع اگر یہی بات ہے تو آپ کے بیٹے کو سزا کیوں ملی؟ گناہ تو آپ نے کیا تھا۔'' حضرت شمس تبریزؒ نے فرمایا۔

''ممکن ہے کہ قدرت نے میرے لئے یہی سزا منتخب کی ہو کہ میں تمام عمر بیٹے کی جدائی میں تڑپتا رہوں۔'' بادشاہ کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں میں کچھ اور تیزی آ گئی تھی۔

''اللہ اپنے رازوں کو خود ہی بہتر جانتا ہے میں آپ کے لئے کیا کرسکتا ہوں؟'' حضرت شمس تبریزؒ نے حاکم بغداد سے سوال کیا۔

''میری درخواست ہے کہ آپ میرے بیٹے کے حق میں دعائے خیر فرمادیں۔'' بادشاہ نے بڑے عاجزانہ لہجے میں عرض کیا۔ ''ہوسکتا ہے کہ آپ کی دعاؤں سے میرے بیٹے کو نئی زندگی مل جائے۔''

''ایسا ہوتا تو نہیں ہے جو چلا گیا سو چلا گیا۔'' حضرت شمس تبریزؒ نے فرمایا۔ ''پھر بھی تمہاری تالیف قلب کے لئے اپنے مالک کی بارگاہ میں عرض کئے دیتا ہوں۔''

یہ کہہ کر حضرت شمس تبریزؒ نے آنکھیں بند کرلیں پھر آپ کے ہونٹوں کو جنبش ہوئی۔ ''اے اللہ! اگر تو نے اس لڑکے پر میری دل آزاری کے باعث موت مسلط کردی ہے تو میں اسے معاف کرتا ہوں تو بھی اس عاجز بندے محمد شمس الدین کی خاطر اپنے بے پناہ اور بے مثال فضل و کرم کا مظاہرہ کر! اور اس بچے کو معاف فرمادے۔''

ابھی ایوان شاہی کے ایک کمرے میں حضرت شمس الدین تبریزؒ کے الفاظ کی گونج باقی تھی کہ شاہزادے کے جسم کو جنبش ہوئی پھر وہ اپنے بستر پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت زدہ نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

بادشاہ بغداد کچھ دیر تک حیرت و سکوت کے عالم میں کھڑا رہا کبھی وہ حضرت شمس تبریزؒ کی طرف دیکھتا اور کبھی اپنے محبوب بیٹے کی طرف جو وادی فنا میں داخل ہونے کے بعد دوبارہ اس دنیا میں لوٹ آیا تھا یکایک شاہ بغداد کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں یہ خوشی اور عقیدت کے آنسو تھے، پھر فرمانروائے بغداد حضرت شمس تبریزؒ کے قدموں میں جھک گیا۔ ''یہ سب کچھ آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔''

''ہرگز نہیں!'' حضرت شمس تبریزؒ نے شاہ بغداد کو اٹھاتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو اس قادر مطلق کی کرم نوازی کا ادنیٰ مظاہرہ ہے جو اپنی ذات میں لاشریک ہے، بس اسی کا شکر ادا کرو اور اسی کی تسبیح بیان کرو۔''

یہ حضرت شمس تبریزؒ کی بڑی کرامت تھی مگر یہی کرامت ان کے لئے وبال جان بن گئی۔ جب علمائے بغداد کو حضرت شمس تبریزؒ کی واپسی اور شہزادے کے زندہ ہونے کی خبر ملی تو وہ دوبارہ ایک نئے منصوبے کے ساتھ اس مرد قلندر کے خلاف صف آراء ہوگئے کہا گیا کہ یہ شعبدہ بازی ہے اور اسلام میں شعبدہ بازی کی کوئی گنجائش نہیں۔

شاہ بغداد نے بڑے دلائل کے ساتھ حضرت شمس تبریزؒ کا دفاع کیا۔ ''اگر یہ شعبدہ بازی ہے تو پھر آپ میں سے کوئی شخص بغداد کے عوام کے سامنے ایسا کوئی مظاہرہ پیش کردے پھر میں سمجھ لوں گا کہ حضرت شمس تبریزؒ شعبدہ باز ہیں۔''

''ہم اہل ایمان ہیں اور ہمیں شعبدہ بازی سے کوئی نسبت نہیں۔'' علمائے بغداد نے بیک زبان کہا۔ ''شمس تبریزؒ نے پہلے اپنی ساحرانہ قوتوں سے شہزادے کو بے ہوش کردیا پھر خود ہی جادو کے اثرات کو زائل کردیا، نتیجتاً شہزادہ ہوش میں آ گیا اور سادہ لوح عوام سمجھنے لگے کہ ولی عہد سلطنت ایک مرد خدا کی دعاؤں سے دوبارہ زندہ ہوگیا، یہ سب

نظر ہے اسی کو شعبدہ بازی ہیں اور اسی کا نام جادوگری ہے۔ اگر وہ شخص ایسا مستجاب الدعوات ہے تو پھر کسی قبرستان میں جاکر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور ان مردوں کو زندہ کردے جو برسوں سے گہری نیند سورہے ہیں۔"

عجیب کج بحثی کی فضا تھی، شاہ بغداد نے حضرت شمس تبریزؒ کی بہت حمایت کی مگر علمائے بغداد یہی کہتے رہے۔ "وہ ایک ساحر ہے اور اسلام میں ساحری حرام ہے۔" بالآخر ایک طویل بحث کے بعد علمائے بغداد نے حضرت شمس تبریزؒ پر کفر کا فتویٰ لگادیا اور مطالبہ کیا کہ ان کی کھال کھنچوا کر بغداد سے باہر نکال دیا جائے۔

بغداد کے تمام اراکین سلطنت بھی علماء کے ہمنوا تھے، انجام کار بادشاہ کی مرضی کے خلاف بھرے مجمع میں حضرت شمس تبریزؒ کی کھال کھینچ لی گئی اور اس حالت میں بغداد سے نکال دیا کہ پورا جسم لہولہان تھا، ولی عہد سلطنت شہزادہ محمد کو حضرت شمس تبریزؒ سے بہت عقیدت تھی جب آپ شہر بدر ہوئے تو شہزادہ محمد بھی آپ کے ہمراہ تھا، رخصت ہوتے وقت اس نے اپنے امرائے سلطنت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔

"جس ملک میں حضرت شمس تبریزؒ جیسے صاحب کمال کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے تو ایک لعنت کدہ ہے اور میں اس لعنت کدے میں سانس لینا بھی گناہ سمجھتا ہوں۔" یہ کہہ کر شہزادہ محمد حضرت شمس تبریزؒ کے ساتھ بغداد کی حدود سے نکل گیا۔

بغداد سے نکل کر حضرت شمس تبریزؒ نے ہندوستان کا رخ کیا اور طویل مسافت طے کرکے ملتان پہنچے اور پھر اسی تاریخی شہر میں سکونت پذیر ہوگئے، اس وقت مشہور بزرگ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریاؒ ملتانی حیات تھے، جب آپ کو حضرت شمس تبریزؒ کی آمد کی اطلاع ملی تو شیخ نے ان کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔

حضرت شمس تبریزؒ نے بڑے احترام کے ساتھ پیالہ لے لیا اور پھر اس میں گلاب کا پھول ڈال کر حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے خادم کو واپس کردیا۔ بعض اہل تصوف نے اس واقعے کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دودھ کا لبریز پیالہ بھیجنے سے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریاؒ کی مراد یہ تھی کہ ملتان میں اب کسی دوسرے درویش کی گنجائش نہیں۔ جواب میں حضرت شمس تبریزؒ نے دودھ کے پیالہ میں گلاب کا پھول ڈال دیا اس سے ان کا مقصد تھا کہ وہ ملتان میں پھول بن کر رہیں گے، یعنی ان کی ذات سے کسی کو کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔

حضرت شمس تبریزؒ اپنے عہد پر قائم رہے مگر ملتان کے لوگوں نے بھی اہل بغداد کی طرح آپ کی شدید مخالفت کی۔ ایک بار یوں ہوا کہ حضرت شمس تبریزؒ کو گوشت بھوننے کے لئے آگ کی ضرورت پیش آئی۔ آپ نے شہزادہ محمد کو آگ لانے کے لئے بھیجا مگر پورے شہر میں کسی نے آگ نہیں دی۔ ایک سنگ دل شخص نے تو شہزادے کو اتنا مارا کہ اس کے دلکش چہرے پر زخموں کے نشانات ابھر آئے۔

"یہ کیا ہے؟" حضرت شمس تبریزؒ نے شہزادے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم تو آگ لینے گئے تھے۔"

شہزادہ محمد نے پورا واقعہ سنایا تو حضرت شمس تبریزؒ کو جلال آگیا، آپ نہایت غصے کی حالت میں اپنی خانقاہ سے نکلے، گوشت کا ٹکڑا ہاتھ میں تھا، پھر حضرت شمس تبریزؒ نے آسمان پر نظر کی اور سورج کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"تو بھی شمس! میں بھی شمس! میرے اس گوشت کے ٹکڑے کو بھون دے۔"

اتنا کہنا تھا کہ یکایک گرمی کی شدت میں اضافہ ہوگیا پھر یہ گرمی اتنی بڑھی کہ اہل ملتان چیخ اٹھے، درودیوار جل رہے تھے اور پورا شہر آگ کی بھٹی بن کر رہ گیا تھا۔

کچھ باخبر لوگوں نے یہ صورت حال دیکھی تو حضرت شمس تبریزؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے۔ "کیا چند نادانوں کے جرم کی سزا پورے شہر کو دے ڈالیں گے۔"

"یہ نادان نہیں، سفاک ہیں۔" حضرت شمس تبریزؒ نے غضبناک لہجے میں فرمایا۔ "آگ جیسی بے قیمت چیز نہیں دے سکے میرے محبوب کے چہرے کو زخموں سے سجادیا۔ آخر کیا جرم تھا اس کا؟ جانتے ہو اسے یہ کون ہے؟ بغداد کا شہزادہ ہے، میری خاطر دروازے دروازے بھیک مانگنے گیا، میں اس کے زخموں کو کیسے بھول سکتا ہوں؟ جب تک سارے شہر کے جسم آبلوں سے نہیں بھر جائیں گے اس وقت تک مجھے قرار نہیں آئے گا۔" (باقی آئندہ)

☆☆☆☆

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1284	حافظ حیدر علی	گاؤں آگار، تحصیل شرول، ضلع کولہاپور، مہاراشٹر	T/1334/16
1285	حافظ تمیز نداف	مقام و پوسٹ اوماجی، تحصیل شرول، ضلع کولہاپور، مہاراشٹر	T/1335/16
1286	محمد زبیر خان	گاؤں شرادھون، ضلع عثمان آباد، مہاراشٹر	T/1336/16
1287	ماہر الزماں	گاؤں ٹلا گاؤں، پوسٹ ٹلا بازار، ضلع اوناکوٹی، تریپورہ	T/1337/16
1288	محمد ارشاد	گاؤں کتیہ، پوسٹ رتن پور، ضلع دربھنگہ، بہار	T/1338/16
1289	فیروز احمد وانی	گاؤں کام، ضلع کل گام، جموں وکشمیر	T/1339/16
1290	عبدالرحمٰن	گاؤں تور، تعلقہ بیل ہنگل، ضلع بیل گام، کرناٹک	T/1340/16
1291	زبیر احمد	گاندھی کوپا، ایم بی نگر، کے سی پارک، دھارواڑ، کرناٹک	T/1341/16
1292	محمد نعمان بیگ	گاؤں عابد پور، ماٹی، تحصیل مودی نگر، ضلع غازی آباد، یوپی	T/1342/16
1293	شیخ خواجہ حسین	منا پلہ، ضلع محبوب نگر، اے پی	T/1343/16
1294	شیخ کلیم اللہ	نزد رائٹر کالونی، شانتی نگر، وڈے پلے منڈل محبوب نگر، اے پی	T/1344/16
1295	ضیاء الدین	سیکٹر (14/B-A/C) اورنگی ٹاؤن، شاہ خالد کالونی، کراچی، پاکستان	T/1345/16
1296	حافظ ریاض احمد	گاؤں بہروت، تحصیل تھانہ منڈی، ضلع راجوری، جموں وکشمیر	T/1346/16
1297	حسن رضا ندوی	رضا کاٹیج، نزد بی-ان کالج، محلہ کبیر پور، پوسٹ ناتھ نگر، ضلع بھاگلپور، بہار	T/1347/16
1298	امتیاز ستا باپے	محلہ شنکر نگر، گاؤں اتھانی، ضلع بیل گام، کرناٹک	T/1348/16
1299	حافظ محمد عبدالحق	کڈم منڈل، پوسٹ پیدور، تعلقہ خانہ پور، ضلع عادل آباد، تیلنگانہ	T/1349/16
1300	مناظر حسین	گاؤں لکھورا، ضلع ایسٹ چمپارن، بہار	T/1350/16
1301	محمد خلیل احمد قادری	گلی معصوم علی، کرواجی پیٹ، وارنگل، تیلنگانہ	T/1351/16
1302	عبدالرحمٰن	گاؤں جاٹنی پور، تحصیل وکاس نگر، تھانہ سہس پور، ضلع دہرہ دون، اتراکھنڈ	T/1352/16
1303	عمران احمد	آدم نگر، مالے گاؤں، ناسک، مہاراشٹر	T/1353/16
1304	میر آزاد علی	مسلمان بستی، گاؤں نروالا، پوسٹ ترن ترا، ضلع خوردھا، اڑیسہ	T/1355/16
1305	آس محمد	لیسین کاٹھ اسٹورس، نزد شوالیہ مندر، بارہ تنیہ، بہار	T/1356/16
1306	ناظمہ شبنم	اہلیہ صلاح الدین انصاری، افضل نگر (نورا)، گونداپور نوادہ، بہار	T/1357/16

شمار	نام	علاقہ	No.
1307	غلام قادر بٹ	خسمو پارٹلی، پولیس اسٹیشن پنتھا چوک، ضلع سری نگر، جموں وکشمیر	T/1358/16
1308	محمد سلیم	محبوب نگر کالونی، گلبرگہ، کرناٹک	T/1359/16
1309	نظیر احمد خان	سیکنڈ لانسر، ایم ڈی لائنس، نزد محمدیہ میڈیکل، گولکنڈہ، حیدرآباد، تیلنگانہ	T/1360/16
1310	میر تاج الدین	گاؤں کوٹی جے پور، اڑیسہ	T/1361/17
1311	رزا شاہد بیگ	چولیہ گنج سدر کٹک، اڑیسہ	T/1362/17
1312	شیخ عبدالعزیز	پارک ویو بی ونگ، سنت سوتا مارگ نمبر 2، بائی کلہ ایسٹ ممبئی، مہاراشٹر	T/1363/17
1313	محمد عتیق انصاری	پرل اپارٹمنٹ، الحدیبیہ، دبئی، یو-اے-ای	T/1364/17
1314	محمد شاہنواز	جامی گنج ریمونا، ضلع بالاسور، اڑیسہ	T/1365/17
1315	یونس محمد	وارڈ نمبر 7، نزد جین مندر، رائے سین، ایم پی	T/1366/17
1316	عبدالرحمٰن	گرونانک نگر، اولڈ مصطفیٰ آباد، گوکل پوری، نورتھ ایسٹ، دہلی 94	T/1367/17
1317	محمد ساجد میاں	گاؤں چٹولی، پوسٹ سرونج ضلع ودیشہ، ایم پی	T/1368/17
1318	محمد نسیم	گاؤں روج رد، تحصیل گنجہ، سودا، ضلع ودیشہ، ایم پی	T/1369/17
1319	ملک نصیر الدین	بھارت نگر، باندرہ ایسٹ ممبئی، مہاراشٹر	T/1370/17
1320	محمد کاشف احمد	بوٹوگڑہ، نلگونڈہ، تیلنگانہ	T/1371/17
1321	محمد معیز الدین	محلہ مومن، وارڈ نمبر 12، ظہیرآباد، اے پی	T/1372/17
1322	مولوی محمد الطاف حسین رشادی	سائی بابا، شواجی نگر، کرنول، اے پی	T/1373/17
1323	ناناکر محمد فاروق	کپئی میدوگڑیاتم، پرنام بٹ، ویلور، تمل ناڈو	T/1374/17

☆☆☆

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، آدھار کارڈ یا شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور -/1000 روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت بھی کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

اس ماہ کے خاص

تحریر عبد الباسط

عملیاتی روحانی وظائف واعمال

ضدی/نافرمابردار بچہ کے لئے

بوقت شرف قمر: ابتداء۔ ۲۱/نومبر ۲۰۱۸ء صبح ۸ بجکر ۴۸ منٹ

انتہا ۲۱ نومبر صبح ۱۰ بجکر ۳۵/منٹ

ابتداء ۱۸/دسمبر ۲۰۱۸ء شام ۶ بجکر ۳۶ منٹ

انتہا ۱۸/دسمبر ۲۰۱۸ء رات ۸ بجکر ۳۵ منٹ

شرف قمر

اکثر اوقات یہ شکایات سننے کوملتی ہیں کہ میرا بچہ بہت ضدی ہے دراپنے والدین کا کہنا نہیں مانتا۔ بچے کے ضدی پن اور نافرمانبرداری کے حوالے سے مختلف طرح کی وجوہات دیکھنے کوملتی ہیں۔ جس میں سے اہم وجہ بچے کے پیدائشی زائچے کے آتشی گھروں میں زیادہ کواکب کی موجودگی کا طالع میں آتشی کواکب کا ہونا۔ ایسی ہی ملتی جلتی دیگر صورتوں میں بچے کے مزاج میں سختی اور تلخی بڑھ جاتی ہے اور اگر مریخ یا شمس نحس حالت میں ہوں تو مزاج میں سختی اس حدتک بڑھ جاتی ہے کہ بچہ غصہ میں چھوٹے، بڑے کی تمیز بھی بھول جاتا ہے اور حد سے بڑھ کر غلط زبان اور اقدامات اٹھاتا ہے۔ ایسی صورت میں سب سے بہتر آزمودہ اور سنتی طریقہ یہ ہے کہ بچے کا نام تبدیل کردیا جائے جوزائچے سے مناسبت رکھنے کے ساتھ ساتھ ایسے معنی رکھتا ہو جس سے اس کے مزاج میں نرمی پیدا ہو۔ نیز درج ذیل نقش کا استعمال بھی معاملات میں بہتری کے حوالے سے نہایت اہم ہے۔

الاسماء الحسنٰی : یا اللہ یا سمیع یالطیف یا ھادی۔

آبی چال سے ۳ نقش زعفران سے تیار کریں۔ ہر نقش بچے کو پانی میں گھول کرسات دن استعمال کروائیں۔ بائیسویں دن بادی چال والے نقش کو بچے کے گلے میں ڈال دیں۔

بادی چال

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۴	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

بادی نقش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ یا سمیع یالطیف یا ھادی۔

۱۰۱	۹۸	۹۱	۱۰۵
۹۲	۱۰۴	۱۰۲	۹۷
۱۰۷	۹۳	۹۶	۹۹
۹۵	۱۰۰	۱۰۶	۹۴

یا اللہ یا سمیع یالطیف یا ھادی۔

آبی نقش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ یا سمیع یالطیف یا ھادی

۱۰۵	۹۱	۹۸	۱۰۱
۹۷	۱۰۲	۱۰۴	۹۲
۹۹	۹۶	۹۳	۱۰۷
۹۴	۱۰۶	۱۰۰	۹۵

یا اللہ یا سمیع یالطیف یا ھادی

نقش لکھنے کے بعد درج بالا اسماء الحسنیٰ کا ۲۱۰۰ مرتبہ وردکر کے نقش پر پھونکیں۔

بخور ۔ عمل کے دوران مشک اور صندل کی اگربتی سلگائیں۔

آمدنی میں اضافہ کے لئے

رزق میں برکت اور کشادگی کے لئے روزانہ بعد از فجر یا دکان کھولنے سے قبل درج ذیل آیت کو اپنے نام مع والدہ کے نام کے اعداد کے مطابق پڑھا کریں اللہ کے فضل سے آپ کا توکل مضبوط ہوگا اور رزق حلال میں اضافہ ہوگا۔ آیت: "حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّاھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم" (سورۃ التوبہ)

میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کے لئے

شرف قمر

ابتدا	ابتداء	اختتام
تاریخ	۱۸ دسمبر ۲۰۱۸	۱۸ دسمبر ۲۰۱۸
وقت	شام ۶ بجکر ۴۶ منٹ	رات ۸ بجکر ۳۵ منٹ

میاں بیوی میں اتفاق و محبت پیدا کرنے کے لئے ایک آسان اور مجرب عمل پیش کیا جارہا ہے تاکہ ہر مرد و عورت اسے خود با آسانی کر سکے۔ اس عمل کو کرنے کے لئے آپ کو خود عامل کامل ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ دئے گئے طریقے کو اپناتے ہوئے عمل کرنا ہے۔

درود شریف ۳ دفعہ

الحمد شریف ۷ دفعہ

یا اللہ یا واسع یالطیف یا جامع ۳۳۳ دفعہ

الحمد شریف ۷ دفعہ

درود شریف ۳ دفعہ

جمعہ کے روز طلوع آفتاب کے بعد درج بالا پڑھائی سوا کلو چینی پر کریں۔ کوشش کریں چینی زیادہ باریک نہ ہو۔ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد چینی کو ۴ برابر حصوں میں تقسیم کرلیں۔

ایک حصہ کسی میٹی چیز میں ڈال کر شوہر و بیوی دونوں استعمال کریں۔

دوسرا حصہ درختوں کی جڑوں میں ڈال دیں تاکہ حشرات کھالیں۔

تیسرا حصہ پانی میں اس طرح بہائیں کہ دونوں کے استعمال شدہ کپڑے لے کر اس میں چینی ڈال کر کسی دریا یا نہر میں پھینک دیں۔

چوتھے حصہ کو آگ میں جلا دیں۔

عمل کے دوران آپ کے ذہن میں صرف اپنا مقصد ہونا چاہئے

انشاء اللہ تین دنوں میں ہی فرق محسوس ہونے لگ جائے گا اور ساتھ ساتھ معاملہ میں بہتری آجائے گی ورد کو روز پڑھنا بنالیں اور کم از کم ۴۰ دن تک بلا ناغہ پڑھیں۔

بخور: عمل کے دوران لوبان اور حب اگربتی سلگائیں۔

صدقہ: گیارہ نابالغ بچوں کو کھانا کھلائیں۔ یا گیارہ چاول بطور صدقہ دیں۔

شریک حیات کو راہ راست پر لانے کے لئے

مریخ تسدیس زحل

	ابتداء	مکمل	اختتام
تاریخ	۵ دسمبر ۲۰۱۸ء	۷ دسمبر ۲۰۱۸ء	۹ دسمبر ۲۰۱۸ء
وقت	رات ۱۲ بجکر ۴۳ منٹ	رات ۲ بجکر ۵۰ منٹ	رات ایک بجکر ۲۴ منٹ

وہ خواتین جنہیں شک ہو کہ ان کا خاوند غیر عورتوں میں دلچسپی لے رہا ہے۔ اور غلط راہ کی طرف اس کے قدم بڑھتے جارہے ہیں ایسی صورت حال میں یہ عمل آپ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ خاوند کو راہ راست پر لانے اور اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کروانے کے لئے ایک آسان و مجرب عمل ہے۔

الاسماء الحسنٰی: یا اللہ یا مقسط یا ھادی یا واسع یا وکیل

تین عدد نقش آبی چال سے تیار کریں اور ہر نقش شریک حیات کو ۳ دن پلائیں۔ خاکی چال سے تیار کئے گئے نقش کو شریک حیات کے تکئے کے میں رکھ دیں۔

آبی نقش

یا اللہ، یا مقسط یا ھادی یا واسع یا وکیل

۱۲۷	۱۲۴	۱۱۷	۱۳۰
۱۱۸	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۳
۱۳۲	۱۱۹	۱۲۲	۱۲۵
۱۲۱	۱۲۶	۱۳۱	۱۲۰

یا اللہ، یا مقسط یا ھادی یا واسع یا وکیل

خاکی نقش

یا اللہ، یا مقسط یا ھادی یا واسع یا وکیل

	۱۲۷	۱۳۰	۱۱۷
۱۲۹	۱۱۸	۱۲۳	۱۲۸
۱۱۹	۱۳۲	۱۲۵	۱۲۲
۱۲۶	۱۲۱	۱۲۰	۱۳۱

یا اللہ، یا مقسط یا ھادی یا واسع یا وکیل

نقش تیار کرنے کے بعد میاں دونوں کے نام معہ والدہ کے اعداد کے مطابق گیارہ دن تک ورد کریں اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں اور آخر میں حصول مقصد کے لئے دعا کریں۔

بخور : عمل کے دروان لوبان اور عنبر کی اگربتی سلگائیں۔

صدقہ : ایک سوایک روپے روزانہ گیارہ دن صدقہ دیں۔

مشکلوں ومسائل سے دوری کے لئے

وہ لوگ جو ہر وقت کسی نہ کسی مشکل یا مسئلہ میں گھرے رہتے ہوں یا ایک مسئلہ سے باہر نکلیں تو دوسرے مسئلہ میں گھر جائیں تو ایسے لوگوں کی تکالیف اور مشکلوں سے نجات کے لئے یہ عمل نہایت ہی مجرب ہے۔ نیز وہ لوگ جن کے کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہوں، مخالفوں اور دشمنوں کی سازشوں سے تنگ آچکے ہوں تو ایسی صورت میں یہ عمل آپ کی مشکلات سے آپ کو نجات دلانے کے ساتھ ساتھ زندگی میں آسانیاں اور کامیابیاں بھی لے کر آئے گا۔

عبارت عمل : یا اللہ یا رحمن یا رحیم

یا اللہ یا فتاح یا حی یاقیوم

عمل کو روزانہ فجر کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھیں اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف۔ کم از کم چالیس دن تک ذکر کرنا ہے۔

بخور : عمل کے دروان صندل کی اگربتی سلگائیں۔

صدقہ : جس دن عمل شروع کریں اس دن ایک مرغی بطور صدقہ آزاد چھوڑ دیں۔ ذبح نہیں کرنی۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

ذیابطیس کو ختم کرنے کے مختصر بہترین نسخے

۱۔ منڈری کی جڑ کو ایک ماشہ لے کر پیس کر ہر روز خالی پیٹ کھانے سے ذیابطیس کے مریض کو نجات حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ پچاس گرام جامن کی گٹھلی پچاس گرام سونٹھ اور سو گرام گرمار بوٹی ان سب کو کوٹ پیس کر گوار پاٹھے کے رس میں گھونٹ کر ایک دو گرام کی گولیاں تیار کرلیں اور پھر دن میں تین بار پان کے ساتھ کھائیں۔ یہ ذیابطیس کے مریضو کے لئے ایک نایاب چیز ہے۔

۳۔ پپیتا۔ کتھا۔ کھیر اور سپاری کے کاڑھے کا استعمال کریں۔ اس مرض سے نجات مل جاتی ہے۔

۴۔ ابتدائی مرض (ذیابطیس) میں جامن کے چار پتے دو بار صبح اور دو بار شام میں چبا کر کھانے سے تیسرے روز فائدہ محسوس ہوگا۔

۵۔ جامن کے دس کونپل باریک، پیس کر ۱۰۰ گرام پانی میں ملا کر چھان لیں اور روزانہ صبح پی لیں اور پھر اسے ہر ایک مہینہ دس دن تک پئیں ضرور ہی فائدہ ہوگا۔

۶۔ کریلہ کے پانی سے اس مرض کو فائدہ ہوتا ہے۔

۷۔ جامن کی گٹھلیوں کو سکھا کر اس کو پیس کر اس کو چورن بنا کر رکھ لیں۔ اور صبح وشام دو چمچے کھالیا کریں اکیس دن کے بعد ضرور فائدہ ہوگا۔

۸۔ دس گرام میتھی کے دانے لے کر تھوڑا سا کوٹ لیں۔ اور شام کو پانی میں بھگو دیں دوسرے روز اس کو کپڑے میں چھان کر بغیر چینی ملائے تین ماہ تک استعمال کریں۔ مریض ذیابطیس کے لئے مفید ہے

۹۔ سو گرام پکا ہوا جامن کا پھل پانچ سو گرام ابلتے ہوئے پانی میں ڈال کر ڈھک دیں۔ آدھے گھنٹے کے بعد مسل کر چھان لیں۔ اس کے تین حصے کرکے دن میں تین مرتبہ استعمال کریں۔ اس کے استعمال سے ذیابطیس کے مریض کو شفا ہوگی۔

شیطان کی تخلیق کا فلسفہ

شیطان تمام خرابیوں اور پریشانیوں کا سرچشمہ ہے وہی دنیوی خروی بربادی کی طرف لے جاتا اور ہر طرف اور ہر جگہ اپنا جھنڈا اتا ہے۔ وہ لوگوں کو کفر اور معصیت الٰہی کی دعوت دیتا ہے تو کیا اس کی تخلیق کے پس پشت کوئی حکمت عملی پنہاں ہے۔ آخر وہ کون سی حکمت ہے؟

اس سوال کا جواب علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''شفاء العلیل ص۳۲۲، میں دیا ہے، آپ فرماتے ہیں: ''ابلیس اور اس کی فوج کو پیدا کرنے میں اتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن کی تفصیل صرف اللہ کو معلوم ہیں۔

۱۔ شیطان اور اس کے چیلوں سے لڑنے میں عبودیت کے مراتب کی تکمیل:

پہلی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور ولیوں کو عبودیت کے ان مراتب کی معراج پر پہنچانا چاہتا ہے جو اللہ کے دشمن سے لڑنے، اللہ کی خاطر اس کی مخالفت کرنے، اس کو اور اس کے ساتھیوں کو غضبناک کرنے اور اس کے مکر وفریب سے اللہ کی پناہ مانگنے پر ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ نیز اس پر وہ بہت سے دنیوی واخروی مصالح مرتب ہوتے ہیں جو اس کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ اور جو چیز کسی چیز پر موقوف ہو وہ اس کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔

۲۔ بندوں کا گناہوں سے ڈرنا

دوسری حکمت یہ ہے کہ جب فرشتوں اور مومنوں نے ابلیس کی حالت زار اور اس کا ملکوتیت کی بلندی سے شیطنت کی پستی کی طرف انحطاط دیکھ لیا تو ان کے دل میں گناہوں کا خوف اور زیادہ مضبوط اور گہرا ہو گیا۔ اس میں شک نہیں کہ جب فرشتوں نے اس کو دیکھا تو ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی اور عبودیت پیدا ہو گئی اور خضوع وخوف پیدا ہو گیا جیسا کہ دنیوی بادشاہ کے غلاموں کی حالت ہوتی ہے کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بادشاہ نے ان میں سے کسی کو بری طرح ذلیل کیا ہے تو ان کا خوف واحتیاط اور بڑھ جاتا ہے۔

۳۔ شیطان سامان عبرت

تیسری حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو ان لوگوں کے لئے سامانِ عبرت بنایا ہے جو اس کے احکام کی مخالفت، اس کی اطاعت سے تکبر اور اس کی نافرمانی پر اصرار کرتے ہیں۔ اسی طرح اس نے ابو البشر آدم علیہ السلام کی غلطی کو ان لوگوں کے لئے سامان عبرت بنایا جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب یا اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں پھر اس پر شرمندہ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان دونوں کے باپوں کو گناہ میں ڈال کر ان کی آزمائش کی، اس باب کو ان لوگوں کے لئے عبرت بنایا جو اپنی غلطی پر اصرار کرتے ہیں اور اس باپ کو ان لوگوں کے لئے نصیحت بنایا جو گناہ کے بعد خدا کے حضور میں توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ اس کے اندر کی کتنی عظیم حکمتیں اور نشانیاں ہیں۔

۴۔ شیطان بندوں کے لئے فتنہ آزمائش

چوتھی حکمت یہ ہے کہ شیطان کسوٹی ہے جس کے ذریعہ اللہ نے اپنی مخلوق کا امتحان لیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ کون اچھا ہے اور کون برا۔ اللہ نے نوع انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔ مٹی نرم بھی ہے سخت بھی، اچھی بھی ہے بری بھی، کس کا خمیر کس مٹی سے بنایا ہے یہ ظاہر ہونا ضروری ہے جیسا کہ ترمذی کی مرفوع حدیث میں ہے کہ اللہ نے آدم کو مٹھی مٹی سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی گئی تھی، چنانچہ آدم کی اولاد بھی اسی پر پیدا ہوئی ہے، ان میں اچھے بھی ہیں برے بھی، سخت بھی ہیں نرم بھی، جو جس مادہ سے بنا ہوگا اس میں وہ مادہ ضرور رہے گا، اللہ کی حکمت

کا تقاضہ ہوا کہ وہ اس مادہ کو ظاہر کرے، اس کے اظہار کے لئے ایک سبب ناگزیر تھا، چنانچہ ابلیس کو کسوٹی بنایا گیا جس کے ذریعہ اچھے اور برے میں تمیز ہوسکے۔ اللہ نے انبیاء ورسل کو بھی اس کام کے لئے کسوٹی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ. (آل عمران:۱۷۹)

"اللہ مومنوں کو اس حالت میں ہرگز نہ رہنے دے گا کہ جس میں تم لوگ اس وقت پائے جاتے ہو۔ وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے الگ کر کے رہے گا۔ اس نے رسولوں کو مکلف بندوں کی طرف مبعوث فرمایا ان میں اچھے بھی تھے اور برے بھی، جو اچھا تھا وہ اچھے کے ساتھ مل گیا اور جو برا تھا وہ برے کے ساتھ ہوگیا۔

اللہ کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اس نے دار الامتحان یعنی دنیا میں اچھے اور برے تمام لوگوں کو ایک ساتھ رکھا جب وہ دار القرار یعنی آخرت میں منتقل ہوں گے تو اچھے اور برے کو ایک دوسرے سے علیحدہ کردیا جائے گا۔ اس علیحدگی میں عظیم حکمت وقدرت مضمر ہے۔

۵۔ متضاد چیزوں کی تخلیق کے ذریعہ کمال قدرت کا اظہار

پانچویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جبریل اور فرشتے ابلیس اور شیاطین جیسی متضاد چیزوں کو پیدا کر کے اپنی کمال قدرت کا اظہار کرنا چاہتا ہے، یہ اس کی قدرت، مشیت اور قوت کی عظیم ترین نشانی ہے وہ آسمان وزمین، روشنی وتاریکی، جنت وجہنم، آب وآتش، سردگرم، اور طیب وخبیث جیسی متضاد چیزوں کا خالق ہے۔

۶۔ ضد کا حسن ضد سے ظاہر ہوتا ہے۔

چھٹی حکمت یہ ہے کہ کسی چیز کے ضد کی تخلیق اس کے ضد کے حسن کا کمال ہے کیونکہ ضد کا حسن اس کی ضد ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر بدصورتی نہ ہوتی تو خوبصورتی کی اچھائی سمجھ میں نہ آتی اور غریبی نہ ہوتی تو امیری کی قدر نہ معلوم ہوتی۔

۷۔ شیطان کے ذریعہ آزمائش تکمیل شکر کا طریقہ

ساتویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مختلف طریقوں سے شکر ادا کیا جائے اس میں شک نہیں کہ اللہ کے دشمن ابلیس اور اس کی فوج کے پائے جانے اور اس کے ذریعہ لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے کی وجہ سے اللہ کے بندوں نے اللہ کا اتنے مختلف طریقوں سے شکر ادا کیا کہ اگر شیطان نہ ہوتا تو وہ اتنے طریقوں سے اس کا شکر ادا نہ کرتے۔ آدم علیہ السلام کے اس شکر میں جب وہ جنت میں تھے اور ابھی وہاں سے نکالے نہیں گئے تھے اور اس شکر میں جب ان کو شیطان کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی کتنا عظیم فرق ہے۔

۸۔ تخلیق ابلیس عبودیت کی گرم بازاری کا ذریعہ

آٹھویں حکمت یہ ہے کہ محبت، انابت، توکل، صبر، رضا اور اسی طرح کی دوسری چیزیں اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین عبودیت ہے، اس عبودیت کی تکمیل جہاد، اللہ کے لئے ایثار وقربانی اور اس کی محبت کو ہر شخص کی محبت پر مقدم رکھنے سے ہوتی ہے۔ جہاد عبودیت کا اعلیٰ ترین مقام اور اللہ کی سب سے پسندیدہ بندگی ہے۔ شیطان اور اس کی فوج کی تخلیق میں اسی عبودیت اور اس کے ملحقات کی گرم بازاری مضمر ہے جس کے فوائد حکمتیں اور مصلحتیں صرف اللہ کو معلوم ہیں۔

۹۔ شیطان کی تخلیق اللہ کی نشانیوں کے ظہور کا ذریعہ

نویں حکمت یہ ہے کہ جو اللہ کے رسولوں کی مخالفت کرے ان کو جھٹلائے اور ان سے دشمنی رکھے ایسے شخص کی تخلیق سے اللہ کی نشانیاں اور عجیب وغریب قدرتوں کا ظہور ہوا اور ایسی چیزیں وجود میں آئیں جن کا ہونا اللہ کو زیادہ پسند اور اس کے بندوں کے لئے زیادہ نفع بخش تھا، ان کے نہ ہونے سے جیسے طوفان، لاٹھی، ید بیضاء، سمندر کا پھٹنا، ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں ڈالنا یہ اور اس طرح کی بے شمار نشانیوں کا ظہور، ان سب نشانیوں کے لئے اسباب کا ہونا ناگزیر تھا۔

۱۰۔ اللہ کے اسماء کے متعلق کا ظہور

دسویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جن میں خَافِضْ (پست کرنے والا) "رَافِعْ" (بلند کرنے والا) "مُعِزّ" (عزت دینے والا) "مُذِلّ" (ذلیل کرنے والا) "حَكَمْ" (فیصلہ کرنے والا) "عَدْلْ" (انصاف کرنے والا) "مُنْتَقِمْ" (بدلہ لینے والا) وغیرہ بھی ہیں۔ ان ناموں کا تقاضا ہے کہ ان کے کچھ متعلقات ہوں جو احسان، رزق اور رحمت وغیرہ معانی کی طرح ان کے معانی

خلقات یعنی مظاہر کا وجود ضروری ہے۔

۱۲۔ ابلیس کا وجود اللہ کی کمال حکمت ہے

حکمت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنے بندوں ... اری، صبر، نرمی وسعت رحمت، اور جود وسخاوت کا اظہار ... ں کا تقاضہ تھا کہ ایسی مخلوق پیدا کی جائے جو اللہ کے ساتھ شرک کرے، اس کے احکام سے سرتابی کرے، اس کی مخالفت ے اور اس کو ناراض کرنے میں کوشاں رہے بلکہ اس کی ہمسری بھی چاہے اور ان تمام باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ اس کو اچھی اچھی نعمتوں سے نوازے، اس کو خیر وعافیت بخشے، اس کے لئے مختلف قسم کے اسباب رحمت فراہم کرے، اس کی دعائیں سنے، اس کی مصیبت دور کر ... اور اس کے ساتھ بالکل اس کے برعکس کفر وشکر کے مقابلہ میں فضل وکرم کا معاملہ کرے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی کتنی حکمتیں اور تعریفیں ہیں۔

ابلیس کے تاقیامت زندہ رہنے کی حکمت

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے ''شفاء العلیل ص ۳۲۷'' میں اس کا بڑی وضاحت کے ساتھ جواب دیا ہے۔

بندوں کا امتحان

چنانچہ علامہ نے جو بات کہی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کسوٹی اور آزمائش بنایا ہے جس سے اچھے برے اور دوست دشمن میں تمیز ہو جائے، اسی لئے اس کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اس کو قیامت تک زندہ رکھا جائے تا کہ اس کی تخلیق کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو جائے اگر اس کو مار دیا جاتا تو وہ مقصد فوت ہو جاتا جیسا کہ حکمت کا تقاضا تھا کہ اللہ کے کافر دشمنوں کا وجود دنیا میں تاقیامت رہے انہیں بالکل ختم کردیا جاتا تو وہ بہت سی حکمتیں بے کار ہو جاتیں جو ان کے ... رہنے میں مضمر ہیں۔ چنانچہ جس طرح خدا کی حکمت کے تقاضہ کے مطابق ابوالبشر آدم علیہ السلام کا امتحان لیا گیا اسی طرح ان کے بعد ان کی اولاد کا بھی امتحان ہوگا جو شیطان کی مخالفت اور اس سے دشمنی کرے گا وہ ... ت سے ہم کنار ہوگا اور جو اس کی موافقت اور اس سے دشمنی کرے گا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا۔

سابقہ نیک اعمال کے بدلہ میں لمبی عمر

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ چونکہ پہلے سے اللہ کے علم وحکمت میں یہ بات تھی کی شیطان کو آخرت میں کوئی حصہ نہ ملے گا اور چونکہ وہ اطاعت وعبادت کر چکا ہے تو اللہ نے اس کو اس کی عبادت وطاعت کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا۔ اس طرح کہ اس کو قیامت تک زندگی بخش دی کیونکہ اللہ کسی کو اس کے عمل کی نیکی سے محروم نہیں کرتا ہے، جہاں تک بندۂ مومن کا تعلق ہے تو اللہ اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں بھی دیتا ہے اور آخرت میں بھی دے گا، لیکن کافر کو اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں مل جائے گا، آخرت میں اس کے لئے کچھ نہ ہوگا جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے۔

گناہوں میں اضافہ کے لئے لمبی عمر

شیطان کا قیامت تک زندہ رہنا اس کے حق میں عزت وکرامت نہیں کیونکہ اگر وہ پہلے ہی مر جاتا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوتا اس کے عذاب میں بھی کمی ہوتی اور شر میں بھی، لیکن چونکہ معصیت پر اصرار کرنے، جس ذات کے فیصلہ کو تسلیم کرنا چاہئے اس سے لڑنے، اس کی حکمت پر اعتراض کرنے اور اس کے بندوں کو اس کی بندگی سے روکنے کی وجہ سے شیطان کا جرم سنگین ترین ہو چکا ہے اس لئے اس کو اس سنگین جرم کی سزا بھی سنگین ہی ملے گی، چنانچہ اللہ نے اس کو دنیا میں زندہ رکھا اور خوب مہلت دیدی تا کہ اس جرم کے ساتھ اس کے ذریعہ اور گناہوں میں اضافہ ہو جائے اور ایسی سزا کا مستحق ہو جائے جو اس کے علاوہ کسی کو نہ دی جا سکتی ہو، چنانچہ وہ جس طرح شر اور کفر میں شر پسندوں کا سردار تھا اسی طرح سزا میں بھی اس کو اسی طرح سزا دی جائے گی یعنی جہنمیوں کو جو عذاب ہوا کرے گا اس کی ابتدا شیطان سے ہوگی پھر وہ اس کے پیروکاروں تک پہنچے گا۔ یہ اللہ کا انصاف اور عظیم حکمت ہے۔

اس کو لمبی عمر دی گئی تا کہ مجرموں پر مسلط ہو جائے

شیطان کو تاقیامت زندہ رکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس

نے اپنے رب سے مخاصمہ کرتے ہو کہا تھا:

قَالَ اَرَاَیْتَکَ ھٰذَا الَّذِیْ کَرَّمْتَ عَلَیَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَہٗ اِلَّا قَلِیْلًا۝ (الاسراء:٦٢)

پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی پوری نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں گا، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ آدم علیہ السلام کی ذرّیت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس کے گھر میں رہنے کے قابل نہ ہوں گے ان کی وہی حیثیت ہوگی جو کوڑے کرکٹ کی ہوتی ہے اس لئے اللہ نے ان کے لئے شیطان کو زندہ رکھا اور بزبان تقدیر فرمایا کہ یہ ہیں تیرے دوست اور فرمانبردار، تو ان کے انتظار میں بیٹھ۔ جب ان میں سے کوئی تیرے پاس سے گذرے تو پکڑ لے اگر وہ میرا مطیع ہوگا تو میں اس کو تیرے قبضہ میں نہیں دوں گا کیونکہ میں مطیع اور فرمانبردار بندوں کا نگہبان ہوں۔ اور تو مجرموں کا سرپرست ہے جو میری دوستی اور خوشنودی سے بے نیاز ہیں۔ اللہ نے فرمایا: اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سُلْطَانٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ۝ اِنَّمَا سُلْطَانُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَہٗ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِہٖ مُشْرِکُوْنَ۝ (النحل:٩٩-١٠٠)

"اسے ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور تو انہی پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔"

رہا انبیا اور رسولوں کی موت آنا تو یہ اس وجہ سے نہیں ہوا کہ وہ اللہ کے نزدیک حقیر تھے بلکہ اس لئے ہوا تا کہ وہ اللہ کی باعزت جگہ میں پہنچ جائیں اور دنیا کی مصیبتوں نیز اپنوں اور غیروں کی تکلیفوں سے چھٹکارا حاصل کرلیں اور تا کہ اللہ ان کے بعد دوسرے رسولوں کو پیدا کرے، کہ موت ان کے اور ان کی امت دونوں کے لئے ٹھیک ہے، ان کے لئے اس لئے کہ انہیں دنیا سے نجات مل گئی اور انتہائی سرور ولذت کے ساتھ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اور امت کے لئے اس لئے کہ ان کی امت صرف ان کی زندگی میں اطاعت کی پابند نہ تھی بلکہ ان کی زندگی کی طرح موت کے بعد بھی اطاعت کی پابندی تھی، نیز انبیاء کے پیروکار اپنے انبیاء کی نہیں بلکہ ان کے حکم سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اللہ کی ذات ہمیشہ زندہ ہے اس کو کبھی موت نہیں۔ انبیاء کی موت میں ان کے اور ان کی امت کے لئے کتنی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں؟ اسی کے ساتھ تمام انبیاء بشر تھے اور اللہ نے بشر کو دنیا میں ہمیشہ رہنے والی مخلوق بنا کر نہیں پیدا کیا بلکہ ان کو زمین میں خلیفہ یعنی جانشین بنایا کہ ایک کے بعد دوسرا اس کا قائم مقام بنے۔ اگر تمام انسانوں کو ہمیشہ زندہ رکھتا تو ان کو خلیفہ بنانے میں جو حکمت و مصلحت تھی فوت ہو جاتی اور ان کے لئے زمین کا دامن تنگ ہو جاتا، موت ہر مومن کا نقطہ کمال ہے، اگر موت نہ ہوتی تو دنیا کی زندگی میں کوئی لطف نہ ہوتا اور لوگوں کو دنیا میں کوئی خوشی نہ ہوتی، زندگی کی طرح موت میں بھی حکمت ہے۔

بنی آدم کو ہلاک کرنے میں شیطان کہاں تک کامیاب ہوا؟

جب شیطان نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور اللہ نے اس کو اپنی جنت و رحمت سے بے دخل کر کے اس پر غضب و لعنت بھیجی تو اس نے اللہ کے سامنے اپنے آپ سے یہ عہد کرلیا کہ وہ ہمیں گمراہ کر کے رہے گا اور ہم سے اپنی عبادت کروائے گا۔

لَعَنَہُ اللّٰہُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا وَّلَاُضِلَّنَّھُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّھُمْ (النساء:١١٨-١١٩)

(وہ اس شیطان کی عبادت کرتے ہیں) جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے اور جس نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا، میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا۔"

قَالَ اَرَاَیْتَکَ ھٰذَا الَّذِیْ کَرَّمْتَ عَلَیَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَہٗ اِلَّا قَلِیْلًا۝ (الاسراء:٦٢)

پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اسکی پوری نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔"

تو شیطان بنی نوع انسان کو گمراہ کرنے کے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوا؟

تاریخ انسانیت پر نظر دوڑانے والا یہ دیکھ کر دنگ رہ جائے گا کہ کتنے لوگ گمراہ ہیں اور انہوں نے کس طرح رسولوں اور آسمانی کتابوں کو جھٹلا دیا اور اللہ کا انکار کر دیا اور اس کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک

اللہ نے فرمایا: وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ (یوسف: ۱۰۳) ''مگر خواہ تم کتنا ہی چاہو ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں''

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَىٰ كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُم بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ٥ (المومنون: ۴۴)

''پھر ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے، جس قوم کے پاس بھی اس کا رسول آیا۔ س نے اسے جھٹلادیا اور ہم ایک کے بعد ایک قوم کو ہلاک کرتے چلے گئے حتیٰ کہ ان کو بس افسانہ ہی بنا کر چھوڑا، پھٹکار ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے۔''

عصر حاضر میں ہم جہاں کہیں دیکھیں ہر جگہ شیطان کے ماننے والوں کا شور سنائی دے گا۔ وہ شیطان کا جھنڈا اٹھائے اس کے افکار ونظریات کی تبلیغ کر رہے ہیں اور اللہ کے نیک بندوں پر ظلم وستم ڈھا رہے ہیں۔ شیطان اپنے مقصد کے حصول میں کہاں تک کامیاب ہوا اس کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدم علیہ السلام کو حکم دیں گے کہ وہ اپنی ذریت میں سے جہنمی جماعت کو الگ کریں، جب آدم علیہ السلام اس جماعت کی تعداد کے متعلق پوچھیں گے تو اللہ فرمائے گا کہ ننانوے جہنم میں ایک جنت میں۔ ایک روایت میں ہے نوسو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں۔

اسی سے شیطان کا اس ذریت کے بارے میں اپنا خیال صحیح ثابت ہوا، انہوں نے نہ تو اپنے باپ کے ساتھ جو ہوا اس سے عبرت پکڑی اور نہ اپنے اسلاف پر جو گزری اس سے سبق حاصل کیا اور یہ ملعون انہیں تباہی کی طرف لے جاتا رہا بلکہ بسا اوقات وہ خود جہنم کی طرف دوڑ میں شیطان سے آگے نکل گئے۔

کتنی بری بات ہے کہ ایک دشمن کا خیال اپنے دشمن کے بارے میں صحیح ثابت ہوا:

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ (سبا: ۲۰)

''ان کے معاملہ میں ابلیس نے اپنا گمان صحیح پایا اور انہوں نے اس کی پیروی کی بجز ایک تھوڑے سے گروہ کے جو مومن تھا''

انسان کے لئے یہ خراب بات ہے کہ اس کے بارے میں شیطان کا خیال صحیح ثابت ہو یعنی وہ اس دشمن کی اطاعت کرے اور اپنے رب کا نافرمان ہو جائے۔ معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے جس کا بیان یا تصور ممکن نہیں، چنانچہ عراق اور دوسرے علاقوں میں ایسی بھی جماعت ہے جو کہ اپنے آپ کو ''شیطان کے بندے'' کہتی ہے، بعض مصنفین کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ شیطان کی قسم کھاتے ہیں، کتنا تعجب خیز ہے، ان کا یہ رویہ!

ہلاک ہونے والوں کی کثرت سے دھوکہ نہ کھایا جائے

عقلمند انسان کو ہلاک ہونے والوں کی اکثریت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کیونکہ اللہ کی میزان میں اکثر کا کوئی اعتبار نہیں، اعتبار صرف حق کا ہے، خواہ حق پرستوں کی تعداد اقلیت میں کیوں نہ ہو۔

آپ بھی حق پرستوں میں شامل ہو جایئے جو اللہ تعالیٰ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو اپنا رسول مانتے اور جانتے ہیں، جو شیطان اور اس کے پیروکاروں کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں اور ان سے ہر طرح سے برسرپیکار ہیں، دل سے برا مان کر، زبان سے بول کر، ہاتھ سے لکھ کر، حق پر عمل کر کے، اور سب سے پہلے اللہ کے دربار میں سربسجود ہو کر اور اس کے دین پر عامل بن کر۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ. فَإِن زَلَلْتُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. (البقرہ: ۲۰۸-۲۰۹)

''اے ایمان لانے والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جو صاف صاف ہدایات تمہارے پاس آچکی ہیں اگر ان کو پانے کے بعد پھر تم نے لغزش کھائی تو خوب جان رکھو کہ اللہ سب پر غالب اور حکیم ودانا ہے۔''

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل وکرم سے ان لوگوں میں شامل کرے جو پورے طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

تحویل آفتاب کے اوقات : ۲۳رنومبر ۲۰۱۸ء

دوپہر ۳بجکر ۳۱ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل ہوگا۔اس کے بعد ۲۱دسمبر ۲۰۱۸ءکو رات ۳بجکر ۵۳ منٹ پر آفتاب برج جدی میں داخل ہوگا۔تحویل آفتاب کا عمل خاص طور سے دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے، اس وقت دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے اور اپنی تمام جائز خواہشات اور ضروریات اپنے رب کے حضور میں پیش کرنی چاہئے۔دعا کرتے وقت کامل یقین ہونا ضروری ہے اور اس بات کا قلبی اعتراف بھی ضروری ہے کہ پروردگار کا در ہی ایسا در ہے جہاں ہماری فریاد رسی ممکن ہے۔ پروردگار کے فیصلوں کی ساری دنیا محتاج ہے۔اگر اس کا حکم ہمارے حق میں ہوجائے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ہمارا بال بیکا نہیں کرسکتی۔اگر اس کا حکم اور اذن کسی بندے کے لئے ہوجائے تو پھر کوئی بھی شخص اور کوئی بھی طاقت اس کے فیصلے میں حارج نہیں ہوسکتی، اس ایمان ویقین کے ساتھ ہر بندے کو اپنا دامن اپنے رب کے حضور پھیلانا چاہئے۔اس وقت کے لئے ایک خاص نقش لکھا جارہا ہے۔ یہ نقش قید سے رہائی، دشمنوں کی زبان بندی اور جان و مال کی حفاظت کے لئے بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ یہ نقش مذکورہ اوقات میں لکھتے وقت زبان پر "یاحکیمُ یاحفیظُ" ہونا چاہئے۔ یہ اسماء لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں اور نقش لکھتے رہیں۔نقش کے نیچے اپنا مقصد لکھیں۔مثلاً برائے زبان بندی فلاں ابن فلاں فی حق فلاں ابن فلاں یا یہ لکھیں برائے حفاظت فلاں بن فلاں یا مثلاً برائے حفاظت جان و مال فلاں ابن فلاں۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاحکیم　　　　یاحفیظ

۱۴ غ	۱ ظ	۸ ض	۱۱ ز
۷ ز	۱۲ ض	۱۳ ط	۲ غ
۹ ظ	۶ غ	۳ ز	۱۶ ض
۴ ض	۱۵ ز	۱۰ غ	۵ ظ

نقش شرفِ قمر

شرف قمر کے اوقات

۲۱رنومبر ۲۰۱۸ءصبح ۸بجکر ۴۸ منٹ سے صبح ۱۰بجکر ۳۵ منٹ تک، ۱۸ردسمبر ۲۰۱۸ءشام ۶بجکر ۴۶ منٹ سے رات ۸بجکر ۳۵ منٹ تک۔ ان اوقات میں برائے روزگار یہ نقش بنا کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱	۶۶	۷
۵۹	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۳۵
۱۴	۲۸	۵۲

برائے مقبولیت عامہ اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

یہ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے، انشاء اللہ مطلوبہ مقاصد میں زبردست کامیابی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاودود

۱۰۹	۱۱۲	۱۱۵	۱۰۲
۱۱۴	۱۰۳	۱۰۸	۱۱۳
۱۰۴	۱۱۷	۱۱۰	۱۰۷
۱۱۱	۱۰۶	۱۰۵	۱۱۶

یابدوح

نادِ علی کے چند مجرب اوراد

بزرگانِ دین نے فرمایا کہ نادِ علی میں اسم اعظم پوشیدہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے بذریعہ کشف والہام سعید روحوں پر نادِ علی کو واضح کیا ہے۔ نادِ علی کا وظیفہ اور نقش دونوں بے مثال ہیں۔ آیئے نادِ علی کے روحانی فیوض کا جائزہ لیں۔

نقش نادِ علی

نقشِ نادِ علی صغیر ذیل میں دیا جارہا ہے، جو بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ نقش کو اپنے پاس رکھنا روحانی فیض کا باعث ہے۔

۷۸۶

۱۰۸۵	۱۰۸۸	۱۰۹۲	۱۰۷۸
۱۰۹۱	۱۰۷۹	۱۰۸۴	۱۰۸۹
۱۰۸۰	۱۰۹۴	۱۰۸۶	۱۰۸۳
۱۰۸۷	۱۰۸۲	۱۰۸۱	۱۰۹۳

دشمن سے حفاظت

نادِ علی کا ورد دشمن کو زیر بنادیتا ہے اور نقشِ نادِ علی دشمن کے شر سے محفوظ رکھتا ہے، دشمن سے تحفظ کے لئے کم از کم روزانہ صبح وشام ۲۱ بار ورد کریں اور نقش اپنے دائیں بازو پر باندھیں، اول و آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ لازمی پڑھیں۔

کالے جادو سے حفاظت

کالے جادو سے تحفظ اور نجات کی خاطر ۳۳ بار نادِ علی، ۱۱ بار آیت الکرسی، ۳ بار سورۂ عبس، ۳ بار چہار قل ورد کر کے پانی پر دم کر کے صبح وشام پئیں اور نقش نادِ علی گلے میں ڈالیں۔

ہر بلا وآفت دور

ہر بلا و آفت سے حفاظت کے لئے صبح وشام ۱۱ بار نادِ علی، آیت الکرسی ۲۱ بار اور درود شریف ۱۱ بار پڑھ کر پانی پئیں اور سینے پر دم کریں، نقش نادِ علی گلے میں ڈالیں۔

امراض کا خاتمہ

خطرناک امراض مثلاً کالا یرقان (ہیپاٹائٹس)، جوڑوں کا درد، بواسیر، شوگر اور ہائی بلڈ پریشر کے لئے نادِ علی ۶۶ بار، سورۂ فاتحہ ۳۳ بار، سورۂ یٰسین ۳ بار، درود شریف ۱۱ بار صبح وشام پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں، ادویاتی علاج بھی ساتھ ضروری ہے، نقش نادِ علی اپنے پاس رکھیں۔

شادی میں رکاوٹ

شادی میں رکاوٹ دور کرنے کے لئے ۲۱ بار روزانہ نادِ علی، سورۂ یٰسین ۳ بار اور ۳ بار سورۂ مزمل پڑھ کر دعا کریں، یہ ۹۰ دن کا عمل ہے۔

میاں بیوی میں محبت

میاں بیوی میں لڑائی جھگڑا ختم کرنے کے لئے اور محبت پیدا کرنے کے لئے صبح وشام ۳۳ بار نادِ علی میٹھی چیز پر دم کر کے کھلائیں، یہ ۴۰ دن کا عمل ہے۔

کاروبار میں برکت

کاروبار میں خیر و برکت کے لئے صبح وشام ۱۱ بار نادِ علی کا وظیفہ کریں، اس کے بعد اگر ایک ہزار بار یا رزاق یا کریم کا وظیفہ بھی کریں تو سونے پر سہاگہ ہوگا۔

اگر اولاد نافرمان ہو

اگر اولاد نافرمان ہو تو نادِ علی ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں اور نادِ علی کا نقش گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ اولاد میں سدھار پیدا ہوگا اور اولاد میں اطاعت اور فرماں برداری کا جذبہ پیدا ہوگا۔

نادِ علی کے عملیات ہمیشہ باوضو کریں۔

درود زهرا

از تحریر: سید علی عمران رضوی

حضرت فاطمہ زہراؑ فرماتی ہیں کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا: "اے فاطمہ! جوکوئی بھی آپؑ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اسے معاف کردیتا ہے اور اسے بہشت میں میرے ساتھ جگہ دے گا۔ (فضائل اہل بیت، ج۲،ص:۳۱۸)

درود زہرا حسب یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی فَاطِمَةَ وَ اَبِیْهَا وَ بَعْلِهَا وَ بَنِیْهَا بِعَدَدِ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ

نقش درودِ زهرا : درج ذیل نقش درودِ زہرا حل المشکلات ہے۔ شرِ انسان وشیطان سے محفوظ رکھتا ہے، ایمان کی سلامتی و مضبوطی کا ضامن ہے، دافع مصائب و بلا ہے، رزق میں برکت وفراوانی کا باعث ہے، اس نقش کو مکان، دوکان یا دیگر کاروباری جگہ میں لگایئے، گلے میں پہنئے اور اس کی برکات واثرات کا مشاہدہ کیجئے۔

اَللّٰهُمَّ	صَلِّ	عَلٰی	فَاطِمَةَ	وَ	اَبِیْهَا	وَ	بَعْلِهَا
صَلِّ	عَلٰی	فَاطِمَةَ	وَ	اَبِیْهَا	وَ	بَعْلِهَا	وَ
عَلٰی	فَاطِمَةَ	وَ	اَبِیْهَا	وَ	بَعْلِهَا	وَ	بَنِیْهَا
فَاطِمَةَ	وَ	اَبِیْهَا	وَ	بَعْلِهَا	وَ	بَنِیْهَا	بِعَدَدِ
وَ	اَبِیْهَا	وَ	بَعْلِهَا	وَ	بَنِیْهَا	بِعَدَدِ	مَا
اَبِیْهَا	وَ	بَعْلِهَا	وَ	بَنِیْهَا	بِعَدَدِ	مَا	اَحَاطَ
وَ	بَعْلِهَا	وَ	بَنِیْهَا	بِعَدَدِ	مَا	اَحَاطَ	بِهٖ
بَعْلِهَا	وَ	بَنِیْهَا	بِعَدَدِ	مَا	اَحَاطَ	بِهٖ	عِلْمُكَ

اعمالِ درود زهرا

برائے حصولِ اولاد : میاں بیوی دونوں مندرجہ بالا تعویذ گلے میں پہنیں اور نوچندی شب جمعہ سے شروع کرکے ۱۳۵ر بار روزانہ درودِ زہرا کا ورد کرکے حصولِ اولاد کی دعا کریں، انشاء اللہ قبول ہوگی۔ یہ عمل شروع کرنے سے پہلے میڈیکل ٹیسٹ کرواکر یقین کرلیں کہ زوجین میں کوئی ایسا جسمانی عارضہ تو نہیں ہے جو مانع حمل ہے۔ جادو کے ذریعہ مرد، عورت کو باندھ دیا جاتا ہے اور باوجود تسلی بخش جنسی اختلاط کے حمل قرار نہیں پاتا، اس لئے مذکورہ عمل سے قبل زوجین روحانی طور پر بھی چیک کروالیں کہ وہ کسی ایسے عمل بد کا شکار تو نہیں ہیں۔

برائے ایمانِ محکم : درود زہرا روزانہ بعد نماز عشاء ۱۳۵ بار ورد کیا کریں۔

شرِ انسان و شیطان سے حفاظت کے لئے: نماز ظہر اول وقت میں ادا کرنے کے بعد ۱۳۵ بار درود زہرا کا ورد کریں

مهلک امراض کے خاتمه کے لئے

اول وقت پہ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد درودِ زہرا ۱۳۵ بار پڑھیں، درود زہرا پڑھتے وقت پانی کا گلاس ربوتل رکھ لیں اور درود پڑھنے کے بعد اس پانی پہ دم کرکے وہ پانی پی لیں۔ مریض اگر یہ عمل خود نہ کرسکے تو کوئی صحیح العقیدہ مومن اول وقت پہ نماز ادا کرنے کے بعد درودِ زہرا ۱۳۵ بار پڑھ کر مریض پر دم کردیں۔ دم کرتے وقت پانی کا گلاس ربوتل پاس رکھ لیں اور درود پڑھنے کے بعد اس پانی پر دم کرکے وہ پانی مریض کو پلائیں۔ یہ عمل بیماری کے خاتمہ تک جاری رکھیں۔

سفر سے بخیر و عافیت واپسی کے لئے : آغاز سفر سے قبل (۱) ۹ بار پڑھ کر دائیں پھونکیں (۲) ۹ بار بائیں پھونکیں (۳) ۹ بار پڑھ کر سامنے پھونکیں (۴) ۹ بار پڑھ کر پیچھے پھونکیں۔

عادات بد سے چھٹکارے کے لئے

عاداتِ بد میں مبتلا شخص کے گلے اور دائیں کلائی پہ درودِ زہرا کی ۱۳۵ بار دم شدہ سبز ڈوری پہنائیں اور اس پر درودِ زہرا ۱۳۵ بار ۹ روز تک دم کریں، دم کرتے وقت پانی کی بوتل (ترجیحاً منرل واٹر) پاس رکھ لیں اور دم کے اختتام پہ اس پر ۹ مرتبہ پھونکیں مارلیا کریں۔ ۹ روز کے بعد وہ پانی اس شخص کو ۱۳۵ روز تک پلائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شرارتی بچے

بچے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں لیکن والدین کی اکثریت بچوں کے حقوق سے عموماً ناواقف ہوتی ہے۔ حالانکہ بحثیت والدین انہیں ادا کرنا ہر ذی شعور کی ذمہ داری ہے۔

ہمارے دین نے تو ان دیکھے اور پیٹ میں پلتے بچے کو بھی کچھ حقوق عطا کئے ہیں۔ انہی کی وجہ سے وراثت کی تقسیم تک رک جاتی ہے اور طلاق کا معاملہ بھی زیر التوا ہوتا ہے۔ فی الحال ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بچوں کے ساتھ کس قسم کا سلوک روا رکھا؟ بچوں کی قدرتی ضروریات اور شراتوں پر آپ ﷺ نے کیسا رویہ پیش کیا؟ کتب سیرت عیاں کرتی ہیں کہ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ برتاؤ کرتے ہوئے مثالی صبر، برداشت اور بھلائی کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے کہ اگر ایک مسلمان خدا تعالیٰ کا قرب پانا چاہتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اسوہ حسنہ کے مطابق عمل کرے۔ لہٰذا ہمیں دیکھنا ہوگا کہ جب چھوٹے بچے کوئی غلط حرکت کرتے تھے تو حضور اکرم ﷺ انھیں کس انداز میں تنبیہ فرماتے۔ آج کل تو کئی چھوٹے بچے اپنی شراتوں سے بڑوں کی قوت برداشت کا خوب امتحان لیتے اور اکثر انھیں غصے میں لے آتے ہیں۔

نوزائیدہ بچوں کے ساتھ سلوک

ایک برس سے چھوٹے بچے بڑے جاذب نظر، گول مٹول اور فرشتہ صورت ہوتے ہیں۔ انھیں دیکھتے ہی جی چاہتا ہے کہ گود میں اٹھا خوب پیار کیا جائے۔ ان کی معیت میں انسان فطری خوشیاں پاتا اور بڑا لطف اٹھاتا ہے۔ لیکن جونہی خصوصاً مرد حضرات بازو پر نمی اور ناک میں بو محسوس کریں، تو ان کی تیوری چڑھ جاتی ہے۔ وہ ناگواری کا اظہار کر کے بچے کو واپس ماں کی گود میں ڈالتے اور بک جھک کرتے غسل خانے کا رخ کرتے ہیں لیکن ایسی صورت میں آنحضور ﷺ نے کبھی اس قسم کا ناپسندیدہ رویہ پیش نہیں فرمایا۔

آپ ﷺ اکثر بچوں کو اپنی آغوش میں لیتے اور زانو پر بٹھاتے تھے۔ حالانکہ اس زمانے میں کسی قسم کا ''ڈائپر'' موجود نہ تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''ایک بار لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تا کہ آپ ﷺ اسے تحنیک دے دیں (یعنی کھجور چبا کر اس کے تالو پر مل دیں) اسی دوران بچے نے پیشاب کر دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس سے وہ جگہ دھو ڈالی جہاں بول گرا تھا۔ (صحیح بخاری)

یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ حضور ﷺ نے ناگواری یا نفرت کا اظہار نہیں فرمایا اور نہ ہی کراہت سے بچہ کو ماں کے حوالے کیا۔ حالانکہ اس نے آپ ﷺ کے بدن کو ناپاک کر ڈالا تھا۔ یہ رویہ بتاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نوزائیدہ کی فطری ضرویات بخوبی سمجھتے تھے۔ اسی لئے ان کے ساتھ کمال درجے کے حلم و برداشت کا مظاہرہ فرماتے۔ نوزائیدہ بچہ خود پہ قابو نہیں رکھتا۔ اسی لئے کسی بھی وقت کہیں بھی پیشاب کرتا اور کبھی منہ سے دودھ نکال دیتا ہے۔ ناک بہنا بھی معمول ہے۔ رسول کریم ﷺ بچوں کی اس فطرت سے بخوبی واقف تھے۔ اسی لئے کبھی بچہ آپ ﷺ پر پیشاب بھی کر دیتا، تو رسول اللہ ﷺ گھبراہٹ یا بے چینی کا مظاہرہ نہ فرماتے۔

شرارتوں پر ردعمل

بچے جب تین سال کے ہوجائیں، تو متحرک اور متجسس ہوجاتے ہیں۔ وہ پھر طرح طرح کی شرارتیں کرتے اور انوکھے کرتب اپناتے ہیں۔

تب سیرت بتاتی ہیں کہ آنحضورﷺ اس عمر کے بچوں پر بھی شفقت فرماتے۔ ایسے بچوں کو نہ صرف مسجد کی اجازت تھی بلکہ دوران نماز اگر وہ معصوم شرارتیں کرتے، شور مچاتے یا عبادت میں مخل ہوتے تب بھی آپﷺ مثالی صبر و برداشت عیاں فرماتے۔

سنن نسائی میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن شداد سے ایک حدیث بیان ہوئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ''میرے والد ایک دن نماز عشاء پڑھنے مسجد نبویﷺ تشریف لے گئے۔ جب رسول اللہﷺ امامت کرانے تشریف لائے، تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ (یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ) آپﷺ کے مبارک کاندھوں پر سوار تھے۔

نبی کریمﷺ نے نواسے کو اپنے قریب میں بٹھایا، تکبیر پڑھی گئی اور آپﷺ نماز پڑھانے لگے۔

''ایک بار آپﷺ کا سجدہ خاصا طویل ہوگیا۔ میرے والد کو تشویش ہوئی۔ انھوں نے سر اٹھا کر دیکھا، تو جانا کہ نواسے آپﷺ کی کمر پر سوار ہیں۔ چنانچہ وہ پھر سجدہ میں چلے گئے۔

نماز ختم ہوئی تو چند صحابہ آپﷺ کے پاس آئے اور دریافت کیا نبی کریمﷺ! دوران نماز ایک بار آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم سمجھے، آپﷺ کو کچھ ہوگیا ہے۔ یا پھر آپﷺ پر وحی نازل ہورہی ہے۔

رسول اللہﷺ نے تبسم فرمایا اور گویا ہوئے ''کچھ بھی نہیں ہوا۔ دراصل نواسے میری کمر پر سوار تھے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ ان کے کھیل میں خلل پڑے۔ چنانچہ ان کے اترنے کا انتظار کرتا رہا۔

یہ حدیث بھی آشکارا کرتی ہے کہ حضورﷺ بچوں کی شرارتوں پر کمال ضبط اور برداشت کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ نبی کریمﷺ نے سجدہ طویل فرمادیا تاکہ بچہ اپنے معصوم کھیل سے لطف اندوز ہوتا رہے۔ گو سجدے کی طوالت سے صحابہ کرامؓ پریشان ہوگئے جو آپﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

بچوں کی رہنمائی کا طریق

بچوں کو چوما یا محبت سے آغوش میں لیا جائے، تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ انھیں پسند ہوتا ہے کہ ان کو مثبت انداز میں چھوا جائے۔ یہی وجہ ہے، نفسیات کی جدید تحقیق والدین کو بتاتی کہ طویل لیکچر اور پیچیدہ نصیحتیں کرنے سے بہتر ہے کہ عملی طور پر بچوں کی غلطیاں درست کی جائیں۔ نفسیات نے جو طریق کار اب دریافت کیا ہے، نبی کریمﷺ چودہ سو سال پہلے اسے بیان کرچکے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے مروی ہے ''ایک بار بہ موقع فصل صحابہؓ رسول اللہﷺ کی خدمت میں کھجوریں لانے لگے۔ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ نبی کریمﷺ کے سامنے کھجوروں کا ڈھیر جمع ہوگیا۔ نزدیک ہی حضرت حسن رضی اللہ عنہ و حضرت حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے کھیل کھیل میں ایک نواسے نے منہ میں کھجور ڈال لی۔

رسول اللہﷺ نے یہ دیکھ کر نواسے کے منہ سے ہاتھ کے ذریعہ کھجور نکالی اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایک آل رسولﷺ کا کوئی فرد خیرات نہیں کھایا کرتا۔ (صحیح بخاری)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ ایک مسئلے کے فوری اور موثر حل کی خاطر کیسی عمدہ حکمت عملی اپنانی چاہئے۔ نبی کریمﷺ نے خود نواسے کے منہ سے کھجور نکالی اور مختصر لفظوں میں وجہ بھی بیان فرمادی۔ ورنہ آپ کسی کو لاکھ کہئے، وہ کبھی اپنے منہ سے ازخود کھجور کبھی نہیں نکالے گا۔

آج کل بیشتر والدین کا وتیرہ ہے کہ وہ بچوں پر وجہ بے وجہ برستے رہتے ہیں۔ جھڑکتے ہوئے حکم دیا جاتا ہے کہ فلاں شے کو مت چھوؤ، اس جگہ مت جاؤ یا یہ کام کرو۔ عموماً بچہ یہ ہدایات نظرانداز کردیتا ہے۔ تب انا و غصے کے مارے والدین مہمانوں کے سامنے بھی اس کی دھنائی کرڈالتے ہیں۔

درجہ بالا حدیث والدین کو درست طریق کار بتاتی اور ان کی رہنمائی کرتی ہے۔ یہ کہ بالغ کو چاہئے کہ، وہ چیخنے کے بجائے خود اٹھے اور ہاتھ سے بچے کو خطرے سے دور کردے۔ ساتھ ساتھ مختصر اور شستہ الفاظ میں اسے وجہ بھی بتا ڈالے۔ درج ذیل حدیث بھی اس حکمت عملی کی تائید کرتی ہے۔

ں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہترین اخلاق و عادات کے ے۔ ایک دن آپ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجنا چاہا۔ (میرا ،کو جی نہیں چاہ رہا تھا) لہٰذا میں نے کہا: ''اللہ کی قسم، میں نہیں ۔ ۔ـاگا۔ لیکن میرا دل کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو حکم دیا ہے، اسے بجالاؤں۔

آخر کار میں (کام کی خاطر) باہر نکل آیا۔ گلی میں چند لڑکے کھیل رہے تھے۔ میں رک کر، انھیں دیکھنے لگا۔ اچانک نبی کریم ﷺ میرے پیچھے تشریف لے آئے اور انھوں نے مجھے گردن سے پکڑ لیا۔ میں نے مڑ کر دیکھا، تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے صغیر (ننھے) انس آپنے کام سے جاؤ۔ میں نے کہا: رسول اللہ! میں جاتا ہوں۔

یہ حدیث بتاتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ہاتھ کے استعمال اور ہلکی پھلکی ڈانٹ کے امتزاج سے ننھے حضرت انسؓ کو یاد دلایا کہ وہ کام کرنا بھول گئے۔ دراصل نبی کریم ﷺ جانتے تھے کہ گلی میں کھیلتے لڑکے دوسرے لڑکوں کی توجہ بھی کھینچ لیتے ہیں۔

سمجھانے کا بلیغ انداز

سات آٹھ برس کی عمر میں، بچہ برے اور بھلے کے مابین تمیز کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ جب کسی ایسے بچے کو غلط حرکت کرتا دیکھتے، تو اسے بہت پیار شفقت اور جامع و بلیغ الفاظ میں سمجھاتے۔ اس کو بتاتے کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے۔ یہ نہیں کہ اسے ڈانٹ ڈپٹ کرتے اور دوسروں کے سامنے ذلیل کرتے۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے بطن سے آپ کے چار بچے تولد ہوئے تھے۔ ۳ ہجری میں آپ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، تو ان کے چاروں بچے بھی آپ ﷺ کی تولیت میں آ گئے۔ تب حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ سات آٹھ سال کے تھے۔ ان سے بخاری و مسلم میں درج ذیل روایت آئی ہے۔ ''میں لڑکے کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کی نگہداشت میں تھا۔ جب کھانا کھانے لگتا تو کبھی کبھی میں دونوں ہاتھوں سے کھانے لگتا۔ ایک دن نبی کریم ﷺ نے مجھے شفقت سے فرمایا: کھانے سے پہلے اللہ کا نام لو (یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھو) سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور جو کچھ سامنے پڑا ہے، اس میں سے کھاؤ۔

چھوٹے بڑے بچے زیادہ عرصہ کسی بات یا کام کی طرف متوجہ نہیں رہتے، توانائی کی بہت زیادہ مقدار رکھتے اور انتہائی متجسس طبیعت پاتے ہیں۔ اسی لئے وہ دنیا کی ہر شے کھوجتے اور دیکھتے بھالتے ہیں جن میں بیشتر ان کے لئے نئی ہوتی ہیں لیکن بہت سے والدین غلط فہمی کے باعث اپنے بچوں کی فطری ضروریات اور رویوں کو منفی انداز میں لیتے ہیں۔ لیکن وہ صبر و برداشت کا مظاہرہ کریں اور ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے پیار محبت سے سمجھانے کا طریقہ اپنائیں تو بچے ان کی ہدایت جلد سمجھ جائیں گے۔

یاد رکھئے بچے اور بچیاں اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہیں۔ لہٰذا ان سے درشت و کرخت سلوک ہرگز نہ کیجئے۔ ابھی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ''گناہ لکھنے شروع نہیں کئے۔ لہٰذا یہ معصوم نیک روحیں اگر دانستہ بھی کوئی برتن توڑ ڈالیں، الماری میں کسی قیمتی شے کو چھوئیں، تو انہیں سخت ہاتھ نہ لگائے، بلکہ نرمی سے سمجھائے اور ان کی توجہ بانٹ دیں۔ جو ماں یا باپ بچوں پر سختی کرے، ان سے درشتی کے ساتھ پیش آئے، وہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں معتوب قرار پاتا ہے۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جو والدین اپنے چھوٹے، کمزور اور بے بس بچوں پر ظلم کرتے اور کسی قسم کی ندامت یا شرمندگی محسوس نہیں کرتے، وہ بڑھاپے میں تنہائی اور بے بسی کی تصویر بن جاتے ہیں۔ کیونکہ ظلم کا شکار اولاد ان کی نگہداشت نہیں کرتی اور یوں انتقام لیتی ہے۔ بچپن کی یادوں کے باعث وہ والدین سے نفرت کرنے لگتی ہے۔ والدین اور تمام بالغ مرد و زن کو چاہئے کہ وہ وقتاً فوقتاً اسوۂ حسنہ کا مطالعہ کریں۔ یہ پڑھیں اور جانیں کہ نبی کریم ﷺ نے بچوں کے ساتھ کس قسم کا سلوک روا رکھا ہے۔ یوں ہدایت پا کر وہ بھی بچوں کے ساتھ درست رویہ اپنائیں گے۔ اسی طرح والدین نہ صرف اولاد کے انتقام بلکہ اللہ تعالیٰ کے قہر سے بھی بچ سکتے ہیں۔

☆ دنیا میں کل ملکوں کی تعداد دو ہزار ایک سو اکیس ہے۔

☆ دنیا سب سے گرم سیارہ عطارد (بدھ) ہے۔

☆ سب سے ٹھنڈا سیارہ پلوٹو ہے۔

تسخیرات وعملیات کی روحانی دنیا

تحریر: حکیم نعیم الحسن

حاضری ملکہ بلقیس

اس عمل کو نوچندی منگل سے رات گیارہ بجے شروع کریں۔ خلوت نشین ہوکر علیحدہ کمرے میں پڑھیں۔ جگہ ہر وقت خوشبو سے معطر رہنی چاہئے۔ خود بھی پاک صاف رہیں، سفید رنگ کا لباس زیب تن کریں۔ عمل آیت الکرسی چاروں قل شریف ۳،۳ مرتبہ پڑھ کر دائرہ کھینچ لیں، اکتالیس یوم تک گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ دوران عمل اگربتی لوبان سلگائیں، اول آخر درود شریف گیارہ بار گیارہ بار پڑھیں۔ پرہیز ترک حیوانات، گوشت ہر قسم کا مچھلی، انڈا، کچا پیاز لہسن، بدبودار اشیاء گھی دودھ، دہی بازاری اشیاء، گڑ، اور جماع سے پرہیز رکھیں۔ عمل یہ ہے۔

ملکہ بلقیس داتخت لیاوے اسرافیل

تسخیر وحاضری ایمن

اس عمل کو نصف رات گیارہ بجے مسجد میں جاکر تنہائی میں بیٹھ کر کریں۔ اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ، چالیس یوم کا عمل ہے چالیس دنوں میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھنا ہے یعنی ۳۱۲۵ ر تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ، یہ عمل روزانہ وقت مقررہ پر ہی ایک جگہ پڑھیں، دوران عمل لوبان، اگربتی بخور سلگائیں جگہ ہر وقت خوشبو سے معطر رکھیں، عمل باحصار کرے۔ پرہیز جلالی جمالی، ترک حیوانات کریں، عمل کے آخر یوم تین جن حاضر ہوں گے ان سے بھائی چارے کا عہد پیمان لیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی قسم دے تابع داری کا عہد لیں، دوبارہ حاضری کی ترکیب پونچھ لیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عزمت علیکم واقسمت علیکم یا عبد الصمد یا عبد الواحد حاضر شو بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

بغیر اجازت عمل ہرگز نہ کریں کسی عامل کامل یا سورہ مزمل کے عامل سے اجازت لیں۔ (یہ عمل گارنٹی شدہ ہے، ہدیہ ۳۵۰۰ ر روپے ادا کرنا ضروری ہے ورنہ کامیابی نہیں ملے گی۔

مرض کی تشخیص

اس عمل کو ہر کوئی سیکھ سکتا ہے، مرد اور عورت باآسانی؟ اول مریض کا استعمال شدہ کپڑا لیں اور اسے ناپ لیں، پھر کپڑا لپیٹ دیں اور اس پر پانچ مرتبہ سورۂ فاتحہ مکمل، بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی وھو السمیع البصیر۔ پانچ مرتبہ یاحی یا قیوم پانچ مرتبہ اللہ شافی اللہ کافی ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں پھر گرہ کھول دیں اس کی پیائش کریں۔ (۱) اگر کپڑا کم ہوجائے تو مان لیں کہ آسیب ہے۔ (۲) اگر کپڑا بڑھ جائے تو مریض جادوئی امراض میں مبتلا ہے۔ (۳) اگر کپڑا نارمل رہے اور اس کی پیائش میں کوئی فرق نہ پڑے تو مرض جسمانی ہے۔ (عمل درست آزمودہ ہے عام اجازت ہے۔

کشف القبور

تصوف ایک مقام کشف القبور ہے، یعنی مرنے کے بعد روحیں جس مقام پر رہتی ہیں وہاں وہ کس حال میں رہتی ہیں، ملاقات کے عمل کو کشف القبو کہا جاتا ہے۔ اس صلاحیت کو بیدار کرنے کے لئے باطنی نگاہ کھولنے کے لئے عمل اسم "یاباعث" کو روزانہ گیارہ سو مرتبہ اول آخر دور شریف پڑھیں۔

گیارہ مرتبہ اس عمل کو لگاتار ۴۰ ر دن تک کریں۔ پھر جب کسی مرحوم رشتے دار کی کیفیت معلوم کرنی ہو تو اس عمل کو اتنی ہی تعداد میں اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر کریں، رات کو خواب میں مرحوم سے ملاقات ہوگی۔ رات کی تنہائی میں قبرستان میں عمل کرنے سے حالت بیداری میں بھی ملاقات ممکن ہے۔ لیکن اس طرح کے عمل سے دل ودماغ کا علاج بہت ضروری ہے۔ ہمارے اکابرین نے اس طرح کے اعمال سے استفادہ کیا ہے، لیکن ان کا ایمان اور یقین بہت مضبوط تھا اور وہ روحانی طور پر بہت قوی تھے۔

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

آج کل میری یار دوستوں سے ملاقاتیں بہت کم ہوتی ہیں، میرے یار دوست بھی اب نکمے سے ہوگئے ہیں، اب تو یہ خوابوں میں بھی کم ہی آتے ہیں ورنہ پہلے تو حال یہ تھا کہ اگر دوپہر میں بھی آنکھ لگ جاتی تھی دوستوں کی پوری پلٹن مجھے خواب میں گھیر لیتی تھی، میرے یار دوست خوابوں میں بھی میرے ساتھ گل چھرّے اڑاتے تھے اور اچھی اچھی ڈشوں کے مزے لوٹتے تھے، اب جب سے موبائل کا دور شروع ہوا ہے تو ملنا جلنا تقریباً ختم سا ہوکر رہ، اب ملاقاتیں صرف موبائل ہی پر ہوتی ہیں۔ دوستوں کی بات تو چھوڑیں اب تو بیوی سے بھی قرب حاصل نہیں ہوتا وہ بھی چوبیس گھنٹے موبائل میں گھسی رہتی ہے اور میں ندیدوں کی طرح بس اسے گھورتا ہی رہتا ہوں، ان موبائلوں نے فاصلے کم کئے ہیں لیکن ایک دوسرے سے دوریاں بھی اتنی پیدا کردی ہیں کہ بس الاماں والحفیظ۔

ایک دن کی بات ہے کہ میری بیوی اپنی اس سہیلی سے بات کررہی تھی جو امریکہ میں ہے، وہ دوران بات چیت بہت چہک رہی تھی اور ہنستے ہنستے دوہری بھی ہوئی جارہی تھی، ان عورتوں کا حال یہ ہے کہ اس دور میں بھی اتنا ہنس لیتی ہیں کہ جس دور میں مسکرانا بھی کسی معجزے سے کم نہیں۔

میں نے بانو سے پوچھا، کون تھا۔ اتنی لچھے دار باتیں کس سے کررہی تھیں۔ بانو نے جواب دیا، کہ میرے بچپن کی سہیلی یاسمین تھی، آج کل امریکہ میں ہے، اس موبائل کا کرم ہے کہ اتنے فاصلے پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے ہم نزدیک اور انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر ایک دوسرے سے بات کررہے تھے۔

لیکن بیگم، اس موبائل کا ظلم وستم یہ ہے کہ میں تمہارے قریب ہوکر بھی تم سے دو بات کرنے کو ترستا ہوں، ایک عرصہ ہوگیا کہ ایک چھت کے نیچے ہوکر بھی ہم ایک دوسرے سے جی بھر کر بات نہیں کرسکے، رات کو بھی موبائل لے کر لیٹ جاتی ہو اور میں کسی رانڈ بیوہ کی طرح تم سے دو باتیں کرنے کی آس لے کر سوجاتا ہوں۔

حضرت! بانو نے آنکھوں میں شرارت سمیٹتے ہوئے کہا۔ ہماری شادی کو چالیس سال گزر چکے ہیں، اب ہماری باتیں کرنے کی عمر نہیں رہی۔

یہ سن کر مجھے تاؤ آگیا اور میں نیم شریف لوگوں کی طرح جھلا کر بولا اس عمر میں اگر ہم باتیں نہیں کریں گے تو اور کیا کریں گے۔ بیگم اس عمر میں ہم باتوں کے علاوہ اور کر ہی کیا سکتے ہیں۔

چھوڑیئے، میں بحث کے موڈ میں نہیں ہوں۔

یہی ہوتا ہے کہ ہمیشہ جب تم سے کوئی جواب نہیں بن پاتا تو تم یہ کہہ کر پلّہ جھاڑ لیتی ہو کہ میرا موڈ بحث کرنے کا نہیں ہے۔

بانو نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا کہ جیسے اس بار پھر وہ مجھے بے وقوف بنا کر مطمئن ہوگئی ہو، ہم شوہروں کی یہی تو مشکل ہے کہ ہم خود کو مجازی خدا سمجھتے ہیں لیکن کوئی سی بھی دال ہماری ان بیویوں کے سامنے گل نہیں پاتی، ان بیگمات کا حال یہ ہے کہ چت بھی اپنی اور پٹ بھی اپنی اور ان عورتوں کی حقیقت یہ ہے کہ یہ اگر مسکراتی ہیں تو اس کی بھی من چاہی قیمت وصول کرتی ہیں اور اگر روتی ہیں تو اس کے بھی من چاہے دام وصول کرلیتی ہیں اور ہمارا بزعم خود مجازی خدا ہونا اور سمجھنا بس یوں سمجھئے کہ دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے، آپ کی رائے کیا ہے؟ میں جانتا ہوں کہ آپ کو بھی یہ بھرم ہوگا کہ آپ جیسے کیسے سہی لیکن آپ اور جنل قسم کے مجازی خدا ہیں اور آپ کی بیوی صبح شام بندگی کا اظہار کررہی ہے لیکن دوستو! غیرت مند قسم کے مردے اپنی قبر کا حال دوسروں پر ظاہر نہیں کرتے اور یہ بات میں بھی جانتا ہوں اور آپ بھی۔

بہرحال میں نے اپنی عافیت اسی میں سمجھی کہ میں بانو سے مزید نوک جھونک نہ کروں کیوں کہ نوک جھونک کے عتاب سے میں اچھی طرح واقف ہوں، ان بیویوں کے ہاتھ میں بہت کچھ ہے یہ چاہیں تو

شوہر کا ناک میں دم اس طرح بھی کرسکتی ہیں کہ کراماً کاتبین کو بھی یہ اندازہ نہیں ہوسکے گا کہ یہ نیکی کر رہی ہیں یا گناہ!

چند دن پہلے مجھے بیوی سے یہ معاہدہ کرنا پڑا تھا کہ میں جب بھی کسی دوست سے ملنے جاؤں گا تو پہلے بیوی سے اجازت لوں گا اور اگر اجازت ہوگی تو جاؤں گا ورنہ اپنے ارمانوں کو اپنے پیروں سے اس طرح کچل دوں گا کہ زبان پر کوئی حرفِ شکایت بھی نہیں ہوگا اور چہرے پر کسی بھی طرح کی جھلاہٹ کے آثار بھی نمایاں نہیں ہوں گے۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں ہندوستان کی طرح آزاد ہوں اور بے لگامی اور بے راہ روی کی طرح آزادی مجھے میسر ہے لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے یہ معاہدہ کرنا پڑ گیا تھا اور اب تو حال یہ ہے کہ اگر میں نماز کو جاتا ہوں تو مجھے بیوی سے کہنا پڑتا ہے کہ میں نماز کے لئے جا رہا ہوں۔

آج ایک دوست کی یاد بہت آرہی تھی اس لئے ان سے ملاقات کے لئے دل بے قرار تھا اور بانو سے اجازت ملنے کے لئے تھوڑی بہت مکھن بازی کی ضرورت تھی اس لئے میں نے مزید الجھنے کے بجائے نہایت مؤدبانہ انداز میں عرض کیا۔

بیگم کچھ بھی سہی تم ایک لاجواب قسم کی بیوی ہو، تمہارے ونڈر فل ہونے میں میرے نفس لوامہ کو بھی کوئی شک نہیں۔

بس رہنے دیں۔" بانو نے منہ بسور کر کہا۔" مجھے یہ جھوٹی تعریفیں بالکل پسند نہیں۔

بیگم، خدا سے ڈرو، کسی کی نیت پر شک کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

میں چالیس سال سے آپ کو برت رہی ہوں۔" بانو بولی" جب بھی کوئی بات منوانی ہوتی ہے آپ اس طرح کی چکنی چپڑی باتیں کرنے لگتے ہیں۔

تم الزام لگا رہی ہو اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ الزام تراشی کرنا بہت بڑا گناہ ہے، میں جب بھی تمہاری تعریف کرتا ہوں خدا کو حاضر وناظر جان کر کرتا ہوں، کراماً کاتبین بھی میری عادت سے اچھی طرح واقف ہیں اور وہ ان تعریفوں کو جو میری زبان سے تمہارے لئے نکلتی ہیں ہمیشہ نیکیوں کے کالم میں لکھتے ہیں، یقین نہ آئے تو بروزِ محشر میرا نامۂ اعمال ٹٹول لینا۔

میں نے بانو کی طرف دیکھا وہ اپنی مسکراہٹ کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی، پھر اس نے نیم رضا مندی کے عالم میں کہا، فرمایے خواہش ہے؟

اپنی خواہشوں کا اظہار کرنا کم ظرف لوگوں کا کام ہوتا ہے۔

بنئے مت، بتایئے کیا چاہتے ہیں، شام کو بریانی بناؤں یا کوفتے۔

تم کوفت پھیلا رہی ہو۔

بابا، میں آپ کی ہر خواہش پوری کرنے کو تیار ہوں ہمیشہ کی طرح، آپ کچھ بولو تو؟

کئی دن سے مجھے صوفی دیدار الٰہی کی یاد آرہی ہے۔ دل میں بار بار یہ خیال آرہا ہے کہ ان کے گھر کا ایک چکر لگالو، بہت دنوں سے کہیں نظر بھی نہیں آئے، خدانخواستہ کہیں مرحوم تو نہیں ہوگئے۔

اتنی سی بات کے لئے جھوٹی سچی تعریفوں کی کیا ضرورت تھی اور آپ کے دوستوں میں صوفی دیدار الٰہی واحد ایسے انسان ہیں جو بازاری قسم کی محبت سے بہت دور رہے، ورنہ آپ کے ہر دوست کے کارناموں کی اچھی خاصی روداد ہے۔

بیگم، اب تو سب نیک ہوگئے اور میرے کئی دوست تو کچھ زیادہ ہی نیک ہوگئے ہیں اور ان کی نیکیاں مجھے کھلنے لگی ہیں۔ میرے کئی دوستوں کا عالم تو اب یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو بھی بے وضو ہاتھ تو نہیں لگاتے اور صوفی اذا جاء تو اپنی بیگم سے باقاعدہ گھونگھٹ کرنے لگے ہیں۔

ان کی بیوی کوئی گلہ کرتی ہیں تو فرماتے ہیں، بیگم یہ تقویٰ ہے، اس کی قدر کرو تاکہ بے حساب جنت میں جاسکو، میں نے کئی بار ارادہ کیا ہے کہ اس طرح کی نیکیاں میں بھی کر گزروں۔

لیکن میں تم سے ڈرتا ہوں کیوں کہ میری بدنصیبی یہ ہے کہ تم دین وشریعت کو صحیح طریقہ سے سمجھتی ہو، تم میری پرہیزگاری کو زندہ نہیں رہنے دوگی، اس لئے میں صبر کرتا ہوں اور مجھے اپنی زندگی پر نظر ثانی کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

یہ سب سن کر وہ سچ مچ مسکرا دی اور بولی، کب جانا چاہتے ہیں۔

آج شام کو عصر کے بعد۔

چلے جائیں اور میرا بھی سلام کہہ دیجئے، آپ کے دوستوں میں بس یہی ایسے انسان ہیں کہ جن سے مجھے کوئی شکایت نہیں ہے۔

چلو بیگم تمہیں میرے دوستوں میں کوئی تو اچھا لگا۔ لیکن اگر بیگم تم

ئی تو تمہیں میرے کئی دوست اچھے محسوس ہوں گے۔ صوفی تے سمی ہوگئے ہیں کہ فرشتے صبح شام ان سے مصافحہ کرنے آرہے ہتی مروارید کے تقوے کا عالم تو اب یہ ہے کہ جنت کی حوریں طرح طرح کی ڈشیں روانہ کررہی ہیں اور...... بانو نے پھر اس طرح سوا جیسے میں عراق ہوں اور وہ امریکہ، میں ڈر گیا کہ یہ تو مجھے کچا بالے گی، میں اس کے سامنے سے ہٹ گیا۔ اور میں عصر پڑھتے ہی صوفی دیدار الٰہی کے دولت کدہ پر پہنچ گیا، مجھے دیکھ کر ان کی باچھیں کھل گئیں، کسی نابالغ بچے کی طرح اچھل کر وہ مجھ سے لپٹ گئے اور انہوں نے باقاعدہ مجھ سے بوس وکنار شروع کردیا، ان کی شدتیں دیکھ کر مجھے یہ کہنا پڑا، بس محترم اتنا مت لپیٹئے جذبات کی ایسی کی تیسی ہوجاتی ہے۔

وہ مجھ سے ہٹ کر بولے، یار روح کو تو قرار آنے دیتے۔

روح کو کبھی قرار نہیں آتا اور جسم کے قرار سے ہمارا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

چند منٹ کے بعد ہم دونوں ان کی بیٹھک میں محوِ گفتگو تھے، میں نے محسوس کیا کہ ان کی صحت اب بھی برقرار تھی اور ان کی آنکھوں میں آج بھی وہی چمک تھی جو کبھی ہوا کرتی تھی۔

میں نے پوچھا، آج کل مشغلہ کیا ہے؟

پیری مریدی کررہا ہوں۔" انہوں نے بتایا" اور اس میں اتنا کما لیتا ہوں کہ دال روٹی چل جاتی ہے۔

پیری مریدی میں دال روٹی؟" میں نے حیرت کا اظہار کیا" پیری مریدی میں تو وارے کے نیارے ہوجاتے ہیں۔ صوفی قالو بلی کو دیکھو چند سال پہلے سڑکوں پر پیدل چلتے تھے اور آج کئی گاڑیوں کے مالک ہیں اور کپڑے بھی ایسے رنگ برنگے پہننے لگے ہیں کہ مال داری ظاہر ہوتی ہے اور یہ سب پیری مریدی کا کمال ہے۔

ان کے پیر بہت مشہور ہستی ہیں، ان کی دھوم عرش تک ہے، وہ جس کو خلافت دیتے ہیں اس کے تو بس مزے آجاتے ہیں، میرے پیر زیادہ مشہور نہیں ہیں، ان کی خلافت سے اتنا بھلا نہیں ہوتا، لاکھ کوشش کرنے کے بعد بھی مریدوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوپاتی، گنے چنے مرید ہیں اور وہ بھی غریب اور دیہاتی قسم کے، ان سے بس تو نون تیل ادرک کے مسائل ہی حل ہوسکتے ہیں۔

جب آپ کو یہ کام کرنا ہی تو اس میں کچھ نمک مرچ لگاؤ۔" میں نے مشورہ دیا۔"

انہوں نے حیرت زدہ ہوکر مجھے دیکھا پھر بولے، وہ کیسے؟

میں تمہیں دس بیس کراماتیں بنا کر دیدوں گا تم انہیں اِدھر اُدھر پھیلاؤ اور اپنا حلیہ بھی کچھ ایسا رکھو کہ جو دیکھئے وہ تمہارے ولی ہونے میں شک نہ کرے۔

مگر بیوی ان چیزوں سے منع کرتی ہے وہ کہتی ہے کہ ریا سے بچو۔

ریاکاری کے بغیر کون بزرگ مشہور ہوتا ہے، جب تک تم اور تمہارے مرید تمہاری بزرگی کا چرچا نہیں کریں گے تو اللہ کے بندوں پر وحی اترے گی۔ یا اللہ میاں خود آسمان سے اتر کر تمہاری بزرگی کی تصدیق کریں گے، دیکھو اگر بزرگ مشہور ہونا ہے تو پھر تھوڑی بہت ریاکاری تو کرنی ہی پڑے گی۔

مجھے کیا کرنا ہوگا؟" انہوں نے دلچسپی لی۔"

میں نے انہیں سمجھایا کہ یہ سیدھا سادا لباس نہیں چلے گا، ایسا لباس تو ہم بھی پہنتے ہیں اسے دیکھ کر کون ایمان لائے گا، تمہارا کرتا آخری حدوں تک نیچا ہونا چاہئے اور پاجامہ اتنا اونچا کہ پنڈلیاں صاف نظر آئیں، سر پر ہرے رنگ کی یا پھر زعفرانی رنگ کی پگڑی بھی ہونی چاہئے، لوگ اس سے بہت متاثر ہوتے ہیں، ایک تسبیح گلے میں لٹکی ہونی چاہئے اور ایک ہاتھ میں ہونی چاہئے وغیرہ اور مریدوں کے ذریعہ اپنی کراماتیں پھیلاؤ، زیادہ سے زیادہ اور خواہ مخواہ بھی۔

لیکن کرامت؟!

پریشان مت ہو، وہ میں بتاؤں گا کہ تمہیں کیا کہنا ہے اور کیا کرنا ہے؟ فی الحال تم اتنی بات پھیلا دو کہ تم سے روزانہ خواب میں شیخ عبدالقار جیلانی ملنے آتے ہیں اور وہ سیدھے جنت الفردوس سے آتے ہیں اور تمہاری پگڑی پر عطر فردوس لگاتے ہیں اور پگڑی پر سچ مچ عطر لگا لیا کرنا۔ مولوی قسم کے لوگ تمہارا یقین نہیں کریں گے وہ تمہاری پگڑی ضرور سونگھیں گے، اگر انہیں خوشبو محسوس نہیں ہوئی تو تمہارے جھوٹ کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔

لیکن فرضی میاں یہ تو کھلا جھوٹ ہوگا۔

بھئی اس لائن میں جو دولت کمانے کے لئے یا خود کو مشہور کرنے

لئے اختیار کی جاتی ہے اس میں اسی طرح کے جھوٹ خوب چلتے ہیں۔ اس طرح کے جھوٹوں سے اگر پرہیز کروگے تو آسمانِ بزرگی پر زیادہ اونچے نہیں اڑسکوگے اور بات دال روٹی سے زیادہ نہیں بڑھ سکے گی۔

پھر آپ سے کب ملنا ہوگا۔''انہوں نے کہا۔'' لگے ہاتھوں دو چار کرامتیں ابھی بتادیجئے۔

لوگوں کو بتایئے کہ جنات بھی آپ سے بیعت ہورہے ہیں، سینہ ٹھوک کر کہئے کہ ایک جن ہر رات کو آپ کی ٹانگیں دبانے آتا ہے اور جنت کی ایک حور ہر رات کو آپ کے سر میں مالش کرنے آتی ہے اور آپ کو سلانے کے لئے لوریاں بھی سناتی ہے۔

کیا لوگ یقین کرلیں گے؟''انہوں نے پوچھا۔''

کیوں نہیں کریں گے اور کرامت تو ایسی ہی باتوں کو کہتے ہیں، آپ جتنی بھی ناقابل یقین بات کہیں گے لوگوں کی نظروں میں آپ اتنے ہی بڑے بزرگ بن جائیں گے، دوران گفتگو اپنی عبادتوں اور ریاضتوں کا بھی ذکر کیجئے لیکن اس طرح کہ لوگ ریاکاری نہ سمجھیں۔

مثلاً؟

لوگوں کو بتایئے کہ آپ روزانہ ۳۰ قرآن پڑھتے ہیں۔

روزانہ ۳۰ قرآن کون پڑھ سکتا ہے؟۔انہوں نے کہا۔''

مجھے معلوم ہے کہ کوئی نہیں پڑھ سکتا، لیکن کرامت یہ ہے کہ آپ پڑھ لیتے ہیں، ارے بھئی آپ کو کہنا ہے، لوگوں کو یقین آئے نہ آئے اس سے آپ کو کیا لینا اور آپ یقین کریں کہ یہ مرید قسم کے لوگ ایسی ہی باتوں سے خوش ہوتے ہیں۔''میں نے کچھ دیر چپ رہ کر کہا۔''

آپ کو بتانا ہے کہ آپ تہجد کے بعد سے فجر تک ایک قرآن ختم کرلیتے ہیں۔

اتنی دیر میں پورا قرآن کیسے ختم ہوسکتا ہے؟!

پھر وہی بات، ارے دیدار الٰہی میاں یہ ایک کرامت ہے، کوئی انسان ہوا میں اڑسکتا ہے نہیں اور ہرگز نہیں، لیکن کئی بزرگ ہواؤں میں اڑتے تھے، یہ ان کی کرامت تھی، میں بھی جانتا ہوں کوئی شخص ایک دو گھنٹے میں پورا قرآن نہیں پڑھ سکتا لیکن کرامت یہ ہے کہ آپ پڑھ لیتے ہیں اور یہ آپ کا روزانہ کا معمول ہے۔

فرضی صاحب! میں تو تہجد نہیں پڑھتا۔

نہیں پڑھتے نہ پڑھو، لیکن لوگوں کو یہ بتائیں کہ آپ تہجد پڑھتے ہیں۔ اگر آپ نے اس بارے میں سچ بول دیا تو لوگ اپنی بیعت آپ سے فسخ کرالیں گے، آپ نہیں جانتے لوگوں کو یہ اپنے پیروں کے بارے میں وہ خواب دیکھتے ہیں جن کا زمانہ میں کوئی چلن نہیں ہوتا، آپ کو یہ بھی بتانا ہوگا کہ فجر کے بعد اشراق، پھر چاشت، پھر ظہر، ظہر اور عصر کے درمیان پھر سوا لاکھ مرتبہ آیت کریمہ، پھر قرآن، پھر عصر کے بعد قرآن، پھر مغرب کے بعد قرآن گویا کہ آپ عبادتوں اور ریاضتوں سے کبھی تھکتے نہیں اور یہ بھی ثابت کیجئے کہ آپ فجر کی وضو سے عشاء پڑھتے ہیں۔

لیکن.........؟

پھر وہی لیکن، دیکھئے اگر آپ کو ہزاروں بزرگوں کی موجودگی میں اپنا مقام بنانا ہے تو پھر آپ کو یہ سب کچھ کرنا ہوگا، لوگ کرامتوں کے بہت شوقین ہوتے ہیں۔ اگر آپ ایک آدھ بار یہ بھی بول دیں کہ آپ نے ہواؤں میں اڑ کر ایک دن عمرہ بھی کرلیا تھا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، آپ کے مریدان باتوں سے بہت خوش ہوں گے اور آپ کی یہ کرامتیں پوری دنیا میں پھیل جائیں گی، مدرسہ کے طلبہ کو بتایئے کہ آپ کو صحاح ستہ حفظ یاد ہیں، آپ بغیر دیکھے مدرسوں کا پورا نصاب پڑھ سکتے ہیں۔

اگر کوئی سننے لگے؟

کون سنے گا، کسے تحقیق کی ضرورت ہے، ہر کتاب کی دو چار احادیث یاد کرلیجئے، کوئی بے شرم قسم کا انسان سننے کی فرمائش کرے تو سنادیجئے کچھ بھی، حدیثیں کسے یاد ہوتی ہیں جو وہ صحیح یا غلط کا فیصلہ کرے گا۔ میں جانتا ہوں کہ یہ سب باتیں غلط ہیں، لیکن میں تو آپ کا خیرخواہ ہوں اور آپ کو اونچا اڑانے کے لئے یہ قیمتی مشورے دے رہا ہوں اور آپ یقین کریں کہ اس طرح کی ریاکاری اور من گھڑت کرامتوں کے بغیر آپ بزرگ مشہور نہیں ہوسکیں گے، یہ ایک واجبی سی کوشش ہے جو آپ کو کرنی پڑے گی، ورنہ پھر بیوی بچے مسور کی دال اور ارہر کی دال ہی پر زندگی گزاریں گے۔

یار اگر تم اس لائن میں آجاؤ۔''وہ اپنی آنکھوں میں شوخیاں لاکر بولے''تو پھر تم تو سب کا حشر خراب کردوگے تم تو ہزاروں کرامتوں کو اس طرح پھیلا دوگے کہ سچ مچ کے بزرگوں کا رنگ بھی پھیکا پڑ جائے گا۔

ارے ہماری تو طبیعت اس طرف نہیں چلتی، ورنہ ہم تو یہ تا:

...وقت کی نماز مدینہ منورہ میں پڑھتے ہیں اور حجر اسود کا بوسہ دیتے ہیں۔ اچھا ایک بات بتاؤ، میں نے

اچھا۔

وہی بات؟

ایک بار تم کسی گاؤں میں رویت ہلال کمیٹی کے ممبر بن گئے تھے، ...وقت تم نے کس طرح قوم کی خدمت کی۔

میں ممبر نہیں، کمیٹی کا صدر تھا، کیوں کہ میں ہی سب سے زیادہ پڑھا ہوا تھا۔ دراصل کمیٹی کے دس ممبران میں آدھے تو نرے جاہل تھے، دوچار پڑھے لکھے بھی تھے لیکن وہ بھی لیاقت میں مجھ سے کم تھے لیکن تھے سب باشرع اور حلیہ سب کا ایسا تھا کہ انگ انگ سے تقویٰ ٹپکتا تھا اور سب کے چہروں سے نور برستا تھا۔

چاند کے سلسلہ میں قوم کی خدمت کیسے کرتے تھے اور لوگوں کو اپنی بات کا کیسے یقین دلاتے تھے۔

فرضی صاحب۔" انہوں نے ایک ٹھنڈا سا سانس لیتے ہوئے کہا" اللہ معاف کرے بہت لوگوں کے روزے اور عبادتیں خراب کرائیں۔

کیوں؟

دراصل لوگوں کو ۲۹ کے چاند کی بڑی خواہش ہوتی تھی اور ہم نے یہ سن رکھا تھا لوگوں کی خواہشیں پوری کرنا بھی ایک کار ثواب ہے اس لئے آس پاس کے لوگوں سے چاند کے بارے میں پوچھ تاچھ کرتے تھے اور جیسے ہی کوئی آکر ہمارے دفتر میں یہ اطلاع دیتا تھا کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو بس ہمیں اس کی تصدیق کی فکر لاحق ہوجاتی تھی، اس زمانہ میں ایسے ایسے لوگ چاند کی خبریں لاتے تھے کہ جن کی نگاہیں بہت کمزور تھیں اور جنہیں چند گز کے فاصلے کی چیز بھی صاف نہیں دکھائی دیتی تھیں لیکن ہم یہ سوچ کر اس کی بات پر یقین کرتے تھے دروغ گوئی برگردن مخبر، وہ اگر جھوٹ بول رہا ہے تو قیامت کے دن خود بھگتے گا، ہم تو لوگوں کی حسرتیں پوری کرنے کے لئے ۲۹ کے چاند کا پروپیگنڈہ شروع کردیا کرتے تھے۔

مگر لوگوں کو کس طرح یقین آجاتا تھا۔

ایک بار پچاس روپے خرچ ہوتے تھے، ایک اچھا سا لیٹر [illegible] بنوالی تھیں، لوگ ہماری خبر کو جب اس لیٹر پیڈ پر لکھا دیکھتے تھے اور کوئی لوگوں کے دستخط جب مہروں کے ساتھ انہیں نظر آتے تھے تو پھر وہ مجبور سے ہوجاتے تھے اور ہم اپنی خبر کو پورے ملک میں پھیلا دیتے تھے، اس طرح وہ ہماری خبر احد، مخبر متواتر بن جاتی تھی اور لوگ یہ سن کر مطمئن ہوجاتے تھے کہ دہلی سے بھی تصدیق ہوگئی، مرادآباد سے بھی تصدیق ہوگئی، لکھنؤ سے بھی خبر آگئی، دیوبند والوں نے بھی چاند مان لیا، بریلی والے بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس بھی اطلاع ہے، حالانکہ سب جگہ اطلاع ہم ہی پہنچاتے تھے۔

پڑھے لکھے لوگ بھی یقین کرلیا کرتے تھے۔

فرضی صاحب لوگوں میں اتنی عقل کہاں ہے کہ وہ غور وفکر کرسکیں اور لوگ بھیڑ چال ہوتے ہیں، کسی ایک جگہ سے آپ شوشہ چھوڑ دیں یہ پوری دنیا میں بات پھیل جائے گی اور اب تو یہ بہت آسان ہوگیا ہے، لوگوں کو گمراہ کرنا بھی بہت آسان ہے اور لوگوں کو بے وقوف بنانا بھی کچھ مشکل نہیں ہے۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔" میں نے ایک سرد آہ کے ساتھ کہا۔" دنیا چاند تک پہنچ گئی ہے اور مسلمان رویت ہلال کے مسئلوں میں بھٹک رہے ہیں اور خود بھی گمراہ ہورہے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کررہے ہیں۔

بزرگوار کبھی ایسا بھی تو ہوتا ہوگا کہ آپ نے عید کا چاند ۲۹ کا ثابت کردیا لیکن بعد میں آپ کو اندازہ ہوا کہ چاند ہوا ہی نہیں تھا، اس طرح تو کروڑوں لوگوں کا ایک روزہ خراب ہوجاتا ہوگا۔

ایسا کئی بار ہوا، لیکن اپنی غلطی تسلیم کرنا کیسے ممکن تھا، لوگ ہاتھ پیر توڑ دیتے تھے اور آئندہ کے لئے ہماری رویت ہلال کمیٹی بدنام ہوکر رہ جاتی۔

اس لئے خاموش رہنے ہی میں عافیت تھی اور پھر جب ہمیں یہ اندازہ ہوگیا کہ چاند کی خبریں لانے والے محتاط نہیں ہوتے اور خود ہم بھی انہیں تسلیم کرنے میں محتاط نہیں ہوتے اور بار بار قوم کی عبادتیں اور روزے برباد ہورہے تھے تو ہم نے یہ کام چھوڑ دیا کیوں کہ اس میں عزت تو برائے نام تھی اور آخرت میں بڑے بڑے عذاب بھگتنے کا اندیشہ تھا۔ ہم نے اس کام کو چھوڑ دیا لیکن ہم نے یہ سنا ہے کہ ۲۹ کے چاند کا ٹھیکہ اب کچھ مدرسوں نے لے رکھا ہے، وہ عصر کے بعد ہی سے لیٹر پیڈ سنبھالے بیٹھے رہتے ہیں اور سب سے پہلے ۲۹ کے چاند کا اعلان کرکے خود کو تیس مار خاں سمجھتے ہیں، اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔

فرضی بھائی، آپ کو اس سلسلہ میں کوئی تحریک چلانی چاہیے۔

ممکن نہیں ہے کیوں کہ علم عام ہوگیا ہے اور عقلیں پہلے سے زیادہ سکڑ گئی ہیں، آیات قرآنی پر غور وفکر کرنے کا مادہ ختم ہوگیا ہے اور علماء بھی عوام کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی بن کر رہ گئے ہیں، اس دور میں سچ ہر جگہ شرمندہ نظر آتا ہے اور جھوٹ کو اس قدر سلامیاں ملتی ہیں کہ سچ بولنے والے گھروں میں چھپ جاتے ہیں۔

جائز ناجائز کے چکر میں اب کون پڑتا ہے، ہاں میں ہاں ملانا لوگوں کی عادت بن گئی ہے، نفاق نے ہر جگہ اپنا ڈیرہ جمالیا ہے اور خوشامد پسندی نے جھوٹ بولنے والوں کے سروں پر سہرے باندھنے کو اپنا مشن بنالیا ہے، ایسے حالات میں حق بات بولنا اور اس پر جمے رہنا ہاتھوں میں انگارے پکڑنے کے برابر ہے۔

آپ کی بیگم کیسی ہیں؟" انہوں نے شرماتے ہوئے پوچھا۔"

آپ کو سلام کہہ رہی تھیں

سبحان اللہ، یہ ان کے حسن اخلاق کی بات ہے، یہ سلیقہ بھی بہت کم عورتوں میں ہوتا ہے، اپنے شوہر کے دوستوں کو یاد رکھنا اور انہیں ہدیۂ سلام پہنچانا قابل قدر بات ہے، ان سے میرا بھی سلام عرض کردینا اور ایک بار انہیں یہاں لے کر آؤ۔

انہوں نے ایک ہی سانس میں یہ سب کچھ بول دیا، میں نے ان سے پوچھا دیدار الٰہی صاحب ایک بار آپ سدھار کمیٹی کے چیئرمین بھی تو رہے تھے، اس زمانہ میں آپ نے کتنے لوگوں کو سدھارا تھا۔

اماں، سدھرتا کون ہے، جلسے ہوتے ہیں، تقریریں ہوتی ہیں، تاہم اچھا پاس ہوتا ہے لیکن ایک شخص بھی سدھرنے کا نام نہیں لیتا، آپ خود دیکھ لیجیے دعوت کے کام سے کتنے لوگ لگے ہوئے ہیں، سدھار کہاں ہے، داڑھی رکھ لیتے ہیں، نمازیں پڑھ لیتے ہیں، سڑکوں پر تسبیح لئے پھرتے ہیں، وقتاً فوقتاً دعوت کے لئے سفر کر لیتے ہیں لیکن جسے کہتے ہیں اصلاح وہ تو کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ مستری شمشاد کو دیکھ لیجیے اب تو بیرون ملک کی جماعتوں میں جا رہے ہیں لیکن بیوی ٹی بی کی مریضہ ہے اس کے علاج ومعالجہ کی بھی انہیں فکر نہیں، بس ان پر تو دعوت کا جنون سوار ہے۔

یہ تو ہم بھی دیکھتے ہیں، کہ یہ کام بھی صرف ایک رسم بن کر رہ گیا ہے اور اس میں ایسے ایسے لوگ بھی جڑ گئے ہیں جو اس کاز کو صرف نقصان پہنچا رہے ہیں۔

فرضی بھائی جب ہم سماج میں سدھار لانے کی جدوجہد کر رہے تھے اس وقت ہمارا حال یہ تھا کہ ہم بس جہیز کے خلاف اور شادیوں میں فضول خرچی کے خلاف بولا کرتے تھے، اگر ہم سودخوری کے خلاف زبان کھولتے تو سیکڑوں مسلمان ناراض ہوجاتے تھے کیوں کہ مسلمانوں میں بھی ایک طبقہ سودی لین دین میں مبتلا ہے جب ہم جھوٹ کے خلاف بولتے تھے تو اچھے بھلے لوگ بھی خفا ہوجاتے تھے کیوں کہ جھوٹ ان کا اوڑھنا بچھونا بنا ہوا تھا، اسی طرح ہم جب سماج میں پھیلی ہوئی غلاظتوں کے خلاف بولتے تھے تو لوگ ہم سے بیزار ہوجاتے تھے اور لوگ یہ چاہتے تھے کہ برائیوں کے خلاف زبان نہ کھولیں، بس نماز روزے کی تلقین کرتے رہیں اور ہم نے محسوس کیا تھا کہ نماز روزہ اور حج اور زکوٰۃ تو کسی نہ کسی حد تک چل ہی رہا تھا، لیکن مسلم سماج میں اس قدر گندگیاں بکھری ہوئی تھیں کہ ان کی بدبو سے پورا معاشرہ سڑ رہا تھا لیکن ان گندگیوں کے خلاف اگر ہم زبان کھولتے تھے تو لوگ ہم سے ناراض ہوجاتے تھے، بس پھر ہم نے معاشرہ میں سدھار لانے سے توبہ کرلی۔

آئندہ کیا پروگرام ہے؟

بس اب تو پیری مریدی میں لگا ہوا ہوں، اب اور باتوں کی عمر بھی نہیں رہی۔

لائن تو یہ درست ہے، اگر سلیقہ سے چلو گے تو دنیا بھی بن جائے گی اور آخرت بھی، لیکن اسی طرح چلنا جس طرح میں نے کہا تب ہی آسمان پر اڑو گے ورنہ ساری زندگی ان ٹوٹی پھوٹی سڑکوں پر پیدل چلتے رہو گے۔

میں آپ کے مشوروں کو ہمیشہ پیش نظر رکھوں گا لیکن آپ کو خدا کا واسطہ دے کر یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ مجھے قابل حیرت قسم کی کچھ کرامتیں بتائیں اور میرے لئے یہ دعا کریں کہ انہیں بیان کرنے کا قدرت مجھے حوصلہ دے کیوں کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر کسی نے میرا جھوٹ پکڑ لیا تو میری خیریت میں فرق آجائے گا اور میری پیری مریدی خاک میں مل جائے گی۔

دیکھو میرے بھائی، ہماری قوم کا مزاج یہ ہے کہ یہ چھوٹے موٹے جھوٹ پر کبھی کبھی دھیان بھی دیدیتی ہے لیکن بڑے بڑے جھوٹوں کو یہ بصمیم قلب ہضم کرجاتی ہے اور یہ بات تو ہمیشہ کے لئے پلّے باندھ لینا کہ بغیر کذب اور بغیر ریاکاری کے لئے اللہ میاں کی نظروں میں تو بزرگ

[illegible] نظروں میں نہیں اپنی قوم کو اپنے لباس سے بھی متاثر
[illegible] ریوں سے بھی۔ صوفی نور بدایوں کو دیکھ لیجئے کہ چند
[illegible] ہی میں اتنے مشہور ہو گئے کہ آج کوہِ طور تک ان شہرت کا ڈنکا بج
[illegible] ورعالم برزخ سے بھی لوگ چوری چھپے ان کے مرید بننے کے لئے
[illegible] ہے ہیں۔ ان کے مریدوں نے یہ بات مشہور کر دی تھی کہ صوفی نور
بدایوں روزانہ عصر کے بعد مدینہ منورہ پہنچ کر روضہ اقدس کی زیارت
کرتے ہیں اور عصر اور مغرب کے درمیان مسجد نبوی میں پورا قرآن پڑھ
کر لوٹتے ہیں۔

یہ کیسے ممکن ہے؟'

بھائی بزرگی میں سب ممکن ہے، دروغ برگردنِ راوی لیکن میں
نے تو یہ تک سنا ہے کہ ہمارے بزرگوں میں کئی ہستیاں ایسی بھی تھیں جو
یک منٹ میں ایک سپارہ پڑھ لیا کرتی تھیں اور آدھے گھنٹے میں پورا
قرآن پڑھ لیتی تھیں، یہ باتیں تعجب خیز ہیں اور تعصب خیز باتوں ہی کو
کرامت کہا جاتا ہے۔

کیا مجھ سے اس طرح کی کوئی کرامت ظاہر ہو سکتی ہے؟'' انہوں
نے پوچھا۔''

ہرگز نہیں، لیکن اس طرح کی کسی کرامت کا تم شور تو مچا سکتے ہو اور
رید تو تائید کر ہی دیں گے اور اگر کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا تو تمہارا کیا
بگڑے گا اور اگر کچھ نادانوں نے یقین کر لیا تو تمہارا بیڑہ پار ہو جائے گا،
بہر حال یہ بات یاد رکھو کہ بزرگ مشہور ہونے کیلئے ریاکاری ضروری ہے۔

انہیں پیری مرید کا درس دے کر میں جب واپس گھر آیا تو بانو نے
بڑے ہی خوشگوار موڈ میں پوچھا۔

کیسے ہیں دیدار الٰہی صاحب؟

اس لائن میں ابھی نابالغ ہیں۔

آپ نے کیا سمجھایا؟

میں نے انہیں بتایا کہ سچ مچ کے بزرگ اللہ کی رضا تو حاصل
کر لیتے ہیں لیکن دنیا سمیٹنے میں ناکام رہتے ہیں اور اپنے بچوں کی خاطر
دنیا سمیٹنا بھی ضروری ہے۔

میں نے ان سے کہا کہ تھوڑی بہت ریاکاری کرو اور میں نے
[illegible] پیروں کی مثالیں دیں۔ صوفی قالو بلیٰ، صوفی ہل من مزید،
صوفی گل قند اور صوفی سرتاپا نور کے احوال بتائے کہ سروں پر ہری پگڑی
باندھ کر کس طرح قوم کو اپنا دیوانہ بنا رہے ہیں اور ہاتھ میں ہزار تسبیح لے
کر کس طرح انہیں متاثر کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا دس بیس
کرامتیں نئی نئی قسم کی اپنے مریدوں کے سامنے لاؤ تا کہ مریدوں کا ایک
کارواں تیار ہو سکے، سو پچاس مریدوں سے کیا بھلا ہوگا، دو وقت چولہا
بھی نہیں جل سکے گا۔

میری یہ باتیں سن کر بانو بولی۔

آپ کسی کو سیدھے راستے پر چلنے نہیں دو گے۔

میں نے جواب دیا، بیگم میں اپنے دوستوں کا خیر خواہ ہوں، لوگوں
کو مرید بنانے والا بھی اگر نقصان میں رہے گا تو پھر اتنا بڑا ڈرامہ کرنے کا
فائدہ کیا ہے؟

کیا پیری مریدی دنیا اکٹھی کرنے کے لئے ہوتی ہے؟

نہیں ہوا کرتی تھی لیکن آج کل تو اسی لئے ہوتی ہے۔

صوفی اڈا جاء کو دیکھئے کل تک سڑکوں پر پیدل چلتے تھے اب پچاس
لاکھ کی گاڑی میں گھومتے ہیں، پرائمری اسکول میں تین مرتبہ فیل ہوئے
تھے لیکن آج ان کا شاندار حلیہ دیکھ کر لوگ انہیں ''حضرت جی'' کہتے ہیں
اور ایک ان کے من چلے مرید تو یہ کہہ رہے تھے کہ اگر نبوت کا سلسلہ بند نہ
ہو گیا ہوتا تو ۱۵ویں صدی کے نبی بھی ہوتے۔

خدا کے لئے زبان بند کرلو، بانو نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے
ہوئے کہا۔ اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے آپ کو اللہ سے ڈر نہیں لگتا۔

میرے پیارے قارئین، میری بیوی بزرگوں اور کرامتوں کی
مخالف ہے اس لئے اس کو سمجھانا آسان نہیں ہے، کٹر قسم کی وہابن ہے،
مجھے ڈر ہے کہ یہ پل صراط پر چلتے ہوئے اِدھر اُدھر گر پڑے گی، آپ لوگ
اس کے لئے دعا کرنا۔

کیونکہ اس کا جنت میں جانا بہت ضروری ہے کیوں کہ میں اس کے
بغیر جنت میں بھی خوش نہیں رہ سکتا، بے شک جنت میں درجنوں حوریں
عطا ہونگی جو بانو سے زیادہ خوبصورت بھی ہوں گی لیکن وہ مجھ سے تو تو میں
میں نہیں کریں گی اور بیوی سے بحث کئے بغیر مجھے قرار نہیں آتا، اس لئے
دعا کریں کہ بانو بھی میرے ساتھ جنت میں ہو اور ہماری نوک جھونک اور
ہر وقت کی تکرار جنت میں بھی برقرار رہے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

الحمد للہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے

جنوری فروری ۲۰۱۹ء میں

۲۵ سال مکمل ہو چکے ہیں

"طلسماتی دنیا کا سلور جوبلی نمبر"

آرہا ہے، اس نمبر میں طلسماتی دنیا کے ۲۵ سالہ روحانی خدمات کا خلاصہ پیش کیا جائیگا۔ اس نمبر میں وہ روحانی فارمولے نقل کئے جائینگے جو طلسماتی دنیا میں پیش کئے جا چکے ہیں اور ایسے مجرب فارمولے کروڑوں روپے دیکر بھی آپ کہیں سے حاصل نہیں کر سکتے۔

دولت مند بننے کے لئے، دنیا کو مسخر کرنے کے لئے، عزت وعظمت حاصل کرنے کے لئے لوگوں کی نظروں میں سرخرو بننے کے لئے اپنے دشمنوں پر غالب ہونے کے لئے شوگر ٹی بی اور کینسر جیسی مہلک بیماریوں سے چھٹکارہ پانے کے لئے وغیرہ اس طرح کے بے شمار مسئلوں پر کامیابی روحانی فارمولے "سلور جوبلی نمبر" نمبر میں پیش کئے جائیں گے۔ اس نمبر میں آپ وہ خاص مضامین ایک بار پھر پڑھیں گے جنہیں پڑھ کر آپ کی بصیرت میں اضافہ ہوگا اور آپ کا شعور پوری طرح بیدار ہو جائے گا۔ "اذان بت کدہ" میں ابوالخیال فرضی کا ایک اچھوتا مضمون جسے پڑھ کر آپ ایک بار پھر ہنسنے پر مجبور ہوں گے۔

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے شاگردوں کی صوبہ وار تفصیل بھی اس نمبر میں پیش کی جارہی ہے اور کچھ ایسے روحانی عملیات کہ جو تمام روحانیت کا نچوڑ ہیں "سلور جوبلی نمبر" میں ملاحظہ فرمائیں۔ "سلور جوبلی نمبر" کا اداریہ قارئین کی نینداڑا دے گا لیکن نیند ان ہی لوگوں کی اڑے گی جو صاحب ایمان ہیں اور جو فکر آخرت رکھتے ہیں۔

60/

المعلن : منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

فون نمبر: 09756726786

سیاسی مہابھارت کا خطرناک کھیل

سیاسی مہابھارت کے گھمسان میں کیا بی جے پی آسانی سے اپنی شکست قبول کرلے گی، یہ خوش فہمی کہیں کانگریس کو مہنگی نہ پڑجائے

تبسم فاطمہ

کیرانہ میں ملنے والی شکست کے بعد بوکھلائی ہوئی بی جے پی کی طرف سے یہ بیان آیا کہ اسلام جیت گیا اور ہندو ہار گیا۔ پچھلے چار برسوں میں مندر مسجد کی سیاست کی جگہ اسلام اور ہندو مذہب آمنے سامنے آگئے۔ آر ایس ایس کو اس بات کا یقین تھا کہ اب مندر مسجد شگوفے میں کسی کی بھی دلچسپی نہیں ہے لیکن سیاسی اکھاڑے میں اگر سیدھے دونوں مذہب کو اتار دیا جائے تو اس کا فائدہ مل سکتا ہے۔ اس لئے کرناٹک انتخاب میں بھی بی جے پی کی طرف سے یہ پوسٹر جاری کئے گئے کہ آپ اسلام کو ووٹ دیں گے یا رام کے نام پر مہر لگائیں گے؟۔ کیرانہ میں تبسم حسن کے خلاف بھی یہی کھیل کھیلا گیا۔ جناح یا رام؟ لیکن گنا کا معاملہ جناح کے بھوت پر بھاری پڑا۔

اس میں شک نہیں کہ کرناٹک اور کیرانہ کی فتح سے کانگریس اور اتحادی پارٹیوں کے حوصلے بلند ہوے ہیں اور ابھی سے یہ قیاس لگایا جارہا ہے کہ اتحاد کے بل بوتے آسانی سے ۲۰۱۹ء کے پارلیمانی انتخاب کو جیتا جا سکتا ہے۔ تازہ سیاسی سروے بھی بتاتے ہیں کہ اگر یہ اتحاد قائم رہا تو یوپی میں بی جے پی کو ۸۰ میں ۱۵ سیٹ لانا مشکل ہو جائے گا۔ اور اسی طرح بہار میں لالو پرساد یادو اور تیجسوی یادو کی مقبولیت اور کانگریس کی حمایت اپنا کام کرجائے گی۔ بی جے پی، جے ڈی یو، پاسبان اور کشواہا کی حمایت کے باوجود این ڈی اے کے کھاتے میں زیادہ ووٹ نہیں آئیں گے۔ تازہ نوراکشتی میں ابھی اپیندر کشواہا اور پاسبان اور یہاں تک کہ نتیش کے بارے میں بھی کچھ کہنا مشکل لگ رہا ہے کہ ان کی پارٹی، این ڈی اے کو حمایت دے گی یا کچھ ہی مہینوں میں ان کی بغاوت کھل کر سامنے آجائے گی۔ ٹکٹ کی تقسیم پر اگر بہار میں جے ڈی یو ۲۵ سیٹیں مانگتی ہے اور پاسبان ۷ سیٹیں، کشواہا بھی اتنی ہی سیٹوں کے لئے اڑے رہتے ہیں تو پھر بی جے پی کے حصے میں کیا آئے گا؟

ایسا نہیں کہ امت شاہ اس حقیقت سے واقف نہیں اور اسی لئے رابطہ برائے حمایت مہم کا آغاز کرتے ہوئے بی جے پی نے نئی کھچڑی پکانی شروع کردی ہے۔ لیکن مودی اور امت شاہ دونوں کو اس بات کا احساس بھی ہے کہ ۲۰۱۹ء کے پارلیمانی انتخابات میں جیت کا راستہ آسان نہیں ہوگا۔ جیت کو آسان بنانے کے لئے ایک ساتھ کئی فارمولوں کو لے کر چلنے کی تیاری ہے۔ مودی کا مسجد میں جانا، آر ایس ایس کا مسلمانوں کو ساتھ آنے کی دعوت دینا بھی اسی مہم کا حصہ ہے۔ اس مہم میں پہلے بی جے پی کے مسلم ونگ نے افطار پارٹی کا بھی اعلان کیا تھا لیکن پھر بی جے پی کو احساس ہوا کہ اس افطار پارٹی سے ہندو اکثریت ناراض ہوسکتی ہے۔ اس لئے افطار

ایسا نہیں کہ امت شاہ اس حقیقت سے واقف نہیں اور اسی لئے رابطہ برائے حمایت مہم کا آغاز کرتے ہوئے بی جے پی نے نئی کھچڑی پکانی شروع کردی ہے۔ لیکن مودی اور امت شاہ دونوں کو اس بات کا احساس بھی ہے کہ ۲۰۱۹ء کے پارلمانی انتخابات میں جیت کا راستہ آسان نہیں ہوگا۔ جیت کو آسان بنانے کے لئے ایک ساتھ کئی فارمولوں کو لے کر چلنے کی تیاری ہے۔ مودی کا مسجد میں جانا، آر ایس ایس کا مسلمانوں کو ساتھ آنے کی دعوت دینا بھی اسی مہم کا حصہ ہے۔

ی کے خیال کو مسترد کیا گیا اور کانگریس کی افطار پارٹی کو سیاسی نشانہ ع کیا گیا ممکن ہے کانگریس افطار پارٹی کا اعلان نہ کرتی تو آر ھاجپا افطار پارٹی کے ذریعہ بھی مسلمانوں پر نفسیاتی دباؤ نے کا کام کرسکتی تھی۔ اب ایک رخ یہ ہے کہ پارٹی مسلمانوں کے لئے نرم ہونا تو چاہتی ہے لیکن اکثریت کا ووٹ چھن جانے کے خوف سے ڈرتی بھی ہے۔ اس لئے ابھی بھی بی جے پی کی نظر میں سب سے آسان راستہ اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت سے ہندو اکثریت کو خوش نا ہے۔ بی جے پی ابھی بھی اس خوش فہمی کا شکار ہے کہ تمام تر ناکا...سا کے باوجود مودی کا ہندو سمراٹ ہونا اور ہندو راشٹر کی بات کرنا ایک بار پھر اسے ۲۰۱۹ء میں جیت سے ہمکنار کرا سکتا ہے۔ سیاسی مہابھارت کے اس کھیل میں سیکولر پارٹیوں کو شکست دینے کے لئے میڈیا کی طرف سے بھی اب اسلام اور مسلمانوں پر سیدھا حملہ شروع ہو چکا ہے۔ اس سلسلے کی ایک کڑی آر ایس ایس کا خود کو سیکولر ثابت کرنا بھی ہے۔ دامن پر لگے بدنما داغوں کو مٹانے کے لئے سابق صدر جمہوریہ پرنب مکھرجی کو بلایا جانا اسی سلسلے کی دریافت ہے۔ اس محاذ پر پرنب مکھرجی سے کئی غلطیاں ہوئیں۔

آر ایس ایس کے بنیاد گزار ہیڈ گیوار کی شان میں سنگھ کے رجسٹر میں انہوں نے جو توصیفی کلمات لکھے وہ سنگھ کے لئے سند کا درجہ رکھتے ہیں اور کانگریس کے ان الزامات کو دھونے کے لئے کافی ہیں کہ ہیڈ گیوار انگریزوں کے غلام تھے اور ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں یہ لوگ انگریزوں سے وفاداری نبھا رہے تھے۔ اپنی تقریر میں پرنب مکھر جی نے ہندوستان کی تاریخ بتاتے ہوئے ایک جگہ مسلمانوں کے لئے حملہ آور کا لفظ بھی استعمال کیا۔ یہ بیان بھی آر ایس ایس کے ایجنڈے کا حصہ ہے۔ اس لئے پرنب مکھرجی کی بیٹی اور کانگریسی لیڈر شرمشٹھا مکھرجی کی اس بات میں وزن ہے کہ ایک دن پرنب کی تقریر بھلا دی جائے گی اور آر ایس ایس پرنب دا کے ساتھ والی تصویروں کو نئی تاریخ کا حصہ بنانے میں استعمال کرے گی۔ اس سیاسی مہابھارت کا دوسرا پہلو اس وقت سامنے آیا جب ایک بیان میں یہ بات کہی گئی کہ اگر این ڈی اے کو پالیمانی انتخاب میں کم سیٹیں آتی ہیں اور حکومت بنانے کے لئے اتحاد ی پارٹیاں مودی کے نام پر مہر نہیں لگاتی ہیں تو پرنب دا کے نام کو وزیر اعظم کے طور پر آگے کیا جا سکتا ہے۔ یہ قیاس غلط بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ ۲۰۱۹ء کے پیش نظر آر ایس ایس نے سام، دام، ڈنڈ، بھید، یعنی جیت کے لئے ہر دروازے کھلے رکھے ہیں۔ اب اس کھیل میں ایک صفحہ مودی کے نام پر ہمدردی لہر کو لے کر پیدا کیا گیا ہے۔ نریندر مودی کو جان سے مارنے کے لئے ماؤنوازوں کے خط پر سیاست بھی شروع ہوگئی ہے۔ ہندو فاشزم کی سیاست پر سب سے خطرناک تبصرہ ایک ٹویٹ میں شہلا رشید کا سامنے آیا۔ کمیونسٹ لیڈر نے لکھا ہے کہ نیتن گڈکری اور آر ایس ایس مودی کی جان لینا چاہتے ہیں۔ نیتن گڈکری کی دھمکی کے بعد شہلا رشید کو اپنی بات واپس لینی پڑی لیکن یہ سوال اب بھی اٹھتا ہے کہ آخر شہلا رشید نے نیتن گڈ کری کا نام کیوں لیا؟ کیا صرف اس لئے کہ آر ایس ایس کی نظر میں وہ مودی سے زیادہ چہیتے مانے جاتے ہیں۔؟ اب اس سوال کو نظر انداز کرنا بھی سیاسی بھول ہوگی۔ ایسے وقت میں جب امت شاہ یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ حمایت برائے رابطہ مہم کے باوجود شیوسینا، جے ڈی یو اور دیگر پارٹیوں کی حمایت انہیں حاصل نہیں ہے تو کیا ایک راستہ ووٹ حاصل کرنے کے لئے ہمدردی لہر کی طرف جاتا ہے۔؟

کسانوں، جاٹوں، مسلمانوں، دلتوں، نوجوانوں، دکانداروں اور چھوٹے چھوٹے تاجروں کے غصہ کو دیکھتے ہوئے آر ایس ایس اور بی جے پی آگے کیا اقدامات کرسکتی ہے، اس بارے میں غور کیجئے کہ تو ہندوستان میں سیاست کا مستقبل فرقہ پرستی کے گھنے کہرے میں نظر آ ہے۔ آنے والے وقت میں حالات بگڑ سکتے ہیں۔ سیاسی مہابھارت کے اس کھیل میں بی جے پی آسانی سے اپنی شکست تسلیم کرلے گی کانگریس کی یہ خوش فہمی اسے مہنگی پڑ سکتی ہے۔ یہ قیاس لگانا مشکل نہیں کہ آر ایس ایس مودی سے الگ بھی شطرنج کی نئی بساط پر اپنے مہرے چل رہی ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ آر ایس ایس کی طرف سے نیا آئین تیار کیا جا چکا ہے اور آر ایس ایس ۲۰۱۹ء میں فتح کے بعد پرانے آئین کی جگہ اب نئے آئین کو لانے کی تیاری کر رہی ہے۔

۲۰۱۹ء کا الیکشن آسان نہیں ہوگا۔ لیکن جیت کی اسٹریٹجی طے کرنے میں آر ایس ایس اور امت شاہ کا پلڑا بھاری رہے گا۔

☆☆☆ ☆☆☆

نمبر ۱۷

"اے بادشاہ اللہ بلاشبہ یہ گھر ہمارے باپ ابراہیمؑ نے تعمیر کیا تھا اور اس میں کسی قسم کا شک نہیں کہ واقعی ٹھیک ویسا ہی ہے جیسا ہم نے کہا ہے لیکن وہاں کے رہنے والوں نے اس کے اطراف میں بت نصب کردیئے اور ان بتوں کے آگے قربانیاں کرنے لگے ہیں۔ یہ انہوں نے ہمارے اور اس گھر کے درمیان دیوار حائل کردی وہ نجس اور مشرک بھی ہیں، اس وجہ سے یہودی اس گھر کا رخ نہیں کرتے۔" سعد ابوکرب ان لوگوں کی اس گفتگو اور سچائی کا قائل ہوگیا۔ بنو ہزیل کے لوگوں کو جنہوں نے اسے کعبہ پر حملہ آور ہونے کا مشورہ دیا تھا انہیں بلا کر سعد ابوکرب نے ان کے ہاتھ کاٹ دیئے، پھر وہ مکہ کی طرف روانہ ہوگیا تھا۔

مکہ پہنچ کر سعد ابوکرب نے سب سے پہلے مکہ کا طواف کیا اس کے بعد اونٹ ذبح کئے اور سر منڈوایا، اس نے چھ روز وہیں قیام کیا، اس دوران وہ جانور ذبح کر کے لوگوں کو کھلاتا رہا، مکہ میں قیام کے دوران سعد ابوکرب نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اسے خانہ کعبہ پر غلاف چڑھانے کو کہہ رہا ہے، چنانچہ اس نے بیت اللہ پر ٹاٹ کا غلاف چڑھایا اور یہ پہلا غلاف تھا جو سعد ابوکرب کے ہاتھوں کعبہ پر چڑھایا گیا۔ دوسری رات پھر اس نے خواب میں دیکھا کہ اسے کہا گیا ہے کہ اس سے بہتر غلاف کعبہ پر چڑھاؤ، چنانچہ دوسرے روز قیمتی غلاف کعبہ پر چڑھایا، تیسرے روز پھر خواب میں اسے حکم دیا گیا کہ اس سے بھی بہتر غلاف کعبہ پر چڑھاؤ، سو اس نے اس سے بہتر قیمتی اور پھر اس سے اچھا غلاف کعبہ پر چڑھایا، ساتھ ہی ساتھ ابوکرب نے بنی جرہم کو جو کعبہ کے منتظمین تھے حکم دیا کہ وہ برابر خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاتے رہیں، اس نے یہ بھی حکم دیا کہ خانہ کعبہ کے قریب نجس مردار، چیتھڑے ہرگز نہ آنے دیں، اس کے علاوہ نے خانہ کعبہ پر ایک دروازہ بھی لگوایا اور قفل کا بھی انتظام کیا تھا۔

دوسری طرف یمن میں بھی یہ خبر پہنچ چکی تھی کہ یمن کے بادشاہ سعد ابوکرب نے اپنا دین ترک کر کے کوئی دوسرا اپنا لیا ہے اور ساتھ ہی کسی نئے آنے والے نبی پر ایمان لا چکا ہے، لہٰذا مکہ سے کوچ کرنے کے بعد سعد ابوکرب جب یمن آیا تو یمن کے خونخوار قبیلے بنو حمیر نے سعد ابوکرب اور اس کے لشکریوں کی راہ روکتے ہوئے اسے یمن میں داخل ہونے سے روک دیا اور سعد ابوکرب کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے بادشاہ! تو نے ہمارے دین سے چونکہ علیحدگی اختیار کرلی ہے لہٰذا تجھے ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ تو اپنے آبائی دین کو ترک کرنے ادھر داخل ہو، لہٰذا اے بادشاہ! اب تمہیں نیا دین اختیار کرنے کے بعد یمن میں داخل نہیں ہونا چاہئے تھا اور تو اپنے لشکر کے ساتھ جس طرف چاہے نکل جا اب یمن میں تیرے اور تیرے لشکریوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔" اس مخاطب ہونے والے سردار کو سعد ابوکرب کوئی جواب دینے ہی والا تھا کہ بنو حمیر کا ایک اور سردار قریب آیا اور سعد ابوکرب کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

"اے بادشاہ! تم جانتے ہو کہ ہمارے ملک میں صدیوں پرانا ایک رواج چلا آرہا ہے، وہ یہ کہ کسی شخص نے اپنے سحر، اپنے طلسم سے ایک ایسی آگ بنائی تھی جو مختلف لوگوں کے مابین فیصلے اور ثالثی کا کام انجام دیتی ہے اور اے بادشاہ! تو جانتا ہے کہ فیصلہ کرتے وقت وہ آگ ظلم اور باطل پر چڑھنے والے کو کھا جاتی ہے اور مظلوم اور نیکی کا راستہ اختیار کرنے والے کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتی لہٰذا ہم تمہیں تمہارے لشکر کے ساتھ کسی اور سرزمین کی طرف نکل جانے سے پہلے ایک موقع فراہم کرتے ہیں کہ تم اور ہم بھی آگ نکلنے کے مقام پر جا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر تم برائی پر ہوئے ہم نیکی پر ہوئے تو آگ ہمیں کچھ نہ کہے گی، تمہارا کام تمام کردے گی اور اگر تم سچائی پر ہوئے اور ہم جھوٹ اور کذب پر ہوئے تو آگ ہمارا کام تمام کردے گی، لہٰذا اے بادشاہ! تو اپنے لشکر کے ساتھ

اپنی [illegible] مین میں داخل ہو اور کوہستانی سلسلے کی طرف چلتے ہیں جہاں پر وہ آگ نمو[illegible] ہے اور ا[illegible] کے ذریعے فیصلہ کرنے کے بعد پھر کوئی عملی قدم اٹھایا جائے گا؟ سعد ابوکرب نے اس سردار کی اس تجویز کو پسند کیا پھر وہ بنوحمیر کے سردار اور سعد ابوکرب اپنے لشکر کے ساتھ کوہستانی سلسلے کے اس حصے کی طرف جا رہے تھے جہاں وہ آگ نمودار ہوا کرتی تھی۔

سب لوگ اس کوہستانی سلسلے کے اس حصے میں جا بیٹھے جہاں وہ مافوق الفطرت آگ نکلا کرتی تھی، آگ کے اس دہانے کے ایک طرف بادشاہ، سعد ابوکرب دونوں یہودی علماء اور اس کے لشکری بیٹھ گئے اور دوسری طرف بنوحمیر کے سردار اور عام لوگ بیٹھے تھے، پھر جس جگہ سے وہ آگ نکلا کرتی تھی، ایک خوفناک آگ نمودار ہوئی اور جب وہ اپنے اس دہانے سے باہر آئی تو بادشاہ سعد ابوکرب اور اس کے لشکری اپنی جگہ پر جم کر بیٹھے رہے جب کہ بنوحمیر کے سردار اور دوسرے لوگ خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹنے لگے، اسی وقت آگ ان کے آگے والے حصوں پر چھا گئی اور انہیں جلا کر خاک کر دیا اور باقی لوگ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور اپنی جان بچائی پھر انہوں نے تسلیم کر لیا کہ سعد ابوکرب سچائی پر ہے۔ اس بنا پر انہوں نے اپنے بادشاہ، اس کے لشکریوں کو دونوں علماء سمیت داخل ہونے کی اجازت دیدی تھی۔ یوناف اور بیوسا نے بھی سعد ابوکرب کے ساتھ یمن میں رہائش اختیار کرلی تھی۔

☆☆

ملکہ ایزبل کے باعث سامریہ کی سلطنت میں جس شرک کی ابتدا بعل دیوتا کی وجہ سے ہوئی تھی، اس شرک کا خاتمہ نہ ہو سکا۔ اللہ کے پیغمبر الیاس علیہ السلام اور الیسعؑ نے اپنی ساری عمر شرک کے اس طوفان کو روکنے میں صرف کر دی لیکن سامریہ کے لوگ برابر بعل دیوتا کی پرستش کی طرف مائل رہے، اس لئے کہ ان کا حکمراں طبقہ خصوصیات کے ساتھ ملکہ ایزبل بعل دیوتا کی پرستش کی طرف مائل تھی۔ آخر جب سامریہ کی سرزمین کے لوگ اس پرستش سے باز نہ آئے تو پھر یوں ہوا کہ ان کے ہمسائے آشوریوں نے دن رات اپنی عسکری قوت میں اضافہ کرتے ہوئے بے پناہ قوت حاصل کرلی اور وہ خدا کا عذاب بن کر سامریہ کی سلطنت پر وارد ہونے لگے اور انہوں نے سامریہ پر حملے شروع کر دیئے تھے، اس برے وقت میں خدا کی طرف سے دو اور پیغمبر ہوسیعؑ اور عاموسؑ سامریہ کی سرزمین کی طرف بھیجے گئے۔

ان ہی دنوں خداوند نے قوم آشور کے لئے نینوا میں یونس علیہ السلام کو مبعوث کیا، آپ نے قوم آشور کو ان کے دیوتا آشور اور دوسرے دیوتاؤں کی پوجا پاٹ ترک کر کے صرف ایک خدا کی عبادت کرنے کی تبلیغ کی، ایک عرصہ تک آپ قوم آشور کو تبلیغ فرماتے رہے اور توحید کی دعوت دیتے ہوئے خداوند تعالیٰ کی طرف بلاتے رہے لیکن انہوں نے اعلان حق پر کان نہ دھرا اور ہٹ دھرمی اور سرکشی کے ساتھ شرک اور کفر پر اصرار کرتے رہے اور گزشتہ نافرمان قوموں کی طرح خداوند کے سچے پیغمبر کی بات پر کان دھرنے کی بجائے مذاق کرتے رہے، تب مسلسل اور پیہم مخالفت و سرکشی سے متاثر ہو کر یونس علیہ السلام اپنی قوم سے خفا ہو گئے اور ان کو عذاب الٰہی کی بددعا دیتے ہوئے ان کے درمیان سے غضبناک ہو کر روانہ ہو گئے۔

قوم آشور کے مرکزی شہر نینوا سے نکل کر یونس علیہ السلام نے دریائے فرات کا رخ کیا تاکہ وہ کسی اور سرزمین کی طرف نکل جائیں، جب وہ دریا کے کنارے پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ دریا کے کنارے ایک کشتی مسافروں سے بھری ہوئی تیار کھڑی تھی، پس یونس علیہ السلام بھی اس کشتی میں سوار ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد اس کشتی نے لنگر اٹھایا اور دریا میں رواں دواں ہو گئی، جب کشتی میں دریا کے بیچ گئی تب ہواؤں کا ایک زوردار طوفان اٹھا اور کشتی کو آگھیرا اور اس کشتی کی یہ حالت ہوئی کہ وہ ڈگمگانے لگی۔

کشتی کے اندر جو لوگ سوار تھے ان کو یقین ہو گیا تھا کہ اب وہ بچ نہ سکیں گے اور ان کی کشتی ڈوب کر ان سب کی ہلاکت کا باعث بن جائیگی۔ اس کشتی پر جو لوگ سوار تھے وہ سب اپنے اپنے عقیدے کے مطابق کہنے لگے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کشتی میں کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگا ہے اور جب تک اس غلام کو اس کشتی سے نہ نکالا جائے گا اس طوفان سے ہمیں نجات نہ ملے گی۔

یونس علیہ السلام نے جب کشتی میں سردار لوگوں کی یہ باتیں سنیں تو انہیں تنبیہ ہوئی اور وہ اس خیال سے کانپ اٹھے کہ وہ نینوا سے خداوند کی وحی کا انتظار کئے بغیر چلے آنا پسند نہیں آیا اور یہ جو کشتی کو طوفان نے آگھیرا ہے اور بیچ دریا میں کشتی ڈگمگانے لگی ہے تو یہ ضرور میری آزمائش کے آثار

۔۔۔ ۔کر یونس علیہ السلام نے کشتی کے لوگوں کومخاطب کر کے فرمایا۔
"اے کشتی کے لوگو! میری بات غور سے سنو، میں ہی وہ غلام ہوں جو اپنے آقا سے بھاگا ہوں اگر تم اس کشتی کو بچانا چاہتے ہو تو مجھے دریا میں پھینک دو۔"

لیکن چونکہ اس کشتی کے ملاح اور جو لوگ کشتی میں بیٹھے تھے وہ یونس علیہ السلام کی صداقت سے بے حد متاثر تھے اور ان کی پاکیزہ اور خوش اخلاق زندگی کے بھی قائل تھے، لہٰذا انہوں نے یونس علیہ السلام سے کہا۔" آپ وہ غلام نہیں ہو سکتے جو اپنے آقا سے بھاگ کر آیا ہے جس کی وجہ سے یہ کشتی ڈگمگانے لگی ہے، اس بنا پر انہوں نے یونسؑ کو کشتی سے باہر نکال کر دریا میں پھینکنے سے انکار کر دیا اور فیصلہ کیا کہ قرعہ اندازی کی جائے اور قرعہ اندازی میں جس شخص کا بھی نام نکلے اسے دریا میں پھینک دیا جائے۔"

پس کشتی کے اندر جس قدر لوگ سوار تھے ان کے ناموں کی نسبت سے تین دفعہ قرعہ اندازی کی گئی اور تینوں بار یونس علیہ السلام کے نام کا قرعہ نکلا، اس طرح لوگوں نے مجبور ہو کر یونس علیہ السلام کو دریا میں ڈال دیا۔ اسی وقت خداوند کے حکم سے ایک مچھلی نے ان کو نگل لیا اور خدا نے مچھلی کو حکم دیا کہ یونس علیہ السلام کو تجھے صرف نگلنے کی اجازت ہے، وہ تیری غذا نہیں ہے، اس کے جسم کو مطلق کوئی گزند نہ پہنچے۔

یونس علیہ السلام نے جب مچھلی کے پیٹ میں اپنے آپ کو موجود پایا تو خداوند کے حضور میں اپنی اس ندامت کا اظہار کیا، کیوں کہ وحی الٰہی کا انتظار کئے اور خداوند سے اجازت لئے بغیر اپنی قوم سے ناراض ہو کر نینوا سے نکل کھڑے ہوئے تھے، لہٰذا یہ سوچنے کے بعد مچھلی کے پیٹ میں خداوند سے عرض وگزارش کرنے لگے کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی یکتا ہے، میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں، بلاشبہ میں ہی اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہوں۔

خداوند نے یونس علیہ السلام کی درد بھری آواز کو سنا اور قبول فرمایا۔ مچھلی کو حکم ہوا کہ یونس علیہ السلام کو جو تیرے پاس خداوند کی امانت ہے اگل دے، چنانچہ مچھلی نے ساحل پر یونس علیہ السلام کو اُگل دیا، مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے ان کا جسم ایسا ہو گیا تھا جیسا کہ کسی پرندے کا پیدا شدہ بچہ کہ جس کا جسم بے حد نرم ہوتا ہے، بال تک نہیں ہوتے۔

غرض یونس علیہ السلام بہت نحیف اور نزار ہو کر نکلے، اس کے بعد خداوند نے ان کے لئے ایک بیل دار درخت اُگایا جس سے وہ ایک جھونپڑی بنا کر رہنے لگے مگر چند دن کے بعد ایسا ہوا کہ اس بیل کی جڑ کو کیڑا لگ گیا اور اس نے اس کو کاٹ ڈالا، جب بیل سوکھنے لگی تو یونس علیہ السلام بے حد مغموم ہوئے اور فکر مند ہوئے، اسی وقت خداوند نے وحی کے ذریعہ یونس علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا۔

اے یونسؑ تمہیں اس بیل کے سوکھنے کا بہت غم ہوا جو ایک حقیر سی چیز ہے مگر تم نے یہ نہ سوچا کہ نینوا کی ایک لاکھ سے زیادہ آبادی جس میں انسان بس رہے ہیں، ان کے علاوہ جانور بھی بس رہے ہیں ان کو برباد اور ہلاک کرنے میں ہم کو کوئی ناگواری نہیں ہوگی، ہم ان کے لئے اس سے زیادہ شفیق اور مہربان نہیں ہیں جو تم کو اس بیل کے ساتھ انس ہے جو تم وحی کا انتظار کئے بغیر انہیں بددعا دے کر ان کے درمیان سے نکل آئے، ایک نبی کی شان سے یہ نامناسب تھا کہ وہ قوم کو بددعا کرے اور ان سے نفرت کر کے جدا ہونے میں عجلت کرے اور وحی کا بھی انتظار نہ کرے۔

دوسری طرف قوم آشور کا یہ حال تھا کہ جب یونس علیہ السلام ان کے لئے بددعا کرنے کے بعد مرکزی شہر نینوا سے روانہ ہو گئے تو انہوں نے ان کی بددعا کے کچھ آثار محسوس کئے، نیز یونس علیہ السلام کے بستی چھوڑ دینے پر انہیں یقین ہو گیا کہ وہ خدا کے سچے پیغمبر ہیں اور اب ان کی ہلاکت یقینی ہے، تب ہی یونس علیہ السلام ہم سے جدا ہو گئے، یہ سوچ کر بادشاہ سے لے کر رعایا تک سب کے دل خوف ودہشت سے کانپ اٹھے پھر وہ سب یونس علیہ السلام کو تلاش کرنے لگے تاکہ وہ ان کے کہنے پر اسلام کی بیعت کر لیں، ساتھ ہی سب خداوند تعالیٰ کے حضور توبہ استغفار کرنے لگے تھے۔

یوں قوم آشور کے لوگ ہر قسم کے گناہوں کے کنارا کش ہو کر شہر سے دور میدان میں نکل آئے حتیٰ کہ چوپایوں کو بھی ساتھ لے آئے اور بچوں کو بھی ماؤں سے جدا کر دیا، اسی طرح دنیاوی حالات سے کٹ کر وہ گریہ وزاری کرتے ہوئے اپنے رب سے یہ اقرار کرتے رہے کہ اے خداوند! یونس علیہ السلام جو تیرا پیغام لے کر ہم تک آئے تھے، ہم اس کی پیروی کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں، آخر کار خداوند نے ان کی توبہ قبول فرمائی، ان کو دولت ایمان سے نوازا اور انہیں عذاب سے بچالیا۔

رحال یونس علیہ السلام کچھ عرصہ تک دریائے فرات کے جھونپڑے کے اندرون گزارتے رہے پھر دوبارہ آپ کو حکم ملا نہ نینوا کا رخ کریں اور قوم میں رہ کر صراط مستقیم کی طرف ان کی رہنمائی کریں تاکہ خدا کی اس قدر کثیر مخلوق ان کی رہبری سے محروم نہ رہے، چنانچہ خداوند کے حکم کا اتباع کر کے یونس علیہ السلام واپس نینوا میں تشریف لائے، ان کی قوم نے جب انہیں دیکھا تو خوشی کا اظہار کیا اور ان کی رہنمائی میں دین و دنیا کی کامرانی حاصل کرتی رہی۔

☆☆☆

بنی اسرائیل کی دونوں سلطنتوں کے ارتقاء اور قوم آشور کے ان واقعات تک یوناف اور بیوسا نے یمن کے اندر ہی قیام رکھا، اس دوران یمن کا بادشاہ ابوکرب فوت ہو چکا تھا، تاہم اس کے بعد بھی ایک عرصہ تک یوناف اور بیوسا یمن ہی میں قیام کئے رکھا، یہاں تک کہ ربیعہ بن نصر یمن کا بادشاہ بنا۔ ربیعہ بن نصر نے ایک خواب دیکھا جس کی وجہ سے وہ خوفزدہ ہو گیا تھا، یہ خواب دیکھنے کے بعد ربیعہ بن نصر نے سب سے پہلے یوناف کو طلب کیا اس لئے کہ وہ اس کی شرافت اور اس کی ایمانداری کا قائل تھا، جب یوناف اور بیوسا دونوں ربیعہ بن نصر کے سامنے آئے تو ربیعہ بن نصر نے پہلے ان دونوں کو بڑی عزت، بڑے احترام کے ساتھ اپنے سامنے بٹھایا پھر انتہائی نرمی اور شفقت سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''اے یوناف! میرے رفیق تو ایک عرصہ سے یمن کے اندر مقیم ہے اور میں جانتا ہوں کہ تو انتہائی شریف، نیک اور دیانت دار آدمی ہے اور تو کوئی غیر معمولی، مافوق الفطرت قوتوں کا بھی مالک ہے، لہٰذا میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ رات میں نے بڑا خوفناک خواب دیکھا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تو مجھے اس خواب کی تعبیر بتائے، لیکن میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں کسی کے سامنے اپنا خواب نہیں کہوں گا اور جو بھی مجھے خواب کی حقیقت بتانا چاہے مجھے تعبیر کے ساتھ ساتھ میرے خواب کی تفصیل بھی بتائے کہ میں نے کیسا خواب دیکھا، جس نے میرا صحیح خواب بتا دیا تو میں جانوں گا اس نے تعبیر بھی سچی بتائی ہے۔''

یوناف نے بڑی عاجزی اور انکساری سے ربیعہ بن نصر کو مخاطب کر کے۔ ''اے بادشاہ! میں آپ سے غلط بیانی سے کام نہیں لوں گا، میں بے شک مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہوں لیکن میں ستاروں کا علم خوابوں کی تعبیر کا علم نہیں رکھتا، لہٰذا میں نہ ہی آپ کو آپ کے خواب سے متعلق کچھ بتا سکتا ہوں اور نہ ہی آپ کے سامنے اس کی تعبیر کچھ کہہ سکتا ہوں۔ میں ایسی صورت میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ آپ اپنی سلطنت کے کسی کاہن اور ستارہ شناس سے رجوع کریں۔''

ربیعہ بن نصر یوناف کا سچائی پر مبنی یہ جواب سن کر خوش ہوا ان دونوں کے جانے کے بعد اس نے اپنے بڑے بڑے کاہنوں، جادوگروں، فال گیروں اور نجومیوں کو طلب کیا اور جب وہ سب اس کے سامنے آ کر بیٹھ گئے اور ربیعہ بن نصر نے ان سب کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''سنو میری سلطنت کے معزز لوگو! مجھے ایک خواب نے خوفزدہ کر دیا ہے، تم مجھے اس کی تعبیر سے متعلق بھی آگاہ کرو۔'' بادشاہ کی یہ گفتگو سن کر وہ سارے کاہن، جادوگر، فال بیر، نجومی، پیش گوئیاں کرنے والے ستارہ شناس کافی دیر تک آپس میں مشورہ کرتے رہے، پھر ان میں سے ایک نے بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''اے بادشاہ! پہلے آپ ہم سے اپنا خواب بیان کیجئے تو ہم تعبیر بتائیں۔''

اس پر ربیعہ بن نصر کہنے لگا۔ ''اگر خواب میں نے تمہیں بتا دیا تو اس خواب سے متعلق تمہاری تفصیل پر مجھے اطمینان نہ ہوگا کیوں کہ اس کی تعبیر اس کے سوا کوئی نہیں جان سکتا جو اصل خواب پہلے بیان کر دے، لہٰذا میں تم سب سے یہ کہوں گا کہ تم سب میں سے جو بھی پہلے میرے خواب کی تعبیر بتائے تو وہ اس تعبیر کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتائے کہ میں نے کیسا اور کس طرح کا خواب دیکھا ہے۔''

(باقی آئندہ)

☆☆☆

دائمی جنتری فالنامہ

علم جفر بلا شبہ سمندر کی طرح گہرا اور آسمان کی طرح وسیع ہے اس علم سے آئمہ کرام نے مکمل استفادہ کیا ہے اور بنیاد علم جفر انبیاء کرام سے ملتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام علم جفر کے بانی ہیں سورۃ البقرہ میں جب تخلیق آدم کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اور اللہ نے کچھ چیزوں کے نام آدم کو سکھائے پھر فرشتوں نے عرض کیا کہ پاک ہے تیری ذات ہم نہیں جانتے سوائے اس کے جو کچھ تو نے ہمیں سکھایا بیشک تیری ذات علیم الحکیم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے ان چیزوں کے نام پوچھے تو آپ نے حکم باری تعالیٰ سے بتا دیئے۔ بس یہیں سے علم جفر کی ابتداء ہوئی۔ انہی قواعد جفر سے آئمہ کرام نے اللہ کے رازوں کو پہچانا۔ ایک جفری فالنامہ پیش خدمت ہے۔

باوضو خوشبودار کمرہ میں انتہائی عقیدت اور یقین کے ساتھ قبلہ رخ بیٹھیں پھر کلمہ پڑھ کر شہادت کی انگلی آسمان کی جانب بلند کریں۔ الٰہی بصدقہ محمد ﷺ مجھے میرے جواب کا درست جواب ملے۔ اب اپنا سوال ۳ بار دہرائیں درود پڑھتے ہوئے دیئے گئے جدول پر کہیں بھی انگلی رکھ دیں اور اس کا نتیجہ آخری میں دیکھیں جواب اچھا ملے تو شکر الٰہی بجالائیں، مزاج کے مطابق جواب نہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھ کر اس مصیبت یا پریشانی سے بچنے کی دعا کریں ۳ دن بعد دوبارہ فالنامہ کھول کر درج بالا طریقہ سے عمل کریں۔

(۱) ا ی: مقصد پورا ہونے والا ہے گزشتہ نقصان کا رونا دھونا چھوڑیں بہترین وقت ہے۔ حکمت عملی تیار کریں۔ روپیہ پیسہ ملنا متوقع ہے۔

(۲) ب ک: مقصد پورا ہونے میں کچھ دیر ہے۔ کچھ صبر کریں یہ وقت گزر جائے گا۔ سوموار کے دن پانی میں اناج ڈالیں۔

(۳) ج ل: جس مقصد کے لئے استخارہ کیا ہے اس کی خبر جلد مل جائیگی۔ بہتری آنے میں کچھ وقت باقی ہے۔ جلد بازی نقصان دہ ہوگی۔

(۴) د م: مقصد پورا ہوگا حصول رزق اور کاروبار کو بڑھانے کی گئی کوشش کامیاب ہوگی۔ جمعرات کے دن خیرات کریں۔

(۵) ہ ن: مقصد حاصل نہ ہوگا۔ ایک شخص کی پریشانی آپ پر مسلط ہے۔ عزیزوں سے تعلقات بہتر کرلیں ورنہ نقصان ہوسکتا ہے۔

(۶) و س: جو بات آپ کے دل میں ہے پوری ہوگی۔ خوبصورتی قسمت سے ملتی ہے۔ جس کی تلاش ہے کچھ وقت لگ سکتا ہے۔

(۷) ز ع: یہ وقت آپ کے لئے بہتر نہیں ہے۔ فوری طور پر صدقہ کریں۔ نظر بد سے بچاؤ کے لئے بزرگ سے راہنمائی لیں۔

(۸) ح ف: دشمن تعاقب میں ہے بدنامی کا اندیشہ ہے محتاط رہیں۔ نیلے رنگ کا کپڑا اپنے قد کے برابر خیرات کریں۔

(۹) ط ص: دشمنوں کی جانب سے جال بچھایا جارہا ہے۔ مالی فائدہ نہ ملے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ چند دنوں میں کوئی نقصان ہو۔

(۱۰) ی ق: عزت اور مرتبہ رب کی دین ہے کسی دوست سے ملنے کو طبیعت بے قرار رہے گی۔ مال و دولت کا حصول ممکن ہوگا۔

(۱۱) ا غ: جو تعاقب میں وہ آپ کے قریب ہے۔ ایک بیمار آپ کی تیمارداری کا منتظر ہے۔ فرصت ملے تو اسے دیکھ لیں۔

(۱۲) ب غ: مقصد جلد حل ہوگا اپنی نیت صاف رکھیں۔ راز کو راز رکھیں۔ بیماری بھی ختم ہوگی۔

(۱۳) ج غ: آپ کا مقصد پورا ہونے میں کچھ دیر ہے بندشیں اور رکاوٹیں پہلے بھی آپ کو خراب کرچکی ہیں۔ صدقہ کا اہتمام کریں۔

(۱۴) د غ: جس مقصد کے لئے استخارہ کیا انشاء اللہ جلد امید بر آئے گی خوشیاں ملیں گی۔ غمگین دن ختم ہونگے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ا ی	ب ک	ج ل	د م	ہ ن	و س	ز ع
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ح ف	ط ص	ی ق	ا غ	ب غ	ج غ	د غ

آدھار پر فیصلہ

آدھار پر سپریم کورٹ کا فیصلہ شاید ہر فریق کے لئے اطمینان کا باعث ہوگا کیونکہ سپریم کورٹ نے آدھار کی لازمیت کے تعلق سے رہنما ہدایات جاری کی ہیں ان میں عوام کے لئے بڑی راحت ہے۔ سرکاری اداروں کی طرف سے بعض معاملات میں جتنی سختی کا اظہار کیا جاتا رہا ہے وہ ان کی دشواریوں میں اضافہ ہی کرنے والی تھی۔ ۲۰۰۹ سے عدالتی التوا کو ختم کر کے عدالت نے طے کر دیا ہے کہ آدھار کی ضرورت کہاں ہے اور کہاں پر نہیں ہے، البتہ عدلیہ نے آدھار کی آئینی حیثیت کو اکثریت کے فیصلہ کے ساتھ برقرار رکھا ہے۔ بہر حال کافی وقت سے جاری تذبذب کی کیفیت ختم ہوگئی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ راحت کے لئے بنائی گئی اسکیم زحمت کی عبارت بن گئی تھی۔

حد تو یہ ہوگئی کہ اسکولوں میں ایڈمیشن کے لئے بھی اس کی لازمیت تھی، علاوہ ازیں موبائل سم لینے اور بینک میں اکاؤنٹ کھولنے کے لئے بھی آدھار لازمی ہوگیا تھا۔ اس کا سب سے بڑا نقصان یہ تھا کہ عام آدمی کی زندگی سے متعلق معلومات ہر خاص وعام کے ہاتھوں تک پہنچنے کا خطرہ بڑھ گیا تھا۔ کئی واقعات ایسے سامنے آئے کہ آدھار کی معلومات کمپنیوں کے ذریعہ دوسروں کے قبضہ میں چلی گئیں اور ان کی پرائیویسی میں نقب لگنے لگی تھی، ہیکرس نے بھی چیلنج کیا اور وی آئی پی کی نجی معلومات کو عام کر کے بتا دیا کہ آدھار کتنا محفوظ ہے؟ جہاں تک بینکوں کا تعلق ہے انہوں نے اپنے صارفین کا جینا حرام کر دیا تھا کوئی دن ایسا نہیں جاتا تھا جب ان کی طرف سے کھاتوں کو آدھار سے لنک کرنے کی ہدایت نہ آئی ہو، وہیں صارفین کو اپنے موبائل نمبر کو آدھار سے جوڑنے پر مجبور کیا گیا، ایسا نہیں ہے کہ حکومت کی طرف سے آدھار میں دی گئی معلومات محفوظ رہنے کا یقین نہ دلایا گیا ہو لیکن اس کی لازمیت کو سرکار نے بھی ناک کا سوال بنا لیا تھا۔ وہ ہر قیمت پر تمام شعبوں میں اس کا نفاذ چاہتی تھی کبھی کبھی تو لگا کہ عدالتی ہدایت کی بھی ان دیکھی کی گئی۔ لیکن سپریم کورٹ نے کمپنیوں کو آدھار کے اعداد وشمار اکٹھا کرنے کی اجازت دینے والی شق ہی منسوخ کر دی کیونکہ اس معلومات فاش ہونے کے خطرات زیادہ تھے اور ایسا ہوا بھی یہ فیصلہ بہت اچھا ہوا جس کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔

جہاں تک یو آئی ڈی اے آئی کا تعلق ہے اس نے اعتراف کیا ہے کہ اہم اطلاعات کو جمع کرنا پرائیویسی کے حق کی خلاف ورزی ہے، متعلقہ شخص کی رضامندی کے بغیر تیسرا فریق یا پرائیوٹ کمپنیاں ان کا غلط استعمال کر سکتی ہیں ایسے میں آدھار کی سیکورٹی پر سوال اٹھنا لازمی ہے، دراصل آدھار کی ضرورت کانگریس کے دور حکومت میں پیدا ہوئی کہ عام شہری کی شناخت ایسی آئی ڈی بنائی جائے جو ان کی ہر طرح کی شناخت کو محفوظ کرتی ہو تو کیا آدھار اس کسوٹی پر کھرا اترتا ہے شاید نہیں، دوسری بات یہ کہ موجودہ وقت میں بھلے ہی محسوس ہو رہا ہو کہ عوام کو راحت مل گئی ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے اگر پین کارڈ بنانے کے لئے آدھار ضروری ہے تو پھر بینک اکاؤنٹ خود بخود اس سے لنک ہو جائے گا۔ اسی طرح اسکول ایڈمیشن کے لئے لازمی نہیں لیکن انکم ٹیکس ریٹرن بھرنے کے لئے مجبوری ہے۔ یعنی ایک ہاتھ سے لے دوسرے ہاتھ سے دینے والی بات ہے۔ گویا آدھار کارڈ کے بغیر زندگی گزارنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ بہتر یہی ہوگا کہ ہر شخص وقت رہتے آدھار کارڈ بنوالے اب اس کی تمام معلومات پر سرکار کا حق ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العالمین 150/-	کشکول عملیات 90/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 50/-	[illegible] لتے ہیں 150/-
[illegible] 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 70/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت و افادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت 60/-	آیۃ الکرسی کی عظمت و افادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت و افادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت و افادیت 60/-
مجموعۂ آیاتِ قرآنی 20/-	[illegible]	[illegible] 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 90/-
سورۂ مزمل کی فضیلت 50/-	[illegible]	[illegible] اعداد 40/-	اذانِ بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراضِ جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمالِ شر نمبر 90/-	درود و سلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 80/-	دست غیب نمبر 75/-
مائی امراض نمبر 75/-	بندش نمبر 60/-	دفینہ نمبر 60/-	عملیات اکابرین نمبر 75/-	عملیاتِ محبت 110/-